چھ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش اور بنگلہ) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
جون 2022ء / ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ
میاں بیوی اچھے پہلو تلاش کریں 13
ترقی مگر کیسے؟ 19
غلطی کا اعتراف 43
خوابوں کی تعبیر میں فرق 49
نعمتوں سے محرومی کے اسباب 61
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت
جانوروں پر رحم کرنا اور اُن کی مدد کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 جمادی الاولیٰ 1441ھ)

محتاجی سے بچنے کا وظیفہ

جو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد 80 بار "یَا حَکِیْمُ" پڑھ لیا کرے، اِن شآءَ اللہ کسی کا محتاج نہ ہو گا۔

(فیضانِ سنّت، 1/170)

ناک یا بدن کی ہڈی بڑھی ہوئی ہو تو

ناک یا بدن میں کوئی بھی ہڈّی بڑھی ہوئی ہو تو 92 دن تک روزانہ رات کو سونے سے پہلے بسمِ اللہ شریف کے ساتھ سورۃُ العصر کی آیت نمبر دو 100 بار اور اوّل و آخر درودِ پاک پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیجئے۔ (گھریلو علاج، ص85 ملخصاً)

قرضہ اتارنے کا وظیفہ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ تا حصولِ مراد ہر نماز کے بعد 11، 11 بار اور صبح و شام سو سو بار روزانہ (اول و آخر ایک ایک بار درود شریف کے ساتھ) پڑھیے۔ (فیضانِ رمضان، ص112)

تبادلے (Transfer) کے لئے وظیفہ

ظہر کی نماز کے بعد 11 یا 21 یا 41 بار ہر بار بسمِ اللہ شریف کے ساتھ سورۃُ اللّھب پڑھیے۔ اِن شآءَ اللہ حسبِ خواہش تبادلہ ہو جائے گا۔ (چڑیا اور اندھا سانپ، ص28)
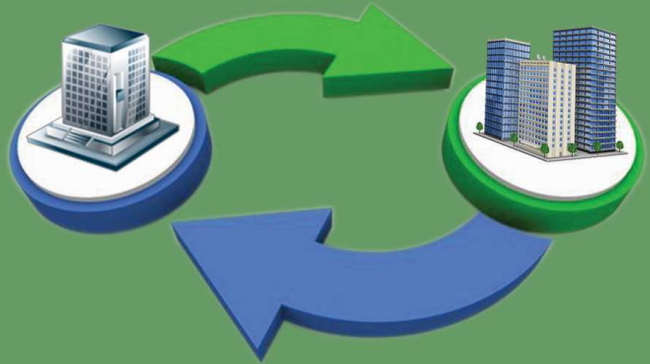
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

چھ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش اور بنگلہ) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ

رنگین شمارہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جون 2022ء/ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ

شمارہ: 06 جلد: 6

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر سراجُ الْاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرتِ سیّدُنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہیڈ آف ڈیپارٹ:	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر:	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر:	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش:	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر:	یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن

آراء و تجاویز کے لئے

+922111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

قیمت	رنگین شمارہ: 100 روپے	سادہ شمارہ: 50 روپے
ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین: 1800 روپے	سادہ شمارہ: 1200 روپے
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)	رنگین: 1100 روپے	سادہ شمارہ: 550 روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی، 5/320، حدیث: 3556)

آسمان وزمین والے سب خدا کی بارگاہ کے سُوالی ہیں

مفتی محمد قاسم عطّاری*

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یَسْــٴَـلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍۚ(۲۹)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اُسی کے سوالی ہیں، وہ ہر دن کسی کام میں ہے۔ (پ27، الرحمٰن:29)

تفسیر: آیت میں فرمایا کہ آسمانوں میں رہنے والے فرشتے ہوں یا زمین پر بسنے والے جن، انسان یا اور کوئی مخلوق، اعلیٰ ہو یا ادنیٰ، کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں، بلکہ سب کے سب اس کے فضل کے محتاج ہیں اور زبانِ حال یا قال سے اُسی کی بارگاہ کے سوالی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کمال کی طرف اشارہ ہے کہ ہر مخلوق چاہے وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو، وہ اپنی ضروریات کو از خود پورا کرنے سے عاجز ہے اور اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ (خازن، پ27، الرحمٰن، تحت الآیۃ:29، 4/211، جلالین، پ27، الرحمٰن، تحت الآیۃ:29، ص444، ملتقطاً)

آسمان والوں میں جبرائیل و میکائیل، حاملینِ عرش، مُقَرَّبین اور دیگر تمام فرشتے داخل ہیں اور زمین والوں میں انبیاء و اولیاء و صلحاء و جملہ مؤمنین و مؤمنات شامل ہیں، بلکہ بارگاہِ بے نیاز کے منگتوں میں تو مشرک و کافر بھی شامل ہیں، یونہی حیوانات و نباتات کی فریاد رَسی بھی اِسی پاک بارگاہ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ تمام انسانوں، جانوروں اور اَرضی مخلوقات کے بارے میں فرمایا گیا: ﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ ترجمہ: اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔ (پ12، ھود:6)

آسمان وزمین والوں کی تسبیح اور ہر شے کا رب کی حمد و پاکی بیان کرنے کا تذکرہ قرآنِ مجید میں کچھ اِس انداز میں ہے۔ ”ساتوں آسمان اور زمین اور جو مخلوق اُن میں ہے، سب اُسی کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی بھی شے ایسی نہیں جو اس کی حمد بیان کرنے کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ ان چیزوں کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا ہے۔“ (پ15، بنی اسرآءیل:44) اور یاد رہے کہ محتاج مخلوق کی تسبیح بھی دعا و سوال ہی ہے۔

اہلِ سماء میں نہایت بلند مقام والے حاملینِ عرش (یعنی عرش اٹھانے والے فرشتے) مالکِ عرش کے حضور اس طرح دستِ سوال دراز کیے ہوئے ہیں۔ قرآن میں فرمایا: عرش اٹھانے والے اور اس کے ارد گرد موجود (فرشتے) اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی بخشش مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم ہر شے سے وسیع ہے، تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیرے راستے کی پیروی کریں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (پ24، المؤمن:7)

اہلِ زمین بھی سب رَبُّ العالمین کے دَر کے سوالی ہیں،

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دار الافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

اُن میں افضل ترین ہستیاں انبیاء علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام ہیں، اُن کی بارگاہِ بے نیاز میں عرضیاں، درخواستیں، التجائیں، فریادیں اور دعائیں ملاحظہ کریں۔

1 **ابوالبشر، مسجودِ ملائکہ، سیدنا آدم** علیہ السّلام نے اپنی بخشش و معافی کے لیے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تو نے ہماری مغفرت نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہم نقصان والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (پ8، الاعراف:23)

2 **خدا کے شکر گزار، مقبول بندے اور اولوالعزم رسول، آدمِ ثانی حضرت نوح** علیہ السّلام نے قوم کی ایذاء رسانی سے تنگ آکر اپنی فریاد بارگاہِ الٰہی میں یوں پیش کی: میں مغلوب ہوں تو تُو (میرا) بدلہ لے۔ (پ27، القمر:10)

3 **ہر امتحان میں کامیاب، خدا کے خلیل، ابوالانبیاء، حضرت ابراہیم** علیہ السّلام طلبِ حکمت و قربِ الٰہی کے لیے یوں عرض گزار ہوئے: اے میرے رب! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے ان سے ملادے جو تیرے خاص قرب کے لائق بندے ہیں۔ (پ19، الشعرآء:83) اور اپنے اعمال کی قبولیت کے لیے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔ (پ1، البقرۃ:127) مکہ مکرمہ کے لیے یہ دعا کی: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنادے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی عبادت کرنے سے بچائے رکھ۔ (پ13، ابراھیم:35) قیامت کے دن اپنی اور اپنے والدین نیز اہلِ ایمان کی بخشش کے لیے یوں سوال کیا: اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہوگا۔ (پ13، ابراھیم:41)

4 **پاک پیغمبر حضرت لوط** علیہ السّلام نے قوم سے تنگ آکر ان کے خلاف نصرتِ الٰہی کے لیے عرض کیا: اے میرے رب! ان فسادی لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما۔

(پ20، العنکبوت:30)

5 **صبر و استقامت کی اعلیٰ ترین مثال، عبدیّت کی شان، حضرت ایوب** علیہ السّلام نے مشقت و تکلیف اور اذیت و مرض کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بارگاہِ الٰہی میں شفا کی درخواست کی: بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ (پ17، الانبیآء:83)

6 **پیارے نبی، رحمتِ الٰہی کے خصوصی اظہار کا ذریعہ بننے والی ہستی، حضرت یونس** علیہ السّلام نے سمندر کی گہرائی میں، مچھلی کے پیٹ میں بارگاہِ بے کس پناہ میں نجات کے لیے یوں عرض کیا: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک میں اپنی جان پر زیادتی کرنے والوں میں سے ہوا۔

(پ17، الانبیآء:87)

7 **جلیل القدر پیغمبر، اولوالعزم رسول، حضرت موسیٰ کلیم اللہ** علیہ السّلام نے مَدْیَن پہنچ کر بھوک کی حالت میں کھانے کے لیے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے میرے رب! میں اس خیر (کھانے) کی طرف محتاج ہوں جو تو میرے لیے اتارے۔ (پ20، القصص:24) پھر عطائے نبوت کے بعد اُس منصبِ عظیم کی ذمہ داریوں سے بحسن وخوبی عہدہ برآ ہونے کے لیے یہ دعا کی: اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان فرمادے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھیں۔ (پ16، طٰہٰ:25تا28)

8 **نہایت عظیم فرماں رَوا، نبی ابنِ نبی، حضرت سلیمان** علیہ السّلام نے اُسی مالک المُلک سے اپنے لیے بے مثل سلطنت کی دعا کی: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے۔ (پ23، صٓ:35)

9 **بارگاہِ خدا میں عاجزی کے پیکر، حضرت سیدنا زکریا** علیہ السّلام نے بڑھاپے میں حصولِ اولاد کے لیے اُسی قادرِ مطلق، خالق و مالک کے حضور درخواست کی: اے میرے رب! مجھے اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بیشک تو ہی دعا سننے والا ہے۔

(پ3،اٰل عمرٰن:38) اور کہا: اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔(پ17،الانبیآء:89)

10 **بے مثل معجزات اور تصرفات کے مالک، پاک بی بی مریم کے پاک بیٹے، حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ** علیہ السّلام نے قوم کی درخواست پر آسمان سے کھانوں سے لبریز دستر خوان کے لیے رزّاقِ حقیقی کی بارگاہ میں دعا کی: اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اُتار دے جو ہمارے لیے اور ہمارے بعد میں آنے والوں کے لیے عید اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔(پ7،المآئدۃ:114)

11 **اسی طرح حبیبِ خدا، احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعائیں قرآنِ مجید میں بھی مذکور ہیں اور احادیثِ طیبہ میں تو اتنی کثرت سے ہیں کہ علمائے کرام نے ان دعاؤں پر مشتمل جداگانہ ضخیم کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عرض گزار ہیں: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔(پ16،طٰہٰ:114) اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

(پ18، المؤمنون:118)

اب اِن سب آیات کی روشنی میں سورۂ رحمٰن کی آیت ﴿یَسْــٴَـلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍۚ(۲۹)﴾ ترجمہ: آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اسی کے سوالی ہیں، وہ ہر دن کسی کام میں ہے۔(پ27،الرحمٰن:29) پڑھیں اور خدا کی محبت و عظمت کے تصور میں ڈوب جائیں اور اپنے ہاتھ بارگاہِ بے نیاز میں اٹھا کر دعائیں مانگیں۔ اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں دنیا و آخرت کی سعادتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2022ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: **1** حسین سلیم (فیصل آباد) **2** محمد سجّاد عطّاری (راجن پور) **3** محمد حامد (رحیم یار خان)۔ **درست جوابات:** **1** حبشہ میں **2** امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** ❁ سیّد سبط الحسنین (کراچی) ❁ بنتِ کریم بخش (کراچی) ❁ بنتِ بابر مغل (کراچی) ❁ بنتِ نصیر (سیالکوٹ) ❁ بنتِ سعید عطّاریہ (لاہور) ❁ محبوب علی عطّاری (فیصل آباد) ❁ رحیم بخش عطّاری (میرپور ساکرو) ❁ اللہ رکھا عطّاری (خانیوال) ❁ بنتِ رحمت علی (گھکڑ منڈی) ❁ محمد سالم ہاشمی (شکارپور) ❁ بنتِ حید رزمان (واہ کینٹ) ❁ اسامہ جاوید (اکاڑہ)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2022ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: **1** بنتِ ذوالفقار (دینہ) **2** بنتِ محمد آصف (کراچی) **3** محمد بلال افتخار (سرگودھا)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** **1** روزہ رکھنا چاہئے، ص52 **2** جنّتی جانور، ص54 **3** بچّے اور احترامِ رمضان، ص51 **4** حروف ملایئے، ص52 **5** جنّتی جانور، ص53۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ بنتِ محمد سلمان (کراچی) ❁ محمد حسنین (گجرات) ❁ بنتِ رفیق (میرپورخاص) ❁ سرمد مغل (ملتان) ❁ علی (کراچی) ❁ محمد عبد اللہ (گوجر خان) ❁ بنتِ محمد نواز (گجرات) ❁ محمد بدر (صادق آباد) ❁ بنتِ ندیم (کراچی) ❁ عبید تسلیم (پاکپتن) ❁ بنتِ عمر رضا (لاہور) ❁ بنتِ اصغر (فیصل آباد)۔

دو نعمتوں کی قدر کیجئے

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ یعنی صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن سے اکثر لوگ دھوکا کھاجاتے ہیں۔[1]

اللہ کریم نے انسان کو لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے، ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کرسکو گے۔[2]

ہر ہر نعمت کا شکر کرنا تو بہت دور، بندہ تو تمام نعمتوں کو شمار بھی نہیں کرسکتا۔ یہ بھی اللہ کا کرم ہے کہ وہ رحمٰن ورحیم ربّ ادائے شکر میں ہونے والی کوتاہیوں پر گرفت نہیں فرماتا اور نہ ہی فضل و احسان کا سلسلہ روکتا ہے۔ اس حدیثِ پاک میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو ایسی نعمتیں ذکر فرمائی ہیں، جن کے ہوتے ہوئے بہت سارے لوگ دھوکا کھاجاتے ہیں، نہ اُن کی قدر و قیمت پہچانتے ہیں اور نہ ہی وہ ان دونوں نعمتوں کے ذریعے اپنی دنیا و آخرت سنوارتے ہیں۔ صحت سے مراد بدن کا سالم اور طاقت و قوت والا ہونا ہے اور فراغت سے مراد یہ ہے کہ انسان کا دنیا کی فکروں سے آزاد ہونا۔ مذکورہ حدیث کو سمجھانے کے لئے شارحین نے جو وضاحتیں کی ہیں، اُن کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے:

فرمانِ رسالت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لوگوں کے پاس جب تک صحت اور فرصت ہوتی ہے وہ اِس کی قدر نہیں کرتے لیکن جب صحت مرض میں اور فراغت مشغولیت میں بدل جاتی ہے تو اُن کاموں کے نہ کرنے پر شرمندہ ہوتے ہیں جو کام اِن دونوں نعمتوں کے ہوتے ہوئے نہیں کئے ہوتے اور اس وقت کی شرمندگی انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتی۔[3] مذکورہ حدیث میں صحت و فراغت کو سرمائے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ یہ دونوں فائدے کے اسباب میں سے ہیں۔ جو صحت و فراغت کو اللہ پاک کے احکام بجالانے میں استعمال کرے تو اُسے فائدہ ہوگا جو شیطان کی مان کر صحت و فراغت کو اللہ کی نافرمانی میں استعمال کرے تو اُس کا سرمایہ ضائع ہوجاتا ہے۔[4]

ان دونوں نعمتوں کی اہمیت و قدر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک اور فرمان سے بھی واضح ہوتی ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو، زندگی کو موت سے پہلے، فرصت کو مشغولیت سے پہلے، مال

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

داری کو محتاجی سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور تندرستی کو بیماری سے پہلے۔[5]

انسان دھوکا یوں کھاتا ہے: جو انسان صحت مند بھی ہو اور اُسے نیکیاں کرنے کا وقت بھی ملے مگر وہ پھر بھی اپنی سستی کی وجہ سے نیکیاں نہ کرسکے اور "بعد میں کرلوں گا، ابھی زندگی پڑی ہے، میری عمر ہی کیا ہے، یہ کام تو بڑھاپے کے ہیں" جیسے جملے بول کر اپنی امیدوں کو لمبا کردیتا ہے وہ سستی و کاہلی کے جال میں پھنس کر اپنا قیمتی وقت اور صحت و تندرستی کے ایام برباد کر بیٹھتا ہے۔

کسی نے ایک حکیم سے کہا کہ میرے سامنے کسی ایسی چیز کی خوبیاں بیان کیجئے کہ جس کے استعمال سے میں دن کے وَقْت بھی سوتا رہوں۔ حکیم نے کہا: اے فُلاں! تو کتنا کم عَقْل ہے! تیری عُمْر کا آدھا حِصَّہ تو پہلے ہی (رات کو غفلت میں) سوتے ہوئے گزر رہا ہے، حالانکہ نیند مَوْت کا دوسرا نام ہے اور اب تُو اپنی عُمْر کے 4 حصوں میں سے تیسرے حصے کو بھی نیند (یعنی موت) کی نَذر کرنا چاہتا ہے اور صرف ایک حِصّے کو زندگی بنانا چاہتا ہے؟ تو اُس بندے نے پوچھا: وہ کیسے؟ اُس حکیم نے بتایا: مثلاً تیری عُمْر 40 سال ہو تو زندگی والی عُمْر 20 سال ہوگی اور تُو ہے کہ اِسے مزید 10 سال بنانا چاہتا ہے (یعنی جب دن کو بھی مزید سویا رہے گا تو مزید 10 سال کم ہو جائیں گے اور تیرے پاس آخرت کے لئے زادِ راہ اِکَٹّھا کرنے کے لئے صِرف 10 سال ہی باقی بچیں گے، لہٰذا زیادہ سونے کی خواہش کو دل سے نکال دے۔)[6]

اس واقعے میں بالخُصُوص اُن نادانوں کے لئے عِبرت کا سامان موجود ہے کہ جن کے شَب و روز کا اَکثر وَقْت فقط سونے میں یا بیماروں کی طرح بستر پر پڑے رہنے میں ہی کَٹ جاتا ہے، ایسے لوگوں کو نہ تو نَمازوں کا ہوش ہوتا ہے اور نہ ہی گھر والوں کے حُقُوق کی پروا۔ یاد رکھئے! بِلا وجہ زیادہ سونا ایک ایسی بُری عادت ہے کہ جو وَقْت کی شدید بَربادی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا باعِث ہے، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرْشاد فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السّلام سے اُن کی والِدۂ ماجِدہ رضی اللہُ عنہا نے کہا: اے میرے بیٹے! رات کو زیادہ دیر نہ سونا کیونکہ رات کو زیادہ سونا انسان کو قِیامت کے دن فقیر بنادے گا۔[7]

صحت کی اہمیت سمجھئے: ہم یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ عام طور پر ایک بیمار شخص معاشرے کی ترقی و خوش حالی کے لئے بہتر کردار ادا نہیں کرسکتا اور نہ ہی وہ اللہ اور بندوں کے حقوق صحیح طور پر ادا کرنے کی طاقت و قدرت رکھتا ہے جب کہ ایک صحت مند آدمی معاشرے کو طاقت و قوت فراہم کرسکتا ہے اور مظلوموں کا سہارا بننے، بے کسوں کی مدد کرنے اور غمزدوں کی مشکل آسان کرنے میں آگے آگے رہ سکتا ہے۔ بیماری انسان میں ایک قسم کی بیزاری پیدا کردیتی ہے جب کہ صحت انسان کو چاک و چوبند رکھتی ہے، بیماری میں انسان اعلیٰ نعمتیں کھانے سے محروم ہوجاتا ہے جب کہ صحت مند شخص اِن چیزوں سے لطف اندوز ہوتا ہے، ایک بیمار شخص اللہ پاک کی عبادت اُس انداز سے نہیں کرپاتا جیسے ایک صحت مند آدمی کرتا ہے۔ اللہ کریم نے آپ کو صحت کی نعمت عطا کی ہے تو اِسے غنیمت جانئے اور اِس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کا معمول بنائیے اور نیکیاں اور بھلائیاں کرنے کی عادت بنائیے۔ نیکیاں کرنے میں جلدی کو اپنا معمول بنائیے۔

کائنات کی سب سے دانا و عقلمند ہستی جنابِ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے فرمان سے یہی سمجھ آتا ہے کہ وقت اور صحت دونوں کی قدر و قیمت سمجھنا، دونوں ہی کی حفاظت کرنا اور دونوں ہی سے بھرپور دینی و اُخروی فوائد حاصل کرنا ہی عقلمندی ہے۔

---

(1) بخاری، 4/222، حدیث: 6412 (2) پ13، ابراھیم: 34 (3) شرح المصابیح لابن ملک، 5/381، حدیث: 3997 (4) فیض القدیر، 6/375، تحت الحدیث: 9280 (5) مصنف ابن ابی شیبہ، 8/127، حدیث: 18 (6) قوتُ القلوب، 1/206 (7) ابن ماجہ، 2/125، حدیث: 1332۔

مدنی مذاکرے کے سُوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا حج و عمرہ کرنے کے بعد احرام کو دھونا ضروری ہے؟

سُوال: کیا حج و عمرہ کرنے کے بعد اِحرام کو دھونا ضروری ہے؟ نیز بعض لوگ کہتے ہیں اگر احرام پر کوئی بال لگا ہو تو اسے دھونا پڑے گا، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: حج یا عمرہ کرنے کے بعد احرام کو دھونا ضروری نہیں ہے البتہ اگر ناپاک ہو گیا ہو تو دھو کر پاک کرلیں یا میلا ہو گیا ہو تو دھولینا چاہئے اور اگر کوئی دوسرا عمرہ کرنا چاہتا ہے اور احرام میلا نہیں ہے تو دھونا ضروری نہیں۔ انسان کا بال پاک ہوتا ہے بال لگا ہونے پر احرام کو دھونا ضروری نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 19 شوال المکرم 1440ھ)

2 ”اللہ آپ کو اتنا رِزق دے کہ آپ سنبھال نہ سکیں“ کہنا کیسا؟

سُوال: ہمارے یہاں بڑی بوڑھیاں اکثر اِس طرح دُعا دیتی ہیں کہ ”اللہ پاک آپ کو اتنا رِزق عطا فرمائے کہ آپ سنبھال نہ سکیں“ اِس طرح کی دُعا دینا کیسا ہے؟

جواب: یہ ایک مُبالغہ ہے۔ اِس طرح دُعا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 11 جمادی الاخریٰ 1440ھ)

3 گھر تبدیل کرنے کی صورت میں رُوحیں کہاں آئیں گی؟

سُوال: سُنا ہے رُوحیں گھر پر آتی ہیں تو اگر گھر تبدیل کرلیا جائے تو پھر رُوحیں کہاں آئیں گی؟

جواب: جہاں آپ رہتے ہیں وہ گھر رُوحوں کو مِل جاتا ہے تو دوسرا گھر بھی مِل جائے گا کیونکہ اللہ پاک دِکھانے والا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 25 جمادی الاخریٰ 1440ھ)

4 روزانہ 20 بار دُعا کرنا

سُوال: کیا روزانہ 20 بار دُعا کرنا واجِب ہے؟

جواب: روزانہ 20 بار دُعا کرنا واجب ہے، (دیکھئے فضائل دعا، صفحہ 237) سورۂ فاتحہ دُعا بھی ہے، جو پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہے تو اس کا یہ واجب خود ہی ادا ہو جاتا ہے کہ کئی بار وہ دُعا کرتا ہے۔

(فیضانِ سنت، 1 / 217 ملخصًا- مدنی مذاکرہ، 6 جمادی الاولیٰ 1440ھ)

5 قیامت کے دِن ایک دوسرے کی پہچان ہوگی؟

سُوال: کیا قیامت کے دِن ہم ایک دوسرے کو پہچانیں گے؟

جواب: اگر قیامت کے دِن ایک دوسرے کو پہچانیں گے نہیں تو دوسرے سے اپنے حقوق کیسے طلب کریں گے کہ فُلاں نے میرا حق مارا تھا؟ یُوں ہی اگر پہچانیں گے نہیں تو شَفاعت کرنے والے شفاعت کیسے کریں گے؟ یہ اِس بات پر واضح قرینے ہیں کہ قیامت میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔

نِدا دے گا مُنادی حَشْر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص99)

(مدنی مذاکرہ، 20جمادی الاولیٰ1440ھ)

6 لڑکیوں کا بال کھول کر باہر جانا کیسا؟

سُوال: کیا لڑکیوں کو بال کھول کر باہر جانا جائز ہے؟

جواب: عورت کے بال عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 7/298) جب عورت بالغہ ہو گئی تو اب اسے غیر مَردوں سے اپنے بال چھپانا فرض ہے اور اس کے بال بھی پَردے کے حکم میں شامل ہیں اگر وہ انہیں غیر مَردوں کے سامنے ظاہر کرے گی تو گناہ گار ہو گی۔

(مدنی مذاکرہ، 27ربیع الآخر1440ھ)

7 وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں

سُوال: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس شعر کی وضاحت فرمادیجئے۔

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دِن اے بَہار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص99)

جواب: اِس شعر کا مطلب جو میں سمجھ پایا ہوں وہ یہ ہے کہ شعر میں موجود لفظِ "لالہ زار" سے مُراد باغ ہے اور لفظِ "وہ" سے مُراد پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارَک ہے تو اِس لحاظ سے شعر کے یہ معنیٰ ہوئے کہ جب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ کرم کسی باغ پر پڑتی ہے تو "تیرے دِن اے بہار پھرتے ہیں" یعنی بہار کو بھی بہار نصیب ہو جاتی ہے اور بہار میں بھی بہار آجاتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 29ربیع الآخر1440ھ)

8 نوافل بھی کھڑے ہو کر پڑھے جائیں

سُوال: نماز کے آخر میں دو نفل بیٹھ کر کیوں پڑھے جاتے ہیں؟

جواب: نوافل کھڑے ہو کر پڑھنے چاہئیں کیونکہ کھڑے ہو کر پڑھیں گے تو پورا ثواب ملے گا، اگر بِلا عُذر بیٹھ کر پڑھیں گے تو آدھا ثواب ملے گا۔[1] (مراٰۃ المناجیح، 2/266 ماخوذاً)

(مدنی مذاکرہ، 11جمادی الاخریٰ1440ھ)

9 سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شافِعِ اُمَم کہنے کی وجہ

سُوال: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شافِعِ اُمَم کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اُمَم "اُمّت" کی جمع ہے اور "شافِع" کے معنیٰ شَفاعت کرنے والا، چونکہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بروزِ قیامت تمام اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے اُمّتیوں کی شَفاعت فرمائیں گے۔ اِس لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "شافِعِ اُمَم" کہا جاتا ہے۔ یاد رَکھئے! بروزِ قیامت شَفاعتِ کُبریٰ (یعنی سب سے بڑی شفاعت) کا دَروازہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھوں ہی کُھلے گا۔ (بہارِ شریعت، 1/70) اور سب سے پہلے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی شَفاعت فرمائیں گے۔ (مسلم، ص962، حدیث:5940) اور پھر دوسروں کو شَفاعت کی اِجازت ملے گی۔

شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی
سِوا تیرے کس کو یہ قُدرت ملی ہے

(حدائقِ بخشش، ص188)

(مدنی مذاکرہ، 29ربیع الآخر1440ھ)

---

(1) کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف (یعنی آدھی) ہے۔ (مسلم، ص289، حدیث:1715) اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غَلَط ہے۔ وِتر کے بعد جو دو رَکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور اِس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے وِتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ (مسلم، ص290، حدیث:1724) صحیح نہیں کہ یہ حُضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم) کے مخصوصات میں سے ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/670)

دَارُالْاِفْتَاء اَہلسنّت

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 جمعرات کو گھروں میں دیے جلانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ جمعرات کو گھروں میں دیے جلاتے ہیں، جبکہ اس کی حاجت و ضرورت نہیں ہوتی محض اس وجہ سے جلائے جاتے ہیں کہ بزرگوں کی آمد ہو گی، وغیرہ وغیرہ، شرعی راہنمائی فرمائیں کہ ان کی کیا حیثیت ہے؟ سائل: محمد عدنان (لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دیے جلانے پر بزرگوں کے آنے کا نظریہ محض باطل و بے اصل ہے۔ لہٰذا اس وجہ سے دیا جلانا ایک غرضِ باطل کے لیے دیا جلانا ہے جو کہ بدعت اور اسراف و ناجائز ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 باکسنگ وغیرہ کھیلنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں کہ وہ کھیل جن میں چہرے پر مارا جاتا ہے جیسے باکسنگ وہ جائز ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عام طور پر جس طرح باکسنگ وغیرہ چہرے پر مارنے والے کھیل، کھیلے جاتے ہیں، وہ چند وجوہ سے ناجائز و حرام ہیں:

اوّلاً اس لئے کہ ان کھیلوں میں بلاوجہ شرعی چہرے پر مارا جاتا ہے اور بلاوجہِ شرعی انسان کے چہرے پر مارنا حرام ہے۔ بلکہ حاکم جب شرعی حد لگائے یا شرعی سزا دے تو اسے اجازت نہیں کہ چہرے پر مارے، بلکہ وضو میں منہ پر پانی ڈالتے ہوئے

*شیخ الحدیث ومفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

زور سے پانی مارنا منع ہے۔ جب شرعی حد اور شرعی سزا دیتے وقت چہرے پر مارنے اور وضو کرتے وقت زور سے پانی مارنے کی اجازت نہیں تو بے ہودہ قسم کے کھیل جن میں چہرے پر مارنا اس کھیل کا لازمی جُز ہے اس کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے۔

ثانیاً اس لئے کہ ان کھیلوں میں عمومی طور پر اعضائے ستر کُھلے ہوتے ہیں اور اعضائے ستر بے ضرورت تنہائی میں کھولنا ناجائز وحرام ہے تو لوگوں کے سامنے اعضائے ستر کھولنا کتنا سخت جرم ہوگا، پھر لوگوں کے سامنے تو استنجا کی غرض سے بھی ستر کھولنا ناجائز وحرام ہے اور ان کھیلوں میں تو ستر کھولنا صرف لہو ولعب کے لئے ہوتا ہے تو ایسی صورت میں ستر کھولنا کیونکر جائز ہوگا بلکہ لوگوں کے سامنے اور نماز میں ستر چھپانا بالاجماع فرض ہے۔

ثالثاً اس لئے کہ یہ لہو ولعب ہے کہ نہ اس میں دین کا کوئی نفع ہے نہ دنیا کا کوئی جائز فائدہ اور ہر لہو ولعب کم از کم مکروہ وممنوع، پھر لہو ولعب اگر ایسا ہے جس میں کوئی ناجائز فعل بھی شامل ہے جیسے چہرے پر مارنے والے کھیل تو وہ ناجائز وحرام ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 مردہ شخص کے منہ سے سونے کا مصنوعی دانت نکالا جائے یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی شخص نے اپنے منہ میں سونے کا مصنوعی دانت فکس لگوایا ہوا ہو اور اس کا انتقال ہو جائے تو وہ دانت نکالنا ہوگا یا ویسے ہی اس کو دفن کیا جائے گا؟ اور نکالے بغیر دفن کرنے میں مال کا ضائع کرنا تو نہیں پایا جائے گا؟ واضح رہے کہ وہ دانت آسانی سے نہیں نکل سکتا بلکہ اس کو آپریٹ، چیر پھاڑ وغیرہ کے ذریعے ہی نکالنا ممکن ہوتا ہے۔ سائل: احمد ہادی (گڑھی شاہو لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میت کے منہ میں سونے کا مصنوعی دانت جو اس طرح فکس ہو کہ آپریشن، چیر پھاڑ یا میت کو اذیت وتکلیف دیے بغیر نکالنا ممکن نہ ہو تو اسے نہیں نکالیں گے بلکہ اس کے ساتھ ہی میت کو دفن کیا جائے گا کیونکہ عِنْدَ الشَّرع مسلمان کی عزت وحرمت زندہ ومردہ برابر ہے اور مسلمان میت کے ساتھ کوئی ایسا عمل کرنا جس سے اسے اذیت وتکلیف ہو جائز نہیں ہے حتی کہ احادیثِ طیبات میں مردے کی ہڈی توڑنا اور اسے تکلیف پہنچانا، اس کی زندگی میں اس کی ہڈی توڑنے اور تکلیف پہنچانے کی طرح قرار دیا گیا ہے اور فکس دانت کو نکالنے کے لیے آپریٹ یا چیر پھاڑ کرنے میں بھی تکلیف وبے حرمتی ہے لہٰذا اسے بھی نکالنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

باقی جہاں تک معاملہ مال کے ضیاع کا ہے تو بیشک ہماری شریعتِ مطہرہ نے مال کی حفاظت وصیانت کی بہت زیادہ تاکید کی ہے اور اسے بلاوجہ ضائع کرنا ناجائز قرار دیا ہے تاہم یہاں بلاوجہ ضائع کرنا نہیں پایا جا رہا بلکہ ایک مسلمان میت کو ایذا و تکلیف سے بچانے کے لیے ایسا کیا جا رہا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ بندہ مومن کی حرمت، مال کی حفاظت وصیانت سے کہیں بڑھ کر ہے جب تک ظلم وتَعَدِّی کے ساتھ اس کو زائل نہ کرے اس وقت تک اسی کا لحاظ ہوگا اور یہاں سونے کا دانت لگانے میں ظلم وتعدی نہیں ہے چنانچہ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پیٹ میں کسی دوسرے شخص کا کوئی مال بغیر ظلم وتعدی چلا گیا اور پھر وہ مر گیا تو اس کا پیٹ چاک کر کے نہیں نکالا جائے گا بلکہ اگر ظلم وتعدی کے طور پر بھی نگل گیا لیکن پیچھے اتنا مال چھوڑ گیا ہے جس سے تاوان ادا کیا جا سکتا ہے تو پھر بھی اس کا پیٹ چاک کر کے نہیں نکالا جائے گا جبکہ مذکورہ صورت میں تو وہ سونے کا دانت کسی کا نہیں بلکہ اس نے اپنے مال سے لگوایا تھا تو اسے نکالنے کے لیے اسے کیونکر تکلیف دی جا سکتی ہے؟ لہٰذا اس کی حرمت کا لحاظ کرتے ہوئے، آپریٹ یا تکلیف دے کر سونے کا دانت نکالنے کی اجازت نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میاں بیوی اچھے پہلو تلاش کریں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ کسی نے مجھ سے اپنے گھریلو مسائل ڈِسکس کئے، تو میں نے اس کے سامنے اس کے مسائل سے متعلق کچھ ایسی باتیں بیان کیں جن میں شکر کے پہلو نکلتے تھے، مثلاً میں نے کہا کہ آپ کو جن چند چیزوں کے حوالے سے شکایت ہے، اگر ان چند میں مزید فلاں اور فلاں چیز کا اضافہ ہوتا اور اس طرح آپ کو تکلیف و پریشانی زیادہ ہوتی تو آپ کیا کرتے؟ یوں اس کا ایک ایک پرابلم سُن کر میں نے کہا اگر اس پرابلم کے بجائے اس سے بھی بڑا فلاں پرابلم ہوتا تو آپ کا کیا ہوتا؟ یا اسی میں مزید اضافہ ہوتا تو کیا حالت ہوتی؟ تقریباً پندرہ سے بیس منٹ کی اس کے ساتھ گفتگو ہوئی، اس کے بعد دو دن تک تو مجھے اس کا فیڈ بیک ملتا رہا جس سے لگ رہا تھا کہ اس نے شکر کے پہلوؤں پر نظر رکھنا شروع کر دی ہے، جس کی وجہ سے مسائل کے باوجود بھی اس کو تسلی مل گئی ہے اور اس شخص کی زندگی میں کچھ سکون آگیا ہے، اس کی تسلی والا ذہن اور مزاج جب مجھے محسوس ہوا تو پھر میں نے چاہا کہ کیوں نہ اس ذہن کو دیگر لوگوں تک بھی پہنچایا جائے کہ کیا پتا مزید کچھ لوگوں کا بھلا ہو جائے۔

اے عاشقانِ رسول! آپ سے بھی گزارش ہے کہ اگر آپ کے گھر میں بھی کوئی پریشان کرنے والی بات پائی جا رہی ہے، اس میں اگر آپ بھی یہ سوچ رکھیں گے کہ اس کے بجائے فلاں اس سے بھی بڑی بات ہوتی تو پھر کیا ہوتا؟ جو ہو رہا ہے اس کے بجائے اگر فلاں اس سے بھی بڑا معاملہ ہوتا تو پھر کیا ہوتا؟ لہٰذا شریعتِ مُطَہَّرَہ کی رُو سے جو باتیں اِگنور کرنے کی ہیں ان میں اِگنور کرنے کا آپ اپنا ذہن بنائیں اور ساتھ ہی اچھے پہلو بھی تلاش کرتے رہیں۔

یاد رکھئے کہ ایسا بہت کم ہی ہوتا ہے کہ کوئی شخص اچھی عادتوں سے بالکل ہی خالی ہو، کچھ نہ کچھ اچھی عادتیں ہر انسان میں ہوتی ہی ہیں، بَس انہیں دیکھنے والی نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر بیوی کی کچھ عادتیں درست نہیں تو اس کی جو اچھی عادتیں ہیں، آپ ان پر نظر کریں مثلاً اس کے ہاتھوں کے بنے ہوئے کھانوں میں لذت نہیں ہے یعنی وہ کھانا ٹیسٹی نہیں بناتی، یوں ہی گھر کے دیگر کچھ کام صحیح طور پر نہیں کرتی، صفائی ستھرائی میں بھی سُست ہے، اپنے شوہر پر کم دھیان دیتی ہے، ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے بسا اوقات شوہر کا مزاج بدلتا ہے کہ یار! میں کہاں پھنس گیا؟ ایسی صورتِ حال میں اچھے پہلو پر غور کرنا چاہئے، مثلاً ٹھیک ہے کہ اس کے ہاتھوں میں لذّت نہیں ہے یا وہ کھانا صحیح نہیں بنا سکتی، گھر کے دیگر کئی کام بھی اچھے انداز سے نہیں کر سکتی مگر وہ زبان کی بُری نہیں، بھلے اس کے ہاتھوں میں لذت نہیں ہے مگر اس کی زبان میں مٹھاس ہے، بولتی میٹھا ہے، اس کے کردار میں بھی مٹھاس ہے، اس کا منہ ہر وقت پھولا ہوا نہیں رہتا، اسے مسکرانا آتا ہے، بچّوں کی تربیت اچھی کر رہی ہے اور ان پر زیادہ توجہ دیتی ہے۔

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

اگر یوں ہوتا کہ کھانا تو ایسا اچھا بناتی کہ آپ انگلیاں بھی چاٹ جاتے مگر خدانخواستہ بدتمیز اور بد اخلاق ہوتی تو آپ کیا کرتے، آپ کو زندگی بھر شُبہات اور وسوسوں میں ڈالے رکھتی، آپ کی کمزور باتیں دوسروں کو بیان کرتی، گھر کی باتیں باہر کرتی، گھر اور خاندان میں لڑائیاں اور جھگڑے کرواتی، اللہ نہ کرے اگر ایسی ہوتی تو پھر آپ کیا کرتے؟ کھانا تو آپ کو باہر بھی مل سکتا تھا مگر ان چیزوں کا آپ کیا علاج کرتے؟ تو یہ سارے شکر کے پہلو ہیں خود غور کرلیجئے کہ آپ کے دل و دماغ کا سکون کس چیز میں ہے؟

جو باتیں میں نے عرض کی ہیں یہ ہمارے پیارے دینِ اسلام کی خوب صورت تعلیمات ہی ہیں، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی مؤمن مرد (اپنی) مؤمنہ (بیوی) سے نفرت اور بغض نہ رکھے، اگر اس کی کوئی عادت ناپسند ہوئی تو دوسری عادت پسند ہوگی۔ (مسلم، ص595، حدیث: 3648) یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔ (بہار شریعت، حصہ:7، ص103)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ کیسی نفیس تعلیم ہے! مقصد یہ ہے کہ بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے، لہٰذا اگر بیوی میں دو ایک بُرائیاں بھی ہوں تو اسے برداشت کرو کہ کچھ خُوبیاں بھی پاؤ گے۔ یہاں (صاحبِ) مرقات نے فرمایا: جو بے عیب ساتھی کی تلاش میں رہے گا وہ دُنیا میں اکیلا ہی رہ جائے گا، ہم خود ہزارہا بُرائیوں کا سَرچشمہ ہیں، ہر دوست عزیز کی بُرائیوں سے در گزر کرو، اچھائیوں پر نظر رکھو، ہاں! اِصلاح کی کوشش کرو، بے عیب تو رسولُ اللہ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/87)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ سے ایک عورت کے متعلق سوال کیا گیا کہ جسے اس کی نافرمانی اور بدتمیزی کے سبب اس کا شوہر طلاق دینا چاہتا تھا۔ اس پر امامِ اہلِ سنت رحمۃُ اللہِ علیہ نے حکمِ شرعی بھی بیان فرمایا اور شوہر کو چند مشورے بھی دیئے، چنانچہ ارشاد فرمایا: اور اگر عورت کو طلاق دے کر پھر کبھی نکاح نہ چاہے تو خیر، ورنہ (یعنی کسی دوسری عورت سے شادی کرنے کی صورت میں) کیا معلوم کہ دوسری اس (پہلی) سے بھی بُری ملے، اس لئے حتَّی الاِمکان عورت کے ساتھ نیک برتاؤ اور اس کی دلجوئی اور اُسے خوش کرکے اپنی اطاعت پر لانا اور اس کی کج خلقی پر صبر کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/328)

اسی طرح شوہر کی طرف آتے ہیں، اس کے بارے میں عام طور پر بیوی کو یہ شکایات ہوتی ہیں کہ وہ خرچہ پورا نہیں دیتا، اس کا موڈ صحیح نہیں رہتا، غصہ کرتا رہتا ہے، مانتا ہوں ایسی صورتِ حال میں اس کے ساتھ گزارہ مشکل ہے مگر اس کے اچھے پہلو بھی تو ہوں گے، مثلاً وہ اپنی بیوی پر شک نہیں کرتا، اسے مارتا پیٹتا اور مزید ظلم وزیادتی اس پر نہیں کرتا، ملازمہ اور نوکرانیوں کی طرح اس سے کام نہیں لیتا، اسے گندی گالیاں نہیں دیتا، جب تک شریعت اس پر واجب نہ کرے وہ اپنی بیوی کے کمزور پہلو دوسروں کو بیان نہیں کرتا، اس پر تہمت اور بہتان نہیں باندھتا، اپنے بچّوں یا گھر کے دیگر لوگوں کے سامنے اسے ذلیل و رُسوا نہیں کرتا، اسے بے پردہ لے جاکر اپنے دوستوں کے سامنے کھڑا نہیں کردیتا، یوں بیوی اگر غور کرے گی تو اسے اپنے شوہر میں ایسے کئی پہلو ملیں گے کہ جن کے سبب اسے شکر کا موقع ملے گا اور اپنی موجودہ حالت پر اللہ پاک نے چاہا تو راضی رہنا نصیب ہوگا۔

میری ہر شوہر اور ہر بیوی سے **فریاد** ہے کہ آپ میں سے ہر ایک دوسرے میں اچھا پہلو تلاش کرے، اللہ پاک نے چاہا تو آپ کو شکر کے بہت مواقع ملیں گے اور زندگی میں سکون بھی نصیب ہوگا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نفلی کاموں سے روکیں یا نہیں؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

نفل کا دائرہ بہت وسیع ہے، اس کا تعلق نفلی نماز، روزے، صدقات، حج، تلاوت، اَذکار اور عام زندگی کے آداب و مستحبات سب کے ساتھ ہے۔ نفل کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ ادا کریں تو ثواب ملے گا اور چھوڑ دیں تو کوئی گناہ نہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص اُنہیں ضروری قرار دے تو وہ غلطی پر ہے، جیسے کھانا زمین پر بیٹھ کر کھانا سُنّت ہے، اگر کوئی کہے کہ لازم ہے، تو وہ غلط کہتا ہے، یونہی نماز کے اَوّل آخر جو غیر مُؤکّدہ سنتیں اور نوافل ہیں، اگر کوئی انہیں لازم قرار دیتا ہے تو وہ بالکل غلط کہہ رہا ہے، لیکن اِس کے ساتھ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اِن نفلی کاموں کی ترغیب ضرور دی جائے کہ ترک کرنے پر گناہ نہ ہونا ایک الگ چیز ہے، لیکن اُس عمل کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہونا، نیز بخشش اور نیکیوں میں اضافے کا ذریعہ بننا دوسری چیز ہے۔

نوافل و مستحبات میں بہت سے فوائد ہیں۔ نوافل کا ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ فی نفسہٖ ضروری تو نہیں لیکن کسی ضروری چیز تک پہنچانے والے ہوتے ہیں، مثلاً کیا آپ نے کوئی ایسا بندہ سنا یا دیکھا یا پڑھا جو تراویح کی بیس رکعتوں کا تو پابند ہو اور نمازِ عشاء نہ پڑھتا ہو؟ یا کوئی شخص جو فجر کی سنتیں پڑھ کر گھر چلا جاتا ہو اور فرض نہ پڑھتا ہو، یقیناً نہیں دیکھا ہوگا۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص ایسے نیک کام کر رہا ہے جو ضروری نہیں تو اُسی قسم کے ضروری کام تو بدرجہ اَولیٰ کرے گا۔ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک آدمی تہجد تو پڑھے لیکن فجر نہ پڑھے، یونہی ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک آدمی رجب اور شعبان کے تمام نفلی روزے رکھے لیکن رمضان کے فرض روزے چھوڑ دے۔ درحقیقت نوافل، فرائض تک لے جانے والے ہوتے ہیں۔

نوافل کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کے فرائض میں جو کمی ہوگی وہ نوافل کے ذریعے پوری کی جائے گی، چنانچہ ترمذی شریف میں ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: روزِ قیامت آدمی سے اُس کے اعمال میں سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں کیا جائے گا، پس اگر نماز ٹھیک رہی تو وہ کامیاب ہوگا اور اگر نماز (کا معاملہ) خراب ہوا تو وہ ناکام ہوگا اور اگر اس کے فرائض میں کوتاہی پائی جائے گی تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ دیکھو اِس بندے کے نوافل ہیں؟ پھر اس سے فرض کی کمی پوری کر دی جائے گی، پھر بقیہ اعمال میں بھی یہی معاملہ ہوگا۔ (ترمذی، 1/421، حدیث: 413)

نوافل اور مستحب کاموں کا تیسرا فائدہ بڑا دلچسپ اور

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

حیرت انگیز ہے اور وہ یہ کہ بعض اُمور اگرچہ فی نفسہ صرف مستحب ہوتے ہیں، بلکہ محض تَمَدُّنی مستحبات میں سے ہوتے ہیں، لیکن وہ گناہوں کے آگے ایسے ڈھال بن جاتے ہیں کہ شاید بعض ضروری نیکیاں بھی اُس طرح گناہوں سے روکنے والی نہ بنیں، مثلاً اگر کسی کا سُنَّت کے مطابق حلیہ اور لباس ہو کہ چہرے پر داڑھی ہو، سر پر عمامہ ہو اور صالحین کی اِتباع میں سر پر چادر ہو، تو کیا ایسے حلیے اور لباس والا شخص سینما (Cinema) جائے گا؟ سودا بیچنے میں ڈنڈی مارے گا؟ فحش گفتگو کرے گا؟ کسی کو گالی دے گا؟ بازار میں لوفروں، لفنگوں والی حرکتیں کرے گا؟ غیر محرم عورتوں کو بری نظر سے دیکھے گا؟ غالب یہی ہے کہ ہرگز نہیں کرے گا کیونکہ اگر کوئی ایسا کرے گا تو لوگ ہی بول اٹھیں گے، ارے بھائی کمال کرتے ہو! مولوی ہو کر یا داڑھی رکھ کر یا عمامہ پہن کر ایسے کام کر رہے ہو۔ اِس سے واضح ہوا کہ یہ مستحبات گناہوں کے آگے ڈھال بنے رہتے ہیں۔ یونہی غور کریں کہ اگر کوئی شخص عمامہ باندھ کر نماز کے وقت آرام سے بیٹھا گپیں مار رہا ہو تو جو دیگر افراد وہاں بیٹھے ہوں گے، جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی وہ بھی باعمامہ شخص سے کہہ دیں گے کہ مولوی صاحب اذان ہوگئی ہے، جماعت ہو رہی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اصل حکم تو یہ ہے کہ ہم گناہ سے بچیں، حرام سے بچیں، فرائض ادا کرنے والے بنیں، لیکن یہ نفلی کام ہمیں اُن فرائض تک پہنچانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ بہت سے مستحبات و نوافل کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ فرائض و واجبات کی ادائیگی اور حرام چیزوں سے بچنے میں بہت زیادہ معاون ثابت ہوتے ہیں۔

نوافل و مستحبات کے ساتھ وابستگی کے پیچھے ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ عبادت کا ہر طریقہ خدا سے تعلق کا ذریعہ ہے۔ حکم شرعی یہ ہے کہ فرائض کو لازمی طور پر مُقَدَّم کیا جائے اور فرائض کی تکمیل کے بعد نوافل کی طرف آئیں، ورنہ اندیشہ ہے کہ نوافل بھی قبول نہ ہوں لیکن اس کے ساتھ بہر حال ہر عبادت و طاعت میں اللہ تعالیٰ سے تعلق کا پہلو ضرور موجود ہوتا ہے۔

فرائض و واجبات میں تو کچھ کو اپنانے اور کچھ کو چھوڑنے کا اختیار نہیں ہوتا، وہ تو تمام کے تمام ہی ادا کرنے ہوتے ہیں، لیکن نوافل کی دنیا بہت وسیع ہے اور ہر نفلی کام خدا تک پہنچانے میں مُعاوِن ہے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے مخلوق کی سانسوں کی تعداد کے برابر ہیں۔ اس لیے نوافل میں جسے چاہیں اختیار کرلیں، اس میں لوگوں کے ذوق مختلف ہوتے ہیں: کوئی نماز کا زیادہ شائق ہوتا اور کوئی روزوں کا ذوق زیادہ رکھتا ہے، کسی کو حج و عمرے میں زیادہ لطف محسوس ہوتا ہے اور کسی کو ذکر اللہ سے راحت ملتی ہے، کسی کو تلاوت سے رَغْبت بہت زیادہ ہے اور کسی کو درود پاک سے مَحَبَّت ہے، کسی کو غریبوں کو کھانا کھلانے میں مزہ آتا ہے اور کسی کو مصیبت زدوں کی مصیبت دور کرنے میں خوشی ملتی ہے، کوئی ماں باپ کی خدمت میں بہت مُسْتَعِد رہتا ہے اور کوئی لوگوں سے گفتگو حسنِ اخلاق سے کرتا، مسکرا کر ملتا اور دوسروں کے چہروں پر مسکراہٹ لے آتا ہے۔ یوں ہزاروں راستے ہیں جن پر چل کر بندہ خدا سے تعلق مضبوط کر سکتا اور منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بندہ میرا قُرب سب سے زِیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور نَوافل کے ذریعے مُسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔

(بخاری، 4/248، حدیث: 6502)

لہٰذا نوافل و مستحبات سے مَحَبَّت اختیار کریں، اُنہیں اپنائیں، اپنی زندگی میں شامل کریں اور اُن لوگوں سے دور رہیں اور ان کی بات نہ سنیں جو عبادت کی رغبت دینے کی بجائے ان سے دور کرنے پر دن رات کلام کرتے رہتے ہیں۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اعزاز و اِکرام

گزشتہ سے پیوستہ

معزز ہونے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ دشمنانِ دین نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اعتراضات کئے تو خود ربُّ العزّت نے جوابات دیئے، ایک بار وحی کے نزول میں کچھ وقفہ آیا تو مشرکین نے کہا: محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے رب نے اُنہیں چھوڑ دیا تو ربِّ کریم نے مشرکین کے رَد میں پوری سورت نازل فرمادی اور رہتی دنیا تک کے لئے اعلان فرمادیا کہ اے محبوب! تمہارے رب نے تمہیں نہ چھوڑا۔[1]

اُمَیَّہ بن خلف رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات کے بارے میں بکواس کرتا تھا، اللہ کریم نے اس کے اور اس جیسے دوسروں کے رَد میں پوری سورۂ اُلْھُمَزَۃ نازل فرمادی۔[2]

ابولہب اور اس کی بیوی نے پیارے محبوب کو ستایا تو ربُّ العزّت نے دونوں کے رد اور انجامِ بد کے بارے میں پوری سورت نازل فرمادی۔[3]

ولید بن مغیرہ نے حبیبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بُرا بھلا کہا تو ربِّ کریم نے اپنے محبوب کا اتنا اکرام فرمایا کہ ولید بن مغیرہ کے رد میں قراٰنِ کریم کی کئی آیات نازل فرمادیں اور اس کے بُرے کرتوت ساری دنیا کو بتادیئے یہاں تک کہ اس کے حرامی ہونے کو بھی آشکار کردیا۔[4] ایک مقام پر یہ بھی اعلان کردیا کہ جو میرے محبوب کا دشمن ہے وہ ہر خیر سے محروم ہے۔[5] آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا۔[6]

محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کا بھی ربُّ العزّت نے اتنا اکرام فرمایا کہ ”وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ(۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰىۙ(۴)“[7] فرماکر ان کے فرمان کو مستند کردیا تاکہ کوئی محبوب کے الفاظ کا انکار نہ کرے۔

عالَمِ دنیا میں نسبتِ حبیب کا اعزاز و اکرام

محبوب کے ساتھ نسبت رکھنے والی ہر چیز کو شرف و اعزاز بخشا، جو ان کا صحابی بن گیا اسے وعدۂ جنت عطا فرمادیا۔[8]

محبوب کے اعزاز و اکرام میں ان کی ازواج کو بھی کائنات کی خواتین سے جدا مقام عطا فرمایا اور واضح اعلان فرمادیا کہ نبی کی بیبیاں عام عورتوں کی طرح نہیں ہیں۔[9]

محبوب کی عزّت و حُرمت یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

مولانا ابوالحسن عطّاری مَدَنی*

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

زوجۂ محترمہ پر الزام لگا تو ربِّ کریم نے ان کی طہارت و پاکیزگی پر قراٰن کی آیات نازل فرمائیں۔[10]

عالَمِ برزخ میں اعزاز و اکرام

فضل و اعزاز کی بارشیں صرف ظاہری حیاتِ مبارکہ تک ہی نہیں بلکہ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی جاری ہیں۔ صبح و شام ستّر، ستّر ہزار فرشتوں کو صرف دُرود و سلام عرض کرنے کیلئے اپنے حبیب کے مزارِ اقدس پر حاضر ہونے کا حکم دیا اور کیفیت یہ کہ جو ایک بار آجائے دوبارہ قیامت تک نہ آئے۔[11]

پیارے حبیب کے اکرام میں قبرِ اقدس پر ایک ایسے فرشتے کو مقرر کر دیا جو ساری کائنات میں سے کسی بھی زبان، کسی بھی وقت، کسی بھی انداز اور کسی بھی مقدار میں دُرود پڑھنے والے کا دُرود اور اس کا نام مع ولدیت آقا کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔[12]

دنیا سے رخصت ہونے والوں کی برزخی زندگی کی راحت اپنے حبیب کی پہچان پر موقوف فرمادی کہ جو انہیں پہچانے گا وہی نجات پائے گا۔[13]

میدانِ محشر میں اعزاز و اکرام

فضل و اعزاز کے عظیمُ الشّان مَظاہِر میدانِ حشر میں بھی دیکھے جائیں گے۔ سب سے پہلے قبرِ انور سے ظہور، اور مُعَزّزین کے جھرمٹ میں میدانِ حشر کی جانب روانگی اور دیگر کئی طرح کے اعزازات عطا ہوں گے۔

میدانِ حشر میں اِکرامِ نبوی کا عظیم و عجیب مَنظر یہ بھی ہوگا کہ ہر کوئی ربُّ العزّت کے جلال سے ڈرا اور سہما ہوا ہوگا، لوگ انبیائے کرام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تاکہ وہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں سفارش کریں لیکن ہر نبی دوسرے کے پاس بھیجیں گے بالآخر لوگ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پہنچیں گے اور ربُّ العزّت کی جانب سے پیارے حبیب کا اکرام دیکھیں گے۔ میدانِ حشر میں جب ہر طرف نفسی نفسی کا عالم ہوگا اور پیارے آقا ربُّ العزّت کی بارگاہ میں سربسجود ہوں گے وہ بھی اکرام و اعزاز کا عظیم منظر ہوگا کہ ربِّ کریم فرمائے گا: اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اپنا سر اٹھائیے، مانگیں! عطا کیا جائے گا اور کہیں! آپ کی بات سُنی جائے گی اور شفاعت کریں! قبول کی جائے گی۔[14]

میدانِ حشر میں جب سابقہ قومیں اپنے انبیاء و مرسلین کا انکار کریں گی تو ان مُنکرین کے سامنے انبیائے کرام کی صداقت و حقانیت واضح و آشکار کرنے کیلئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گواہی حرفِ آخر ہوگی۔[15]

جنّت میں اعزاز و اکرام

جنّتی جنّت میں بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اعزاز و اکرام دیکھیں گے جس کی ایک مختصر سی جھلک اسی مضمون کی پچھلی قسط میں بیان کردہ حدیث پاک میں بھی ہے کہ ایک ہزار خدام آپ کی خدمت کے لئے حاضر رہیں گے حدیثِ پاک میں ان ایک ہزار خدام کا وصف "بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ" کے الفاظ سے بیان ہوا، اس کی شرح میں عظیم محدث مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بَیْض جمع ہے بیضۃ کی، اس سے شتر مرغ کے انڈے مراد ہیں۔ مکنون کے معنی ہیں جسے گرد و غبار نہ پہنچا اپنی اصلی صفائی پر ہوں۔ عرب میں شتر مرغ کے انڈے کے رنگ کو بہت حسین سمجھتے تھے لہٰذا انہیں سمجھانے کے لیے یہ فرمایا، قرآنِ کریم میں حوروں کے حسن کو بھی انہی الفاظ سے بیان کیا گیا ہے نیز ان خدام کو بکھرے ہوئے موتی بھی کہا گیا کیونکہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وہ خادم ہر طرف پھیلے ہوں گے لہٰذا انہیں بکھرے موتیوں سے تشبیہ دینا بہت ہی موزوں ہے۔ یہ خدام یا تو قیامت ہی میں حضور کے گرد و پیش ہوں گے یا جنّت میں، اگر جنّت میں ہیں تو علاوہ اُن غِلمانوں کے ہوں گے جو دوسرے جنتیوں کو عطا ہوں گے۔[16]

---

(1) مسلم، ص767، حدیث:4656 (2) سیرت ابن ہشام، ص141 (3) پ30، اللھب (4) پ29، القلم:13 (5) پ30، الکوثر:3 (6) پ6، المآئدۃ:67 (7) پ27، النجم:3، 4 (8) پ5، النسآء:95 (9) پ22، الاحزاب:32 (10) پ18، النور:11 (11) مشکٰوۃ المصابیح، 2/401، حدیث:5955 ملخصاً (12) الصلاۃ علی النبی لابن ابی عاصم، ص42، رقم:51 (13) بخاری، 1/450 حدیث:1338 (14) بخاری، 3/165، حدیث:4476 (15) پ5، النسآء:41 (16) مراٰۃ المناجیح، 8/30 ملخصاً۔

PROGRESS! BUT HOW?

(دوسری اور آخری قسط)

ترقی مگر کیسے؟

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

ترقی کے لئے یہ راستے اختیار (Select) کیجئے:

کچھ نیا سیکھئے

سیکھنا (learning) انسان کی ویلیو اور اسکلز میں اضافے کا اہم ذریعہ ہے اس لئے سیکھنے کے عمل پر فل اسٹاپ نہ لگایئے بلکہ کچھ نہ کچھ ایسا نیا سیکھنے کی کوشش کریں جو آپ کے شعبے سے Direct یا Indirect متعلق ہو۔ اس کے لئے ایک لسٹ بنالیجئے کہ آپ کے شعبے (Field) میں کتنی قسم کے کام ہوتے ہیں؟ اور ان میں سے کتنے کام آپ کو آتے ہیں اور مزید کون کون سے کام آپ کو سیکھنے چاہئیں؟ پھر ان کاموں کو سیکھنا شروع کردیجئے۔ جیسے تحریری شعبے میں عموماً یہ کام ہوتے ہیں: موضوع پر مواد (Content) کی تلاش جس میں آیات اور ان کی تفاسیر، احادیث اور ان کی شروحات، بزرگانِ دین کے فرامین، حکایات، فقہی جزئیات، جدید ریسرچ وغیرہ شامل ہوتی ہے پھر ان کاموں کے لئے کمپیوٹر کا استعمال بھی ہوتا ہے جس کے سافٹ وئیر کی دنیا الگ ہے۔ یہ سب کرنے کے بعد اس کی آؤٹ لائن بنائی جاتی ہے کہ جمع شدہ مواد میں سے کتنا حصہ کتاب یا رسالے یا کالم میں شامل کرنا ہے، مواد کو کس ترتیب سے لانا ہے، درمیان میں وضاحت اور ذہن سازی (Mind making) کے لئے کن جملوں کا استعمال کرنا ہے، مجموعی اعتبار سے دلچسپی کس طرح پیدا کرنی ہے کہ پڑھنے والا اس کتاب یا رسالے کو مکمل پڑھے۔

کہاں سے سیکھیں؟

اس کے لئے اپنے سینیئر سے سکھانے کی درخواست کی جاسکتی ہے کہ جو انہیں آتا ہے وہ آپ کو باقاعدہ سکھادیں۔ اس کے علاوہ ٹیکنالوجی بہت ترقی کرچکی ہے، اس حوالے سے مختلف کورسز کروانے والے ادارے موجود ہیں جو آن لائن

* اسلامک اسکالر، رکنِ مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

کورسز بھی کرواتے ہیں۔ صرف کمپیوٹر ہی کو لے لیجئے اس کے سافٹ وئیر اور ہارڈوئیر کی دنیا بہت وسیع ہے، انٹرنیٹ کی دنیا میں ای سروسز، ای بزنس، ای ٹکس، ای لرننگ، ای مارکیٹنگ وغیرہ آج ایک حقیقت ہے۔ اسی طرح علمِ دین سے وابستہ حضرات کے لئے طرح طرح کی سرچنگ اپیلی کیشنز اور ویب سائٹس آچکی ہیں کہ چند سیکنڈز میں مطلوبہ آیت، اس کی تفسیر، حدیث اور اس کی شرح، فقہی مسائل، سیرت، تاریخ اور فقہی ریسرچ وغیرہ تک پہنچا جاسکتا ہے جبکہ پہلے یہی کام صرف کتابوں میں ڈھونڈنے سے ہوتا تھا جس کے لئے کئی کئی گھنٹے کی محنت درکار ہوتی تھی۔ عموماً ان اپیلی کیشنز اور ویب سائٹ کے استعمال کے کورسز کروانے والے بھی موجود ہوتے ہیں۔

یہ ضرور ہے کہ آپ جو بھی سیکھیں کسی اچھے سکھانے والے (Instructor) سے سیکھیں، بغیر انسٹرکٹر کے سیکھنے والے کی مثال اس بائیک چلانے والے کی طرح ہے جو چوتھا گیئر لگانے کے بجائے تیسرے گیئر میں ہی ایکسیلیٹر (Accelerator) دے دے کر کراچی گھوم آئے، اس سے ظاہر ہے کہ بائیک کے انجن پر کیا گزرے گی جاننے والے جانتے ہیں۔ ایک اسکالر کی آپ بیتی سنئے: شروع شروع میں جب مجھے کمپیوٹر کی کچھ سمجھ بوجھ (Know-How) نہیں تھی اور میرے انچارج نے مجھے کام کے لئے چند فائلز زِپ فولڈر میں دیں اور میں نے اس کو Unzip کئے بغیر ہی کام شروع کردیا کچھ دیر بعد ایک فائل چیک کروائی تو کچھ بھی محفوظ نہیں تھا۔

ہمیں کسی نے سکھایا نہیں!

بعض لوگ یہ شکوہ کرتے بھی دکھائی دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں ادارے میں اتنا عرصہ کام کیا یا فلاں ماہر کے ساتھ اتنے سال رہے لیکن اس نے ہمیں کچھ سکھایا ہی نہیں! ایسے میں یہ غور کرلیجئے کہ آپ نے سیکھنے کی کتنی کوشش کی! سکھانے والا مقناطیس (Magnet) کی طرح ہوتا ہے اور سیکھنے والا لوہے کی طرح، لہٰذا سیکھنے والا سکھانے والے کی طرف لپکے گا تو ہی کچھ سیکھ پائے گا، اس لئے جب آپ کو کسی کام کا ماہر مل جائے تو اس سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کی کوشش ضرور کریں۔

مطالعہ کیجئے

انسان کی ترقی میں معلومات کا بھی اہم کردار ہے کہ وہ اپنی فیلڈ کے بارے میں جتنا اپ ڈیٹ ہوگا کہ اس کام کو کرنے کے کون سے جدید طریقے سامنے آچکے ہیں اسی قدر اس کے کام میں بہتری آئے گی جو اسے ترقی دلوائے گی۔ معلومات کے حصول کا ایک اہم ذریعہ مطالعہ (Study) بھی ہے۔ کس کو کس وقت کیا پڑھنا مفید ہے؟ اس کی پہچان ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ وقت نہیں ملتا، طبیعت ساتھ نہیں دیتی، کہہ کر مطالعہ نہ کرنے کا بہانہ (Excuse) نہ بنائیں، شوق اور جذبہ ہو تو مشکلیں آسان ہوجایا کرتی ہیں، موبائل اور گپ شپ وغیرہ میں ہمارا کتنا وقت ضائع ہوجاتا ہے؟ یہ حساب تو کیجئے پھر اسی وقت کو مطالعہ جیسے مفید کام میں خرچ کرنے کا پلان بنائیے، نیت صاف منزل آسان!

(مطالعہ کی اہمیت اور مزید فوائد جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "شوقِ علمِ دین (تذکرۂ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:4)" کا مطالعہ ضرور کیجئے۔)

مشاہدے سے فائدہ اٹھائیے

معلومات میں اضافے کا دوسرا بڑا ذریعہ مشاہدہ (Observation) ہے، ہم جو کچھ دیکھتے ہیں اس کا ہمارے دل و دماغ پر مثبت یا منفی اثر پڑتا ہے۔ مشاہدے کی قوت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ بچہ اپنے بڑوں کو جو کام کرتے دیکھتا ہے وہ بھی اسی طرح کرنے کی کوشش کرتا ہے، بڑے بیٹھ کر پانی پئیں گے تو بچہ بھی بیٹھنا شروع کردے گا۔ مشاہدے سے جو نتیجہ ہم نکالیں

گے وہ ہمارے نالج کا حصہ بن جائے گا لیکن راہِ سلامت یہ ہے کہ اپنے مشاہدے کا حتمی نتیجہ نہ نکالیں، لچک رکھیں، اس کا مطلب "یہی ہے" کے بجائے "یہ بھی ہو سکتا ہے" سے کام لیں۔ مشاہدے سے نتیجہ اخذ کرنے کے لئے پریکٹیکل مائنڈ ہونا اور طبیعت کا اَخّاذ ہونا بھی ضروری ہے۔

تجربات سے سیکھئے

ہمیں اپنی زندگی میں چھوٹے بڑے، اچھے بُرے تجربات (Experiences) ہوتے رہتے ہیں۔ یہ تجربات ہمیں ناکامیوں سے بچانے اور ترقی دلوانے میں معاون ہوتے ہیں۔ ہر کام کا خود تجربہ کرنے کے بجائے تجربہ کار لوگوں کے تجربات سے فائدہ اٹھانا ہمارا وقت بچاتا ہے اور ہمیں نقصان سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

نالج بینک بنائیے

میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ ایک نالج بینک بنالیجئے جس کی برانچیں آپ کی یادداشت، ڈائری اور ای سروسز میں قائم ہوں، آپ کی معلومات کا خزانہ ان سب میں محفوظ ہو اور بوقتِ ضرورت آپ ان معلومات سے فائدہ اٹھاسکیں بالکل اسی طرح کہ آپ اپنی جمع کروائی ہوئی رقم بینک کی برانچ سے بھی نکلواسکتے ہیں، کسی کو ٹرانسفر کر سکتے ہیں، اسی طرح اے ٹی ایم مشین سے بھی یہ سارے کام کر سکتے ہیں چاہے وہ ملک کے کسی حصے میں بھی ہو اور موبائل اکاؤنٹ کے ذریعے بھی اپنی رقم سے یوٹیلٹی بلز، تعلیمی اداروں کی فیسیں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کسی کو رقم ٹرانسفر بھی کر سکتے ہیں۔

کام کا پریشر برداشت کرنا سیکھیں

کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو تھوڑے وقت میں زیادہ کام یا ایک وقت میں بہت سے کام کرلیتے ہیں، ایسوں کی ویلیو بھی زیادہ ہوتی ہے اور ترقی بھی جلدی ہوتی ہے، جبکہ بعض لوگ وہ ہوتے ہیں کہ جنہیں روٹین سے ہٹ کر کوئی کام دے دیا جائے یا پھر ایک سے زائد کام کرنے کا کہا جائے تو وہ گھبرا جاتے ہیں اور یوں کہتے سنائی دیتے ہیں کہ مجھ سے کام کا پریشر برداشت نہیں ہوتا، اس قسم کی سوچ رکھنے والوں کو اداروں میں زیادہ پسند نہیں کیا جاتا اور انہیں ترقی بھی نہیں ملتی بلکہ اگر ڈی سائزنگ (یعنی ملازمین کو کم کرنے) کی ضرورت پڑے تو اس طرح کے لوگوں کو سب سے پہلے نکالا جاتا ہے۔ اس لئے کام کا پریشر برداشت کرنے کی عادت بنائیں۔

جواب دہی کا حوصلہ رکھئے

بعض لوگوں سے پوچھا جائے کہ فلاں کام ابھی تک کیوں نہیں ہوسکا؟ اس کام میں اتنی دیر تو نہیں لگنی چاہئے تھی تو وہ ناراض اور پریشان ہوجاتے ہیں اور یوں کہتے دکھائی دیتے ہیں "بھئی! مجھ سے جواب نہ مانگا جائے۔" جواب دہی (Accountability) کا حوصلہ ہونا چاہئے جو کام کرتا ہے اسے اپنی کارکردگی کا حساب دینا پڑتا ہے۔ جو جتنے بڑے منصب پر ہوتا ہے اسے اتنے بڑے لیول پر جواب دینا ہوتا ہے۔ بڑا بزنس مین بھی سامان کی ڈلیوری کرتا ہے تو اسے بھی کوالٹی وغیرہ کے حوالے سے جواب دہی کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لئے جو کام کریں اس کے لئے ٹائم فریم طے کرلیں پھر اسے وقت پر مکمل کر دیجئے اور اگر تاخیر ہوجائے تو اس کی وجہ بھی آپ کو معلوم ہونی چاہئے تاکہ پوچھے جانے پر اپنے انچارج کو بتاسکیں۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! اپنی حالت و کیفیت کے مطابق مزید غور کرنے پر کئی ایسی چیزیں سامنے آئیں گی جو آپ کو سیکھنی چاہئیں۔ کوئی مقام یا منصب ایسا نہیں جہاں پہنچ کر کہا جاسکے کہ اب مزید سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے سیکھنے کا عمل جاری رکھئے۔ اللہ کریم ہمارا حامی و ناصر ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

سونا سستا خرید کر اُدھار میں مہنگا بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے عمرو سے آٹھ لاکھ روپے میں سونا خریدا اور اس پر قبضہ کرنے کے بعد زید نے وہ سونا دو سال کے ادھار پر بارہ لاکھ روپے میں بکر کو بیچ دیا اور بارہ لاکھ روپے کی یہ رقم قسطوں میں ادا کرنا طے پایا۔ کیا یہ طریقہ جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کرنسی کے بدلے سونے کی اُدھار خرید و فروخت جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں جبکہ قیمت طے ہو اور قیمت کی ادائیگی کی مدت بھی طے ہو۔ ادائیگی کی عام طور پر مختلف صورتیں ہوتی ہیں ایک صورت یہ ہے کہ کیش میں کوئی چیز بیچی جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ادھار میں بیچی جائے اور مقررہ مدت پر مکمل ادائیگی یکمشت کی جائے گی۔ تیسری صورت یہ ہے کہ ادھار میں چیز بیچی جائے اور قیمت کی ادائیگی کو تقسیم کر دیا جائے یعنی مختلف قسطوں میں رقم وصول کی جائے، یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ لہٰذا سوال میں بیان کی گئی صورت میں شرعاً حرج نہیں۔ البتہ کسی بھی سودے کی جو عمومی شرائط ہیں ان کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پرندوں کی بریڈنگ کے کام پر زکوٰۃ کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے گھر میں طوطے وغیرہ پرندے رکھے ہوئے ہیں میں ان کے بچے نکلوا کر وہ بچے آگے فروخت کرتا ہوں۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ کیا ان پر زکوٰۃ لازم ہے؟ اگر لازم ہے تو کتنی؟ یونہی اگر کسی کے پاس مثلاً مویشی ہوں تو ان سے ہونے والے بچوں پر زکوٰۃ ہو گی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں پرندوں کے جو بچے انڈوں سے نکالے گئے ہیں یا کوئی جانور مثلاً گائے رکھی ہوئی ہے اور اس سے بچہ پیدا ہوا تو ان بچوں کو مالِ تجارت نہیں کہا جائے گا کیونکہ ان کو خریدا نہیں گیا بلکہ آپ نے پرندہ یا گائے بکری خریدی تھی اور اس سے بچے پیدا ہوئے جبکہ مالِ تجارت اس مال کو کہتے ہیں جسے خریدتے وقت ہی اسے بیچنے کی نیت ہو اور پوچھی گئی صورت میں جس پرندے یا جانور کو خریدا اسے نہیں بیچا جا رہا بلکہ اس سے حاصل ہونے والے انڈوں یا بچوں کو بیچا جا رہا ہے لہٰذا ان پر زکوٰۃ نہیں۔ اسی طرح جن پرندوں یا جانوروں سے یہ انڈے بچے حاصل ہوئے ان پر بھی زکوٰۃ نہیں کیونکہ انہیں بھی بیچنے کی نیت سے نہیں خریدا گیا۔

نوٹ: تفصیل کے لئے فتاویٰ اہلسنت کتاب الزکوٰۃ صفحہ 583 پر

* محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

موجود فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مالِ تجارت کی زکوٰۃ میں کون سی قیمت کا اعتبار ہوگا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میری دکان ہے، ایک چیز میں پانچ روپے میں خرید کر دس روپے میں بیچتا ہوں۔ اب پیچھے اس کا ریٹ بڑھ کر آٹھ روپے ہو گیا ہے تو یہ ارشاد فرمائیں کہ اب میں کس ریٹ سے زکوٰۃ کا حساب لگاؤں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: زکوٰۃ کا حساب لگاتے وقت نہ ہی وقتِ خریداری کی قیمت کا اعتبار ہوتا ہے اور نہ ہی بیچنے کے وقت کی قیمت کا اعتبار ہوتا ہے بلکہ جس دن زکوٰۃ کا سال پورا ہو رہا ہو، اس دن کی مارکیٹ ویلیو کے حساب سے اس مال کی جو مالیت ہے اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

پوچھی گئی صورت میں جب اس چیز کی مارکیٹ ویلیو بڑھ گئی ہے تو اب موجودہ مارکیٹ ویلیو کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے گی۔

صدرُالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: "مالِ تجارت میں سال گزرنے پر جو قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہے۔" (بہارِ شریعت، 1/907)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کمپنی کی طرف سے دی جانے والی چھٹیوں کی تنخواہ لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک کمپنی میں کام کرتا ہوں، وہ کمپنی ایک مہینے کی چھٹیاں دیتی ہے اور ان چھٹیوں کی تنخواہ بھی دیتی ہے، کیا یہ تنخواہ لینا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: سالانہ یا ماہانہ چھٹیوں کی تعداد یونہی تنخواہ کے ساتھ یا بغیر تنخواہ کے چھٹی دینے پر مختلف کمپنیوں میں مختلف طریقہ کار ہوتے ہیں، بہت ساری کمپنیوں میں سالانہ ایک ماہ کی چھٹیاں بمع تنخواہ دینے کا عرف بھی ہے۔ لہٰذا اگر کسی کمپنی میں ایک سال میں ایک ماہ کی چھٹیاں بمع تنخواہ دینا رائج ہے تو وہ تنخواہ لی جاسکتی ہے، اس میں کوئی قَباحَت نہیں۔ البتہ جب ملازم رکھنے کا مرحلہ ہو تو چھٹیوں کی تفصیلات طے کرنا ضروری ہے اور جو جائز تفصیلات اور شرائط وضوابط طے ہوں انہی کے مطابق چھٹیوں کی سہولت حاصل ہوگی۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرَّحمہ معروف چھٹیوں کی تنخواہ جائز ہونے کے بارے میں لکھتے ہیں: "معمولی تعطیلیں مثلاً جمعہ و عیدین و رمضان المبارک کی یا جہاں مدارس میں سہ شنبہ کی چھٹی بھی معمولی ہے، وہاں یہ بھی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں کہ ان ایام میں بے تسلیمِ نفس بھی مستحقِ تنخواہ ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 19/506)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

باڑے کی بھینسوں پر زکوٰۃ کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارا بھینسوں کا باڑہ ہے جس میں پچاس بھینسیں ہیں۔ ان بھینسوں کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ ہم ان کو چارہ خرید کر ہی کھلاتے ہیں۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر بھینسیں بیچنے کے لئے خریدی ہیں تو یہ بھینسیں مالِ تجارت ہوں گی اور اس صورت میں ان پر زکوٰۃ لازم ہوگی لیکن اگر یہ بھینسیں دودھ کے لئے رکھی ہوئی ہیں کہ ان کا دودھ بیچنا مقصود ہے تو پھر یہ مالِ تجارت نہیں اور ان کو چارہ بھی خرید کر کھلایا جاتا ہے لہٰذا ان پر زکوٰۃ نہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جانور جن پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے ان کو سائمہ جانور کہتے ہیں زکوٰۃ صرف ان ہی پر ہوتی ہے لیکن ان کی اپنی شرائط ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ سال کا اکثر حصہ مفت چرتے ہوں اور ان سے مقصود صرف دودھ حاصل کرنا یا فربہ کرنا ہو۔ اگر وہ سال کا اکثر حصہ مفت نہیں چرتے بلکہ انہیں چارہ خرید کر کھلایا جاتا ہے جیسے باڑے کی بھینسیں تو وہ سائمہ جانور میں شامل نہیں لہٰذا ان پر زکوٰۃ نہیں۔

ہاں اگر بیچنے کی نیت سے جانور خریدے ہوں جیسے بہت سے لوگ گائے، بکرے وغیرہ خرید کر رکھتے ہیں کہ قربانی پر بیچیں گے تو اب ان پر مالِ تجارت ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ لازم ہوگی اور اس صورت میں زکوٰۃ کا سال پورا ہونے کے دن ان کی جو مالیت ہوگی اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں دینا ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرتِ ثوبان بن بُجْدُد رضیَ اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

ایک مرتبہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اہلِ بیت کیلئے دعا فرمائی اور دعا میں حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ و حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہراء اور دیگر اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا۔ ایک صحابیِ رسول حضرت سیدنا ثَوبان بن بُجْدُد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! میں بھی تو اہلِ بیت میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں! جب تک تم کسی سردار کے دروازے پر یا کسی امیر سے سوال کرنے نہ جاؤ۔[1]

حضرت سیدنا ثوبان بن بُجْدُد رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے جبکہ تعلق مکہ اور یمن کے درمیان سَراۃ نامی جگہ سے تھا، آپ قیدی تھے[2] پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے آپ کو خرید کر آزاد کیا اور اختیار دیتے ہوئے فرمایا: اگر تم چاہو تو ان لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ جن سے تمہارا تعلق ہے اور اگر تم چاہو تو ہمارے اہلِ بیت میں سے ہوجاؤ، آپ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے قرب و تعلق کو ترجیح دی اور ساری زندگی سفر و حضر میں پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ ساتھ رہے۔[3]

مناقب حضرت ثوبان کا لقب مولیٰ رسول اللہ یعنی "رسول اللہ کا خادم" ہے۔ آپ ان 8 خوش نصیب صحابہ میں بھی شامل ہیں جنہیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے مؤذن کہا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور فجر کی اذان دینے کی اجازت طلب کی، ارشاد فرمایا: تم اذان مت دو یہاں تک کہ صبح ہوجائے، پھر جب تیسری مرتبہ حاضر ہو کر اجازت طلب کی تو رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے آپ کو فجر کا وقت شروع ہونے کی پہچان سکھائی۔[4]

عادات و معمولات آپ قناعت پسند، نیک و پارسا اور خوش طبع تھے آپ نے پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے زیرِ کفالت زندگی بسر کی۔[5] خاندانِ نبوت کے نَفقہ کے انتظامی معاملات کی دیکھ بھال آپ کے سپرد تھی[6] آپ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حجۃُ الوَداع کے موقع پر اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا اور مجھ سے فرمایا: ثوبان! اس گوشت کو سنبھال کر رکھو، میں نے اسے سنبھال کر رکھ لیا، میں مدینۂ منورہ واپس پہنچ جانے تک رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو برابر اس گوشت میں سے کھلاتا رہا۔[7] ایک موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے آپ سے ارشاد فرمایا: اے ثوبان! فاطمہ کیلئے ایک عَصَب[8] کا ہار اور عاج (ہاتھی دانت) کے دو کنگن خرید لاؤ۔[9]

جنّت ملے گی ایک بار پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: میری بیعت کون کرے گا؟ آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! کیا ہم ایک مرتبہ پہلے آپ کی بیعت نہیں کرچکے، اب کس بات پر بیعت کریں؟ ارشاد فرمایا: اس بات کی کہ کسی سے کچھ نہ مانگو گے۔ آپ نے عرض کی: اس پر کیا ملے گا؟ فرمایا: جنّت۔ یہ سن کر آپ نے بیعت کرلی۔[10] اس کے بعد آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ اگر گھوڑے پر سوار ہوتے اور کوڑا (Whip) نیچے گر جاتا تو کسی سے نہ مانگتے بلکہ خود گھوڑے سے اُتر کر اسے اٹھاتے۔[11]

دنیا کی کون سی چیز کفایت کرے گی؟ ایک مرتبہ آپ نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم میں عرض کی: یارسولَ اللہ! مجھے دنیا کی کیا چیز کافی ہے؟ ارشاد فرمایا: جو تمہاری بھوک کو ختم کردے اور

قبر مبارک حضرت سیدنا ثوبان بن بُجْدُد رضی اللہ عنہ

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

سِتْر کو چھپادے اور اگر تمہارے پاس ایک گھر ہو جو تمہیں سایہ دے تو یہ بھی ٹھیک ہے اور اگر سواری کے لئے جانور ہو تو یہ بہت اچھا ہے۔[12]

ادبِ رسول آپ ایک بار پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس کھڑے تھے کہ ایک یہودی آیا، اس نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نام لے کر پکارا تو حضرت ثوبان نے اسے زور سے دھکا دیا، وہ کہنے لگا: تم نے مجھے دھکا کیوں دیا؟ آپ نے فرمایا: تم نے یارسولَ اللہ کیوں نہیں کہا۔[13]

محبتِ رسول آپ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے شدید محبت کرتے تھے اور یادِ رسول میں بے قرار رہا کرتے تھے ایک دن بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضر ہوئے تو آپ کا رنگ پھیکا پڑا ہوا تھا جسم کمزور لگ رہا تھا اور رَنج و مَلال چہرے پر ظاہر تھا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پریشانی کا سبب پوچھا تو عرض کی: مجھے دَرد ہے نہ بیماری مگر جس وقت آپ کی زیارت نہیں ہو پاتی تو بے تاب ہو جاتا ہوں اور شدید گھبراہٹ محسوس کرتا ہوں یہاں تک کہ آپ کی زیارت سے دل تسکین پا جاتا ہے، پھر آخرت کی یاد آتی ہے تو یہ اندیشہ گھیر لیتا ہے وہاں آپ کی زیارت نہ کرسکوں گا، کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ انبیائے کرام کے ساتھ بلند و ارفع درجات میں ہوں گے، میں (رَبّ کی رحمت سے) اگرچہ جنّت میں داخل ہو بھی جاؤں گا تو پھر بھی آپ کے مقام و مرتبہ سے نچلے درجہ میں ہوں گا اور اگر جنّت میں داخلے کی اجازت نہ مل سکی تو پھر کبھی بھی آپ کی زیارت نہ کرسکوں گا۔ اس پر قراٰنِ کریم کی آیت نازِل ہوئی، ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں[14]

شام میں آمد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری وفات کے بعد حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ شام کے شہر رَمْلَہ چلے آئے پھر وہاں سے حِمْص تشریف لے آئے[15] اور ایک عام مجاہد کی حیثیت سے جنگوں میں حصہ لیتے رہے،[16] حِمْص میں آپ نے ایک مہمان خانہ بھی تیار کروایا تھا۔[17]

پند و نصائح آپ لوگوں کو نصیحت بھی کیا کرتے تھے چنانچہ آپ نے ایک مرتبہ کسی سے فرمایا: اگر تمہارے پاس بکری ہو اور اس کا دودھ بچ جائے تو اس بچے ہوئے دودھ کو بھی تقسیم کردو۔[18] آپ فرمایا کرتے تھے: اپنی تلواروں کو تیز کرکے رکھو، پوچھا گیا: ایسا کیوں کریں؟ تو ارشاد فرمایا: تمہارا رعب و دبدبہ تمہارے دشمنوں کے دِلوں سے نکل چکا ہے اور تمہارے دِلوں میں سستی و کمزوری آچکی ہے، لوگوں نے پھر پوچھا: یہ کس وجہ سے ہوا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اس وجہ سے کہ تم نے دنیا سے محبت کی اور موت کو ناپسند رکھا، خوش خبری ہے اس کے لئے جس نے اپنی زبان کو محفوظ رکھا اور گھر میں بیٹھا رہا اور اپنی غلطی پر رویا۔[19]

عیادت پر نیکی کی دعوت آپ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو حِمْص کے گورنر عیادت کے لئے نہ آئے آپ نے خط لکھوایا: اگر حضرت سیدنا موسیٰ و عیسیٰ علیہما السّلام کے کوئی خادم تمہارے پاس ہوتے تو تم ضرور ان کی عیادت کرتے، گورنر نے جونہی خط پڑھا تو گھبرا گئے اور عیادت کے لئے حاضر ہوگئے۔ جب جانے لگے تو آپ نے انہیں بٹھایا اور ایک حدیثِ مبارکہ سنائی۔[20]

وفات آپ نے سن 45 یا 54 ہجری میں وفات پائی[21] قبر مبارک رملہ سے 6 میل دور عَمْوَاس میں ہے یا دِمَشق کے قبرستان بابِ صغیر میں ہے۔[22] آپ سے روایات لینے والوں میں ابو ادریس خولانی اور مَعْدَان بن ابو طلحہ جیسے اکابر تابعین کا نام ملتا ہے۔[23] آپ سے روایت کردہ احادیثِ مبارکہ کی تعداد 127 ہے جن میں سے 10 احادیث صحیح مسلم کے صفحات کی زینت ہیں۔[24]

---

(1) معجم اوسط، 2/85، حدیث: 2607 (2) الاستیعاب، 1/290 (3) اسد الغابہ، 1/367 (4) مصنف عبد الرزاق، 1/365، حدیث: 1891 ملخصاً، التراتیب الاداریہ، 1/125 (5) حلیۃ الاولیاء، 1/236 (6) الانساب للسمعانی، 1/516 (7) مسلم، ص840، حدیث: 5110، 5112 (8) ایک دریائی جانور کی ہڈی ہے جو کوڑیوں کے مشابہ ہوتی ہے اسے سکھا کر ہار کے منکے بنائے جاتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/178) (9) ابو داؤد، 4/118، حدیث: 4213 (10) معجم کبیر، 8/206، حدیث: 7832 (11) ابن ماجہ، 2/400، حدیث: 1837 (12) المعجم الاوسط، 6/445، حدیث: 9343 (13) مسلم، ص 142، حدیث: 716 مختصراً (14) تفسیرِ ثعلبی، پ5، النسآء، تحت الآیۃ: 69، 1/341 (15) الاستیعاب، 1/291 (16) الانساب للسمعانی، 1/516 (17) سیر السلف الصالحین، ص140 (18) حلیۃ الاولیاء، 1/238 (19) الزہد لابی داؤد، ص317، رقم: 378 (20) مسند احمد، 8/331، حدیث: 22481 (21) تہذیب الاسماء، 1/148 (22) الانساب للسمعانی، 1/516 (23) الاستیعاب، 1/291 (24) تہذیب الاسماء، 1/148۔

مزارِ حضرت مولانا خواجہ سیّد نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

ذوالقعدۃ الحرام اسلامی سال کا گیارھواں (11) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 82 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان

1 حضرت ابوسِنان یاسِنان بن صَیفی رضی اللہ عنہ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنوسلمہ بن سعد سے تھے، آپ مدینہ شریف کے اُن 70 افراد سے تھے جنہوں نے ذوالحجہ 13 بعثت نبوی کو تیسری بیعتِ عقبہ (مکۂ مکرّمہ) میں اسلام قبول کیا، آپ نے غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق میں شرکت کی اور غزوۂ خندق (ذوالقعدہ 5ھ) میں شہادت پائی، آپ کے بیٹے مسعود تھے جن کی والدہ اُمِّ ولد تھیں مگر آپ کی وفات کے وقت آپ کی کوئی اولاد یا آپ کا کوئی جانشین نہیں بچا تھا۔[1]

2 حضرت انس بن اوس بن عتیک رضی اللہ عنہ انصار کے قبیلہ بنو اوس سے تعلق رکھتے ہیں، آپ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوسکے مگر غزوۂ احد میں شریک ہوئے، غزوۂ خندق (ذوالقعدہ 5ھ) میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) کے تیر سے شہید ہوئے، ایک قول کے مطابق آپ غزوۂ احد میں شہید ہوئے، حضرت مالک بن اوس، حضرت عمیر بن اوس اور حضرت حارث بن اوس رضی اللہ عنہم آپ کے بھائی ہیں۔[2]

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

3 صاحبزادۂ غوثُ الاعظم حضرت شیخ محمد جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت آستانہ غوثیہ میں ہوئی اور آپ نے وصال 25 ذوالقعدہ 600ھ کو فرمایا، تدفین مقبرہ حلبہ میں والد گرامی کے مزار کے قریب ہوئی، آپ نے اپنے والد اور دیگر عُلما سے علم حاصل کیا، آپ شیخُ الحدیث اور واعظِ دلپزیر تھے۔[3]

4 سیّدُ السادات حضرت مولانا خواجہ سیّد نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ دین، شیخِ طریقت، مُشْتَبِہات سے بچنے والے، کثیرُ المجاہدات اور صاحبِ کرامات تھے، خواجہ سیفُ الدّین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے، آپ کا وصال 11 ذوالقعدہ 1135ھ کو ہوا، تدفین دہلی میں مزارِ خواجہ نظامُ الدّین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے قریب نواب مکرم خان کے باغ میں ہوئی۔[4]

5 حضرت خواجہ سیّد عباس علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ٹھٹھی نور احمد شاہ (نزد پنڈی گھیپ ضلع اٹک) میں تقریباً 1242ھ کو ہوئی اور یہیں 12 ذوالقعدہ 1307ھ کو وصال فرمایا۔ آپ صاحبِ کرامات و مجاہدہ، مستجابُ الدّعوات اور خلیفۂ خواجہ شمسُ العارفین تھے۔[5]

6 زیبِ درگاۂ قادریہ حضرت میاں محمد حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1198ھ کو درگاہِ قادریہ (کٹبار شریف، تحصیل لہڑی، ضلع سبی، بلوچستان) میں ہوئی اور 27 ذوالقعدہ 1274ھ کو وصال فرمایا، تدفین والدِ گرامی کے پہلو میں ہوئی، آپ بانیِ درگاہ میاں محمد کامل قادری کے صاحبزادے و خلیفہ، ذہین عالمِ دین، عابد و زاہد اور صاحبِ کرامات تھے۔[6]

7 شاہ مظہر ولی حضرت مخدوم سیّد شاہ یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ مشہور اولیا سے ہیں، آپ کی پیدائش خاندانِ ساداتِ زیدیہ میں ہوئی اور 10 ذوالقعدہ 1264ھ میں وفات پائی، تدفین مدینۃُ الاولیاء صفی پور (ضلع اناؤ، یوپی، ہند) میں ہوئی، آپ سلسلہ قادریہ ابوالعلائیہ منعمیہ کے شیخِ طریقت ہیں۔[7]

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

مزار حضرت میاں محمد حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ

8 حضرت میاں محمد امیرُ اللہ کلانوری رحمۃ اللہ علیہ 1254ھ کو کلانور (ضلع گورداسپور، ہند) میں پیدا ہوئے اور 24 ذوالقعدہ 1353ھ کو وصال فرمایا، آپ اپنے علاقے کے معزز و اہلِ ثروت، ہمدردِ ملت، مرید و خلیفۂ امیرِ ملت اور باعمل بُزُرگ تھے۔(8)

9 صوفیِ باصفا حضرت پیر ابُوالمخدوم سیّد صابر اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ ساداتِ کاکاخیل کے فرزند، علمِ ظاہری و باطنی سے متصف، صدرُ الافاضل کے صحبت یافتہ و خلیفہ، حضرت سیّد شاہ علی حسین اشرفی کے مرید و خلیفہ، خطّاط و کاتب، مفکر و صاحبِ دیوان شاعر اور بانیِ ادارہ نعیمیہ رضویہ سوادِ اعظم لاہور تھے، آپ مرادآباد میں پیدا ہوئے اور 19 ذوالقعدہ 1394ھ کو لاہور میں وصال فرمایا، مزار گلبرگ قبرستان (سیون اپ فیکٹری) لاہور میں ہے۔(9)

10 اشرفُ الاولیاء حضرت مولانا سیّد ابوالفتح محمد مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1346ھ میں کچھوچھہ شریف میں ہوئی اور 21 ذوالقعدہ 1418ھ کو وصال فرمایا، تدفین آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف میں ہوئی۔ آپ شبیہ غوثُ الاعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے پوتے و خلیفہ، جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف سے فارغُ التحصیل، مناظرِ اہلِ سنّت، 20 مدارس کے بانی و سرپرست اور شیخِ طریقت تھے، بنگال میں آپ نے خوب رُشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ عظیمُ الشّان ادارہ مخدوم اشرف مشن پنڈوہ بنگال آپ کی یادگار ہے۔(10)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

11 شیخُ الاسلام، مسندُ الآفاق، حضرت شیخ امام ابُوالوقت عبدُ الاوّل بن عیسیٰ سجزی ہَرَوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 458ھ کو ہَرات میں ہوئی، آپ امامِ وقت، محدثِ کبیر، صوفیِ کامل، حسنِ اَخلاق کے پیکر، متقی و متواضع، راتوں کو عبادت و گریہ وزاری کرنے والے اور علم و عمل کے جامع تھے، آپ کے شاگردوں کی تعداد کثیر ہے۔ آپ کا وصال 6 ذوالقعدہ 553ھ کو بغداد میں ہوا، نمازِ جنازہ غوثُ الاعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔(11)

12 حضرت شیخ شمسُ الدّین ابوعبدُ اللہ محمد بن سلیمان رودانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ مراکش کے علاقے تارُودَنْت (صوبہ سوس ماسہ) میں 1037ھ کو پیدا ہوئے، آپ نے کئی ممالک میں علمِ دین حاصل کرنے کے بعد مکہ شریف میں رہائش اختیار کی، آپ کا شمار مکہ شریف کی مؤثر و مقبول شخصیات میں ہوتا تھا، آپ حدیث، فقہ، حساب، فلکیات اور عربی ادب میں ماہر تھے۔ آپ نے دینی خدمات میں امامت، فتویٰ نویسی اور تدریس کو منتخب فرمایا، تحریر و تصنیف میں بھی مصروف رہے، آپ کی سات تصانیف میں سے جَمْعُ الْفَوَائِد مِن جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَ مَجْمَعِ الزَّوَائِد آپ کی پہچان ہے، اس عظیم محدث کا وصال 10 ذوالقعدہ 1094ھ کو دمشق میں ہوا اور جبل قاسیون میں تدفین کی گئی۔(12)

13 علامۂ دوراں حضرت مولانا میاں عبدُ الحق رحمۃ اللہ علیہ موضع غور غشتی (تحصیل حضرو، ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں 1305ھ کو پیدا ہوئے اور 3 ذوالقعدہ 1414ھ کو وصال فرمایا۔ آپ استاذُ العلماء، درسِ نظامی کی تدریس کے محنتی استاذ، شریعت پر عمل کرنے کرانے کے جذبے سے سرشار، بانی خانقاہ چشتیہ میرا شریف کے مرید و خلیفہ اور مرجع عام و خاص تھے۔ آپ کے فتاویٰ کو علاقہ چھچھ میں تسلیم کیا جاتا تھا۔(13)

---

(1) سیرت ابن ہشام، ص183، طبقات ابن سعد، 3/430، سیرۃ سید الانبیاء، ص136 (2) اسد الغابہ، 1/186 (3) اتحاف الاکابر، ص373 (4) فیوضات حسنیہ، ص387 (5) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 7/132 (6) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/389 (7) تذکرۃ الانساب، ص152 (8) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص84 (9) غلام معین الدین نعیمی، حیات و خدمات، ص30تا34، 119 (10) اشرف الاولیاء حیات و خدمات، ص104 تا225 (11) سیر اعلام النبلاء، 15/96تا100، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 18/127 (12) صلۃ الخلف بموصول السلف، ص7تا12، خلاصۃ الاثر، 4/204، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے عرب مشائخ، ص37، فہرس الفہارس، 1/425 (13) تذکرہ علماء اہلِ سنّت ضلع اٹک، ص194۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت مفتی محمد عبدُ اللطیف جلالی صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

موت کی تیاری میں غفلت

حضرت سیِّدُنا خلیل عَصیری رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: ہم میں سے ہر ایک کو موت کا یقین ہے پھر بھی ہم اس کے لئے تیار نظر نہیں آتے، ہم سب کو جنّت کا پکّا یقین ہے مگر پھر بھی اپنے آپ کو اس کے لئے عمل کرتا ہوا نہیں پاتے اور دوزخ کا یقینی طور پر معلوم ہے لیکن اپنے آپ کو اس کے عذاب سے ڈرتا ہوا نہیں دیکھتے۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص 231 ملخصاً)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ حافظ عبدُ السّبحان جلال پوری، پروفیسر احمد رضا سلطانی، حضرت مولانا حافظ محسن رضا سلطانی صاحب اور حضرت محمد انیس حیدر سلطانی کے والدِ گرامی اور حافظ محمد حنیف، حافظ محمد اعظم اور حکیم عبدُ الوحید نقشبندی قادری کے برادرِ محترم شیخُ الحدیث والتفسیر، استاذُ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللطیف جلالی صاحب فالج میں مبتلا رہتے ہوئے معراج النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک موقع پر یعنی 27رجب شریف 1443 سِنِ ہجری مطابق پہلی مارچ 2022ء کو 75 سال کی عمر میں منڈی بہاؤ الدّین، پنجاب میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! شیخُ الحدیث والتفسیر، استاذُ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللطیف جلالی صاحب کو غریقِ رحمت فرما، یاربِّ کریم! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، پروردگار! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع ہوجائے، مولائے کریم! نورِ مصطفےٰ کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

یااللہ پاک! مرحوم کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرماکر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا، یااللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، ربِّ کریم! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر و ثواب عطا فرما، اے اللہ پاک! یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب شیخُ الحدیث والتفسیر استاذُ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللطیف جلالی صاحب سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمام سوگوار صبر و ہمت سے کام لیں، اللہ ربُّ العزت کی رحمت پر نظر رکھیں، اللہ پاک کی رضا پر راضی رہیں، ہر ایک نے دنیا سے جانا ہے، جی ہاں! اپنی بھی عنقریب باری آنی ہے، موت آنی ہی آنی

ہے، جان جانی ہی جانی ہے، کوئی بھی یہاں ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا، جانے والے کے لئے بے شک خوب دعائے مغفرت کی جائے، ایصالِ ثواب کیا جائے، ہوسکے تو صدقۂ جاریہ کے کام کئے جائیں۔

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو!
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

بہر حال ہمیں دنیا سے جانے والے سے اپنی موت کی یاد کا سامان کرنا چاہئے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ یعنی سعادت مند ہے وہ جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے۔ (ابن ماجہ، 1/34، حدیث:46)

اللہ پاک ہمیں اپنی آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے، بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

تعزیت کے متفرق پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مارچ 2022ء میں 1 حضرت مولانا سیّد نذر حسین شاہ صاحب (اٹک)[1] 2 حضرت مولانا شبیرُ الدّین علی احمد قادری صاحب (گوپال گنج، ہند)[2] 3 حضرت پیر سیّد تجمل حسین شاہ صاحب (حویلی لکھا، پنجاب)[3] 4 استاذُ العلماء حضرت مفتی کرامتُ اللہ صاحب (سینیئر مدرس دارُالعلوم انوارِ مجددیہ نعیمیہ کراچی)[4] سمیت 386 عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

حاجی محمد رفیق پردیسی صاحب کیلئے دعائے صحت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

فرائض کی ادائیگی کو لازم کرلو!

حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: تم فرائض کی ادائیگی اپنے اوپر لازم کرلو اور اللہ پاک نے تم پر اپنے جو حقوق مقرر فرمائے ہیں انہیں ادا کرو اور اس پر اس سے مدد حاصل کرو کیونکہ وہ پروردگار جب کسی بندے میں سچی نیت اور ثواب کی طلب دیکھتا ہے تو اس کی تکالیف دور فرما دیتا ہے اور وہ مالک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(اللہ والوں کی باتیں، 1/571، حلیۃ الاولیاء، 1/401)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن یاربَّ المصطفےٰ جلَّ جلالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حاجی محمد رفیق پردیسی صاحب کو دل کی بیماری سے شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یا اللہ پاک! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں اور دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، مولائے کریم! یہ بیماری، یہ دُکھ، یہ پریشانی ان کے لئے گناہوں کا کفارہ، ترقیِ درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بننے کا سبب بنے، یا اللہ پاک! کربلا والوں کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے، یا اللہ پاک! ان پر رحمت کی خاص نظر فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صبر و ہمت سے کام لیجئے گا، تسلی رکھئے گا، اللہ ربُّ العزت نے چاہا تو سب بہتر ہو جائے گا، مایوس نہ ہوں، کربلا والوں کی جو آزمائش تھی اس پر نظر ڈالیں گے تو آپ کو اپنی آزمائش اِن شآءَ اللہُ الکریم پھول معلوم ہوگی کہ اصل آزمائشیں، پریشانیاں اور تکلیفیں تو ان مقدس ہستیوں کی تھیں، بہر حال ربِّ ذوالجلال کی رحمت پر نظر رکھئے کہ ان بیماریوں، پریشانیوں، آزمائشوں اور مصیبتوں پر ثواب ملتا اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بڑا ثواب بڑی مصیبت کے ساتھ ہے۔ (ترمذی، 4/178، حدیث:2404)

خدائے رحمٰن ہمیں جسمانی بیماریوں کے ذریعے امتحان میں نہ ڈالے، ہم امتحان کے قابل نہیں۔ ہم کمزور بندے ہیں، مولائے کریم ہمیں بغیر امتحان کے پاس کردے۔

مریضوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اس بات کی تسلی رکھیں کہ یہ جسمانی بیماری گناہ مٹاتی ہے، درجے بڑھاتی ہے اور اللہ پاک کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ خطرناک بیماریاں تو گناہوں کی بیماریاں ہیں۔

یہ تیرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹاجاتا ہے
اصل بربادکُن امراض گناہوں کے ہیں
ارے کیوں اس کو فراموش کیا جاتا ہے

لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! (گھبرایئے نہیں یہ بیماری اِن شآءَ اللہُ الکریم گناہوں سے پاک کردے گی۔)

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخ طریقت، امیر اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے مارچ2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً1983 پیغامات جاری فرمائے جن میں386 تعزیت کے،1402 عیادت کے جبکہ 195 دیگر پیغامات تھے۔

(1) تاریخ وفات: 5 شعبان شریف 1443ھ مطابق 9مارچ 2022ء (2) تاریخ وفات: 6 شعبان شریف 1443ھ مطابق 10مارچ 2022ء (3) تاریخ وفات: 14 شعبان شریف 1443ھ مطابق 18مارچ 2022ء (4) تاریخ وفات: 20 شعبان شریف 1443ھ مطابق 24مارچ 2022ء۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم
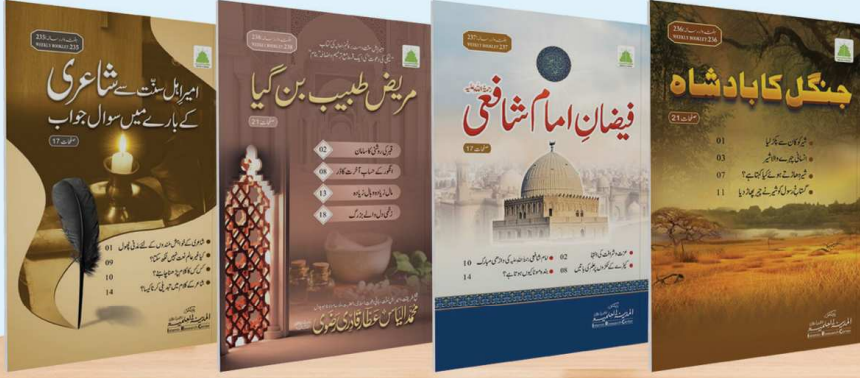
شیخ طریقت، امیر اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے رجبُ المرجب اور شعبانُ المعظم 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”جنگل کا بادشاہ“ پڑھ یا سُن لے اُس کو صرف اپنا خوف عطا فرما اور اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا۔ اٰمین 2 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”فیضانِ امام شافعی“ پڑھ یا سُن لے اُسے علمِ دین کی لازوال دولت سے مالا مال فرما کر بے حساب بخش دے۔ اٰمین 3 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”مریض طبیب بن گیا“ پڑھ یا سُن لے اُسے گناہوں کی بیماری سے شِفا دے، جہنّم سے بچا اور جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ نصیب فرما۔ اٰمین 4 جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے شاعری کے بارے میں سوال جواب“ پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے شاعری کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یا سُن لے اسے فضولیات سے بچا کر اپنے اور اپنے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذکر میں مشغول رہنے والی زبان عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
جنگل کا بادشاہ	18لاکھ 69ہزار 44	9لاکھ 57ہزار 979	28لاکھ 27ہزار 23
فیضانِ امام شافعی	18لاکھ 68ہزار 747	9لاکھ 57ہزار 979	28لاکھ 70ہزار 300
مریض طبیب بن گیا	17لاکھ 93ہزار 347	9لاکھ 55ہزار 977	27لاکھ 49ہزار 324
امیرِ اہلِ سنّت سے شاعری کے بارے میں سوال جواب	17لاکھ 46ہزار 846	9لاکھ 89ہزار 669	27لاکھ 36ہزار 515

جامعۃ المدینہ اور تربیت برائے مقالہ نگاری

(پانچویں اور آخری قسط)

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

4 نومبر 2021ء بروز جمعرات ننکانہ سے لاہور مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن پہنچا، تازہ وضو کیا اور جامعۃُ المدینہ کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دارُالحدیث شریف میں پہنچا جہاں ملحقہ آفس میں استاذُ الحدیث مولانا حامد رضا عطّاری مدنی صاحب سے ملاقات ہوئی، استاذِ محترم نے مقالہ نگاری کی تربیت کے حوالے سے ہونے والے اِن سیشنز پر حوصلہ افزائی فرمائی اور مجلس کے اقدام کو سراہا۔

تقریباً 10 بجے سیشن کا آغاز ہوگیا، طلبہ کے سامنے بڑی ایل ای ڈی پر پریزینٹیشن دکھانے کا اہتمام کافی مفید ثابت ہوا۔

سیشن کے بعد مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ کے ذمہ دار مولانا محمد افضل عطّاری مدنی کے ہمراہ لاہور میں کچھ علمائے کرام سے ملاقات کا جدول تھا۔ جامعۃُ المدینہ کے سیشن اور کچھ دیگر مصروفیات سے فارغ ہونے کے بعد نمازِ عصر سے کچھ قبل حضور سیدی داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی عَقبی جانب محلہ بلال گنج میں حضرت علامہ مولانا محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ عظیم دینی ادارے جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں حاضر ہوا۔

قراٰن و سنّت کا پیغام عام کرنے اور اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے حوالے سے جو کوئی بھی دعوتِ اسلامی کے تنظیمی نیٹ ورک سے واقف ہوتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے، ہر شہر، ہر علاقہ میں یہاں تک کہ گاؤں دیہات میں بھی باقاعدہ ذمہ داران مقرر ہیں جو دینی کاموں کے سلسلے میں اپنے بڑے ذمہ داران سے رابطے میں اور اپ ڈیٹ رہتے ہیں۔

جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں مولانا افضل صاحب، مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے لاہور ریجن کے ذمہ دار مولانا محمد طیّب عطّاری مدنی کے ساتھ میرے منتظر تھے۔ جامعہ ھٰذا میں علامہ مولانا محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور جامعہ ھٰذا کے مہتمم و ناظم مولانا محمد نعمان صاحب سے ملاقات ہوئی، کچھ علمی پہلوؤں پر گفتگو ہوئی، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور تحریری مقابلہ کا تعارف پیش کیا اور جامعہ رسولیہ شیرازیہ کے طلبہ و عُلَما کو اس مقابلہ میں شریک کرنے کی دعوت دی۔

نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد جامعہ رسولیہ شیرازیہ اور جامعہ ہجویریہ کے شیخُ الحدیث، حضرت علامہ مولانا مفتی گل احمد عتیقی صاحب دَامَ ظِلُّہٗ کی بارگاہ میں ان کے دولت خانہ پر حاضری ہوئی۔

مفتی گل احمد عتیقی صاحب نے بھی کمال شفقت فرمائی، چائے بسکٹ کا بھی اچھا اہتمام فرما رکھا تھا۔ مفتی صاحب نہایت سادہ طبیعت کے مالک ہیں جیسے ہی ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا تذکرہ ہوا تو فرمانے لگے کہ آپ کے عربی شمارے پر میں نے کچھ تأثرات لکھ رکھے ہیں، جلد اِرسال کروں گا، پھر ہماری عرض پر اردو شمارے پر بھی تأثرات دینے کی حامی بھری، دورانِ گفتگو کچھ اپنے بچپن، دورِ طالبِ علمی اور زمانۂ تدریس کے واقعات بھی سنائے۔

مفتی صاحب نے بتایا کہ انہوں نے ماشآءَ اللہ 38 یا 40 سالہ تدریسی دور میں ہر درسی کتاب کی تدریس فرمائی ہے۔ بعض کتابیں تو کئی کئی بار پڑھا چکے ہیں۔

قبلہ مفتی صاحب ضعیفُ العمر بھی ہیں اور یقیناً ان کی مصروفیات بھی خاصی ہیں جیسا کہ آپ دو جامعات میں بخاری شریف پڑھاتے ہیں اس لئے مختصر وقت میں قبلہ مفتی گل احمد عتیقی صاحب سے برکتیں اور دعائیں لیں اور روانہ ہوئے۔

مولانا طیب عطّاری مدنی نے لاہور ہی میں مولانا پروفیسر محمد عطاء الرحمٰن

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

صاحب سے ملاقات کا وقت طے کر رکھا تھا چنانچہ یہاں سے سیدھے ان کی رہائش گاہ پر پہنچے اور ان کے محلے کی مسجد میں نمازِ عشاء ادا کی۔ ان کے گھر پر ان کے بڑے بھائی جان اور جواں سال بھانجے مولانا احمد رضا عطّاری مدنی جو کہ دارُالافتاء اہلِ سنّت لاہور میں مصروفِ خدمتِ افتاء ہیں، سے ملاقات ہوئی، کچھ ہی دیر میں پروفیسر صاحب بھی تشریف لے آئے۔

موصوف سے کچھ بزرگانِ دین و اَسلاف کے حوالے سے علمی گفتگو ہوئی پھر ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا تعارف پیش کیا، انہوں نے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی 6 زبانوں میں اشاعت کو سراہتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا اور شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت کے پیر و مرشد قطبِ مدینہ سیدی ضیاء الدین مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ مبارک بھی کیا پھر حضرت نے ان کے بارے میں کچھ کتب المدینۃُ العلمیہ لائبریری کے لئے تحفہ میں دیں۔ گھنٹے بھر کی ملاقات اور چائے کی پُر تکلف دعوت کے بعد ہماری گوجرانوالہ روانگی ہوئی۔

فقیر کی دورِ طالبِ علمی کی کچھ یادیں گوجرانوالہ سے بھی وابستہ ہیں، گوجرانوالہ کے قریبی علاقہ موڑ ایمن آباد کے جامعۃ المدینہ میں بھی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا ہے جہاں دیگر اساتذہ کرام کے ساتھ ساتھ بالخصوص مرحوم مولانا اشفاق احمد عطّاری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ سے پڑھنے کا موقع ملا، موصوف کا ایک روڈ حادثے میں انتقال ہوگیا تھا اللہ کریم انہیں غریقِ رحمت فرمائے۔ اٰمین

رات تقریباً 12 بجے کے بعد گوجرانوالہ پہنچے جہاں مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے ذمہ دار مولانا محمد مبشر عطّاری مدنی ہمارے منتظر تھے، انہوں نے ہمیں ریسیو کیا، سامان فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ میں رکھا اور فوراً کھانے کے لئے لے گئے، کھانے اور اسپیشل چائے کے بعد تقریباً رات 2 بجے فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ میں بستر پر لیٹے، نیند کب آئی اور فجر کا وقت کب آگیا، کچھ معلوم نہ ہوا! بس آنکھ کھولنے اور بند کرنے کا ہی وقت گزرا۔

5 نومبر 2021ء صبح نمازِ فجر، ناشتہ اور واجبی تیاری کے بعد جامعۃُ المدینہ کے آفس میں حاضری ہوئی جہاں مولانا محمد شہباز عطّاری مدنی اور دیگر اساتذۂ کرام سے ملاقات کا شرف ملا، مولانا شہباز صاحب ماشآءَ اللہ بہت علمی، ذہین، محنتی اور قابل قدر بلکہ اہلِ علم کی قدر کرنے والے بھی ہیں۔

کم و بیش 9 بجے مقالہ نگاری کے سیشن کا آغاز ہوا، مولانا شہباز صاحب نے طلبۂ کرام کو ترغیب دلانے، متوجہ رہنے اور محنت کرنے کے حوالے سے گفتگو میں کافی ساتھ دیا۔

سیشن سے فراغت کے بعد مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے ذمہ دار مولانا مبشر عطّاری مدنی کے ساتھ گوجرانوالہ کے دینی ادارے ادارۃ المصطفیٰ میں جانا ہوا جہاں شیخُ الحدیث مفتی فہیم مصطفائی صاحب سے ملاقات کا شرف ملا، مفتی صاحب کو ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور اس میں جاری تحریری مقابلے کا تعارف پیش کیا اور ادارۃ المصطفیٰ کے طلبہ کو اس میں شریک ہونے کی ترغیب دلانے کی گزارش کی۔

اَلحمدُ لِلّٰہ ہماری مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے ذمہ داران کے تقریباً ہر شہر و علاقے میں ہی علمائے اہلِ سنّت کے ساتھ اچھے اور دوستانہ تعلقات ہیں، باہمی محبت و چاہت ہے جس کے نتیجے میں اَلحمدُ لِلّٰہ جہاں جہاں بھی جانا ہوا، خوشی، ملنساری، خاطر تواضع اور خوشگوار ماحول میں گفتگو ہوئی۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! یہ سب ہمارے پیر و مرشد شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی تربیت و نصائح کا فیضان ہے کہ آپ ہمیشہ علمائے اہلِ سنّت اور سنی اداروں اور مدارس و جامعات کی عزت و توقیر کرنے، ان کے ساتھ تعاون رکھنے اور محبت کرنے کا درس دیتے ہیں۔

ادارۃُ المصطفیٰ سے رخصت ہونے کے بعد ہمارا گجرات کا سفر تھا لیکن کچھ وجوہات کی بنا پر کینسل ہوگیا۔ اگلے دن 6 نومبر 2021ء بروز ہفتہ اسلام آباد جامعۃُ المدینہ میں مقالہ نگاری کا تربیتی سیشن تھا۔ اس لئے نگرانِ محترم مولانا افضل عطّاری مدنی کی رائے پر طے پایا کہ گوجرانوالہ سے منڈی بہاؤالدین کے قریبی شہر پھالیہ اور وہاں سے قادرآباد جایا جائے اور وہیں رات گزارنے کے بعد صبح اسلام آباد کے لئے روانہ ہوں گے۔

قادرآباد میں المدینۃُ العلمیہ کراچی کی لائبریری کے روحِ رواں مولانا تصور حسین عطّاری مدنی کے برادرِ اکبر مولانا ظہیر عباس عطّاری مدنی جو کہ مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے اسلام آباد ریجن کے ذمہ دار بھی ہیں، ہمارے منتظر تھے، موصوف کافی منکسرُ المزاج اور محبت والے ہیں اور مہمان نوازی کے اعتبار سے موصوف نے ہمارے سابقہ سارے سفر کے ریکارڈ توڑ ڈالے۔ اللہ کریم انہیں وہ سب برکتیں اور

انعامات عطا فرمائے جو احادیث مبارکہ میں مہمان نوازی پر وارِد ہیں۔

خیر رات قادر آباد میں قیام ہوا اور صبح 5:15 بجے قادر آباد سے اسلام آباد کا سفر شروع ہوا۔ اسلام آباد میں مولانا محمد افضل عطّاری مدنی کے رابطے میں محمد مبین عطّاری بھائی تھے، ایک فون کیا اور وہ ہمیں ریسیو کرنے بس اسٹاپ پہنچ گئے۔ مبین بھائی دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ سے اولین دور تقریباً 1999 یا 2000ء میں وابستہ ہوئے تھے، میرے لئے یہ ایک دلچسپی کا پہلو تھا کیونکہ میں جامعۃُ المدینہ کی سلور جوبلی کے موقع پر ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا خصوصی شمارہ جامعۃُ المدینہ نمبر پریس روانہ کرکے سفر پر نکلا تھا۔

جامعۃُ المدینہ نمبر ایک تاریخی دستاویز ہے جس میں جامعۃُ المدینہ کے قیام سے اب تک کے بہت سارے تاریخی احوال کا ذکر ہے، جامعۃُ المدینہ کے نظامِ تعلیم اور ایک جامعہ سے 1125 جامعاتُ المدینہ بننے تک کے سفر کے کئی احوال جمع ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اس کا نام "**فیضانِ علم و عمل**" رکھا ہے۔

فیضانِ مدینہ اسلام آباد میں 6 نومبر 2021 بروز ہفتہ تقریباً 12 بجے مقالہ نگاری کا سیشن ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پنجاب کے بڑے جامعاتُ المدینہ میں سے آخری سیشن جامعۃُ المدینہ اسلام آباد ہی میں تھا جو کہ بخیر مکمل ہوا۔ مقالہ نگاری کی تربیت پر مشتمل پنجاب کے جامعاتُ المدینہ کا یہ جدول کئی علمائے کرام سے ملاقات اور دینی اداروں کے وزٹ کے ساتھ اسلام آباد میں مکمل ہوا۔ بعدِ نمازِ عصر اسلام آباد سے واپسی کا سفر شروع ہوا۔

مولانا افضل عطّاری مدنی ملتان کو روانہ ہوئے، مولانا ظہیر عباس عطّاری مدنی کچھ تنظیمی کاموں کے لئے اسلام آباد ہی میں ٹھہرے اور فقیر نے فیصل آباد کی بس پکڑی اور رات تقریباً 10 بجے گھر پہنچا۔

7 اور 8 نومبر گھر پر گزارنے کے بعد 9 نومبر کو ننکانہ اور منڈی واربرٹن کے جامعاتُ المدینہ میں حاضری ہوئی، طلبۂ کرام کو ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور دیگر کتب کا مطالعہ کرنے، تحریری مقابلہ میں حصہ لینے اور اپنی تعلیم پر بھرپور توجہ دینے کے حوالے سے کچھ گزارشات کیں۔

منڈی واربرٹن میں اپنے استاذِ محترم قاری محمد آصف محمود عطّاری کی بارگاہ میں بھی حاضری دی، پھر ان کے ساتھ ہی جامعۃُ المدینہ امینیہ رضویہ واربرٹن کا جدول ہوا۔ نمازِ عصر منڈی واربرٹن کے بائی پاس پر تعمیر ہونے والی ضلع ننکانہ کی خوبصورت ترین مسجد "فیضانِ غوث الاعظم" میں ادا کی۔

بعد نمازِ عصر چوک اعظم لیّہ سے تعلق رکھنے والے کچھ احباب سے ملاقات ہوئی جو کہ دعوتِ اسلامی کی اس مسجد کی خوبصورتی اور حسنِ تعمیر سے مرعوب ہو کر آئے تھے۔ دو بھائی گل محمد اور علی محمد تھے۔ انہوں نے مسجد کی تعمیر کے روحِ رواں اور رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطّاری کے برادر اکبر حاجی نصر اقبال عطّاری سے ملاقات کی اور کہا کہ ہم اپنے علاقے میں مین روڈ پر دعوتِ اسلامی کو پلاٹ دیں گے، بس ہمیں بھی ایسی ہی مسجد بنا کر دیں۔ اللہ کریم ان کی نیت کو قبول فرمائے۔

دورانِ گفتگو اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃُ العلمیہ میں قرآنیات، حدیث، فقہ اور دیگر بیسیوں پہلوؤں سے ہونے والے تحریری و تحقیقی کام کا تذکرہ بھی ہوا، جس پر گل محمد صاحب کی خوشی دیدنی تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

پنجاب کے جامعاتُ المدینہ کے سفر کے بعد کراچی واپسی تھی اور ابھی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی، جامعۃُ المدینہ فیضانِ غوث الاعظم ولیکا سائٹ کراچی اور جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ حیدر آباد کا جدول باقی تھا۔

کراچی پہنچنے کے بعد سابقہ معمول کی مصروفیات عود کر آئیں جس کے باعث کچھ دن تک جدول کا بقیہ حصہ نمٹانے کا موقع نہ ملا، بالآخر کوشش کرکے 18 نومبر 2021ء بروز جمعرات فیضانِ مدینہ کراچی، 20 نومبر جامعۃُ المدینہ فیضان غوث الاعظم کا جدول بنایا۔

کراچی کے جامعاتُ المدینہ میں استاذُ الحدیث، مُتَخَصِّص فی التفسیر حضرت مولانا احمد رضا شامی عطّاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی سرپرستی بھی رہی، فیضانِ مدینہ اور فیضانِ غوث الاعظم دونوں جامعات میں استاذِ محترم ساتھ تشریف فرما ہوئے اور میری جانب سے مقالہ نگاری کے ضروری نکات اور لازمی گفتگو کے بعد استاذِ محترم نے بھی طلبہ کو ملفوظات سے نوازا۔

حیدر آباد فیضانِ مدینہ کا جدول پیر 22 نومبر کو طے پایا، اس لئے 21 نومبر اتوار کی رات ہی کو فیضانِ مدینہ حیدر آباد پہنچ گیا تاکہ صبح پہلے وقت فریش طبیعت کے ساتھ مقالہ نگاری کا سیشن ہو سکے۔

پنجاب کی طرح کراچی اور حیدر آباد کے اساتذۂ کرام، ناظمینِ عظام اور طلبہ نے دلچسپی کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی

کا انداز اپنایا۔

یوں 29 اکتوبر کو شروع ہونے والا **"جامعۃُ المدینہ اور تربیت برائے مقالہ نگاری"** کا سفر 22 نومبر پیر شریف اختتام کو پہنچا۔

اس سارے سفر کے دوران اور سفر کے بعد طلبہ سے رابطے میں رہنے سے چند اہم باتیں طلبۂ کرام سے شیئر کرنا ضروری سمجھتا ہوں:

محترم طلبۂ کرام!

یقیناً آپ کی تعلیمی زندگی بہت مصروف ہے لیکن یاد رکھئے کہ کامیاب وہی ڈرائیور ہوتا ہے جو رَش، اسپیڈ اور دیگر ہر طرح کی آزمائش میں خود کو حاضر دماغ رکھتا ہے۔

دورانِ تعلیم عربی عبارت کی درستی، صرف و نحو کی پختگی اور ان کے اِجراء کا پریکٹیکل، اصولِ تفسیر، فقہ، حدیث وغیرہ میں مہارت کی کوشش یہ سب کچھ ہی ضروری ہے لیکن ان سب کے ساتھ ساتھ تحریر و تصنیف کا شَغف و شوق بھی بہت ضروری ہے۔

درسِ نظامی کے اختتام پر تحقیقی مقالہ لکھنا ہوتا ہے، یہ مقالہ کوئی کھیل نہیں کہ آخری دو ماہ یا ایک ماہ میں خود بخود ہی ہو جائے گا، اس کے لئے آپ کو کم از کم درجۂ رابعہ یا خامسہ ہی سے تحریری تربیت کا آغاز کر دینا چاہئے۔

ایک کتاب، رسالہ، مقالہ اور مضمون کیسے لکھا جاتا ہے یہ باقاعدہ سیکھنا چاہئے۔

تحریر و تصنیف کی تربیت کا ایک اہم ذریعہ اَلحمدُ لِلّٰہ آپ کا اپنا **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** بھی ہے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں آپ طلبۂ کرام کی تربیت کے لئے تحریری مقابلہ جاری ہے جس میں ہر ماہ تین عنوانات پر مضامین لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے، منتخب تین طلبہ کے مضامین ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں شامل ہو کر دنیا بھر میں 6 زبانوں میں شائع ہوتے ہیں جبکہ بقیہ موصول شدہ تمام کے تمام مضامین دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ کے ذریعے ساری دنیا میں پہنچتے ہیں۔

یاد رکھئے! یہ بھی دین کی ایک خدمت ہے۔

تحریری مقابلہ کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیجئے: +923012619734

Time Management

(قسط:02)

قیمتی وقت کے عظیم قدردان

مولانا محمد آصف اقبال عطاری مَدَنی*

انسان کی سانسیں اور اس کی زندگی کے لمحات انمول ہیروں کی طرح ہیں مگر اس بیش بہا خزانے کے صحیح استعمال سے اکثر لوگ غفلت کا شکار ہیں۔ حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس حوالے سے کتنی پیاری بات ارشاد فرمائی ہے کہ "نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ یعنی دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں ہیں، صحت اور فراغت۔"[1]

وقت ضائع کرنے پر نہ صرف دنیا میں شرمندگی ہوتی ہے بلکہ آخرت میں بھی حتّٰی کہ جنت میں داخل ہونے کے باوجود بھی حسرت ہوگی۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا یعنی جنت میں اہلِ جنت کو کسی شے پر

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، سینئر مترجم، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ کراچی

حسرت نہ ہوگی سوائے اُس گھڑی کے جس میں وہ ذکرِ الٰہی نہ کر سکے۔[2]

وقت ضائع ہونے پر ندامت کے متعلق صحابیِ رسول حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ کا یہ قول بھی ملاحظہ فرمائیں: مَانَدِمْتُ عَلٰی شَیْءٍنَدْمِیْ عَلٰی یَوْمٍ غَرَبَتْ شَمْسُهُ نَقَصَ فِیْهِ اَجَلِیْ وَلَمْ یَزِدْ فِیْهِ عَمَلِیْ یعنی مجھے اس سے زیادہ ندامت وافسوس کسی اور چیز پر نہیں ہوتا کہ جس دن کا سورج اس حال میں غروب ہو جائے کہ میری عمر تو گھٹ جائے مگر میرے عمل میں اضافہ نہ ہو سکے۔[3]

وقت کے معاملے میں یہ حضرات ایسے حسّاس تھے کہ وقت ضائع کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ یہی حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اِنِّیْ لَاَمْقُتُ الرَّجُلَ اَنْ اَرَاهُ فَارِغًا لَیْسَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ عَمَلِ الدُّنْیَا وَلَاعَمَلِ الْاٰخِرَةِ یعنی بے شک مجھے اس فارغ وبیکار شخص سے نفرت ہے جسے میں دیکھوں کہ نہ تو وہ کسی دنیوی کام میں مشغول ہے اور نہ دینی میں۔[4]

جن شخصیات نے دین یا دنیا کے متعلق نمایاں خدمات سر انجام دیں ان کی اچھی عادتوں میں سب سے اہم عادت وقت کی قدر دانی ہے۔ یہی وصف تمام ترقیوں کی بنیاد ہے۔ دنیاوی زندگی میں ملنے والا وقت بے بدل نعمت ہے۔ آخرت میں دراصل اسی وقت کی کمائی کھائی جاتی ہے۔ چار دن کی اس عارضی زندگی پر آخرت کی ہمیشہ والی زندگی کا حال موقوف ہے۔ اس زندگی کے عمل سے وہ زندگی بنے گی۔ خوش نصیبی کی نمایاں علامت یہ ہے کہ وقت کو صحیح طرح ترتیب دے کر اسے ہمت وخلوص سے نبھایا جائے۔ اللہ ربُّ العزت کے فضل و کرم سے اور وقت کی قدر کی بدولت نعمان بن ثابت "امامِ اعظم" شیخ عبد القادر جیلانی "غوثِ اعظم"، علی ہجویری "داتا گنج بخش" اور معینُ الدّین "خواجہ غریب نواز" بن گئے۔

آج دنیا میں جن لوگوں کی کتابوں اور تجربات سے فائدہ اٹھا کر دین و دنیا کے فوائد حاصل کئے جا رہے ہیں یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے وقت کی قدر و قیمت کو جانا اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو قیمتی بنایا، اس لئے آج ہم ان کے علوم و تجربات کے محتاج ہیں اور انہیں خراجِ عقیدت پیش کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔[5]

یہاں وقت کے بعض عظیم قدر دانوں کے چند اقوال اور واقعات ذکر کئے جاتے ہیں تاکہ انہیں پڑھ / سن کر ہمیں بھی وقت کی قدر کرنے کا جذبہ مل جائے۔

1 امام فخر الدین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بخدا! کھانا کھاتے وَقت عِلمی کام (تحریر یا مُطالَعہ) ترک ہو جانے کا مجھے بَہُت افسوس ہوتا ہے کیونکہ وقت نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔[6]

2 امام ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں: حضرت شمس الدّین اَصبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ رات کو اس خوف سے کھانا کم کھاتے تھے کہ زیادہ کھانے سے پانی پینے اور پھر بار بار استنجا کی ضرورت پڑے گی اور وقت زیادہ لگے گا۔[7]

3 حضرت خطیبِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ راہ چلتے ہوئے بھی مطالَعہ جاری رکھتے (تاکہ وقت مزید کار آمد بنایا جا سکے)۔[8]

4 حضرت ابنِ عقیل رحمۃُ اللہِ علیہ جن کی صرف ایک کتاب الفنون 800 جلدوں پر مشتمل ہے، فرماتے ہیں: وقت گزارنے، نفس کو مصروف کرنے اور قربِ الٰہی پانے کا بہترین طریقہ، علم حاصل کرنا ہے کیونکہ علم جہالت کے اندھیرے سے شریعت کی روشنی میں لے جاتا ہے۔ پس میں نے خود کو اس میں مشغول کیا اور اپنا وقت اس میں صَرف کر دیا۔[9]

---

(1) بخاری، 4 / 222، حدیث: 6412 (2) کنز العمال، جز1، 1 / 216، حدیث: 1802 (3) قیمۃ الزمن عند العلماء، ص27 (4) مصنف ابن ابی شیبہ، 19 / 172، رقم: 35704 (5) ماخوذ از وقت ہزار نعمت، ص124 (6) ماخوذ از وقت ہزار نعمت ہے، ص101، عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ص462 (7) الدرر الکامنۃ للعسقلانی، 4 / 328 (8) تذکرۃ الحفاظ، 3 / 224 (9) ماخوذ از وقت کی اہمیت، ص33۔

دوسری اور آخری قسط

رکنِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی

مہروز عطّاری: درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد آپ نے کیا کیا اور دارُالافتاء اہلِ سنّت سے کیسے وابستہ ہوئے؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: میں نے پہلے سے گھر میں بتایا ہوا تھا کہ درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد میں کراچی جاؤں گا۔ درسِ نظامی سے فراغت کے بعد میں نے گھر جاکر والدہ محترمہ سے اجازت لی اور کراچی کے لئے روانہ ہوگیا۔ اپریل 2002ء میں میری درسِ نظامی سے فراغت ہوئی تھی جبکہ 5 مئی 2002ء کو میں کراچی پہنچ گیا۔ مئی سے اگست تک میں نے مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی قافلہ کورس کیا۔ اگست میں امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس قادری صاحب دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے پوچھا کہ کس مضمون میں زیادہ دلچسپی ہے؟ میں نے "علمِ فقہ" کا عرض کیا تو آپ نے مجھے دارُالافتاء اہلِ سنّت جانے کا حکم دیا چنانچہ میں بابری چوک کراچی کنزُالایمان مسجد سے متّصل دارُالافتاء اہلِ سنّت میں حاضر ہوگیا۔

شروع میں دارُالافتاء اہلِ سنّت کنزُالایمان میں تقریباً ایک سال تربیت حاصل کی، اس کے بعد مفتی دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطّاری مدنی صاحب نے مجھے اپنے پاس کھارادر میں واقع دارُالافتاء اہلِ سنّت نورُالعرفان میں بلالیا۔

مفتی فاروق صاحب بہت خاموش طبع اور باوقار شخصیت کے مالک تھے لیکن اپنے ماتحتوں پر شفیق بھی تھے، میرے فتاویٰ کی تصحیح وہی فرماتے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی طرف سے آنے والے استفتا پر میں نے جواب لکھا، مفتی صاحب نے تصحیح فرمائی لیکن اسے یہ کہہ کر امیرِ اہلِ سنّت کی بارگاہ میں پیش کیا کہ یہ شاہد بھائی نے لکھا ہے، گویا اپنی محنت کا تذکرہ کئے بغیر سارا کریڈٹ مجھے دے دیا۔ یقیناً یہ مفتی فاروق صاحب مرحوم کا بڑا پن تھا، پھر جب مفتی صاحب کا انتقال ہوا تو جتنے شعبہ جات کی ذمّہ داری ان کے پاس تھی وہ سب مدنی مرکز نے مجھے سونپ دی۔

مہروز عطّاری: اُن دنوں آپ کی مصروفیات اور جدول کیا ہوا کرتا تھا؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: 2002، 2003ء کے اُن ایّام میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی مجھ پر خاص عنایتیں

تھیں، میں نے فیضانِ مدینہ کے قریب ہی P.I.B کالونی اے ون سینٹر نزد کراچی سینٹر میں ایک فلیٹ لے لیا تھا(اس کی رقم بڑے بھائی حاجی زاہد صاحب نے دی تھی) اس لئے امیرِ اہلِ سنّت کے آستانے پر حاضری بھی کثرت سے رہتی تھی اور آپ مجھے وقت عنایت فرماتے تھے۔ بسا اوقات میں فجر کے بعد بھی حاضر ہو جاتا تھا جبکہ کئی دن ایسے بھی گزرے کہ مجھے تنہائی میں امیرِ اہلِ سنّت کے ساتھ کئی کئی گھنٹے گزارنے کی سعادت ملی۔

اس کے بعد 2003ء میں جب میری جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ میں تدریس شروع ہوئی تو یہ ایک سال کافی سخت مصروفیت والا گزرا۔ پہلے جامعۃُ المدینہ میں تین پیریڈز تدریس، پھر دو تین گھنٹے المدینۃُ العلمیہ میں مصروفیت اور اس کے بعد کلفٹن میں واقع گلیکسی پارک سے متصل الخیر مسجد میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت احکامِ شریعت میں اِفتا نویسی کی ذمہ داری، وہاں تک جانے کا سفر بھی عوامی ٹرانسپورٹ میں ہوتا تھا۔ صبح 8 بجے سے رات 9 بجے تک مصروفیت رہتی تھی اور اس کے بعد امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت بھی ملتی تھی۔

مہروز عطّاری: کیا آپ نے اِمامت بھی فرمائی ہے اور امامت کے دنوں میں آپ کی کیا مصروفیات ہوتی تھیں؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: ویسے زمانہ طالبِ علمی میں بھی امامت کا موقع ملا تھا، لیکن باقاعدہ طور پر اِمامت کا سلسلہ ”فیضانِ معراجُ النبی مسجد“ ناز پلازہ صدر کراچی میں ہوا جہاں مجھے حاجی امین صاحب نے بھیجا تھا۔ ان دنوں میں نمازِ فجر اور ناشتے وغیرہ سے فراغت کے بعد دارُ الافتاء اہلِ سنّت جاتا، وہاں سے نمازِ ظہر پڑھانے کے لئے مسجد جاتا، ظہر کے بعد جامعۃُ المدینہ گلستانِ جوہر جاتا جہاں میں تَخَصُّص فِی الْفِقْہ کر رہا تھا، یہاں سے فارغ ہو کر نمازِ عصر پڑھانے کے لئے مسجد پہنچتا، عشا کی نماز کے بعد فیضانِ مدینہ آجاتا اور یہ تمام سفر عوامی ٹرانسپورٹ میں ہوتا تھا۔

مہروز عطّاری: آپ کو کون کون سی تنظیمی ذمہ داریاں ملی ہیں اور مرکزی مجلس شوریٰ میں شمولیت کب ہوئی؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: کراچی آنے کے بعد سب سے پہلے مجھے قافلہ مجلس میں شامل کیا گیا، اس کے بعد مجلس جامعۃُ المدینہ کراچی میں دینی کاموں کی ذمّہ داری ملی، پھر کراچی بھر کے جامعاتُ المدینہ کی ذمّہ داری (نگرانی) سونپی گئی اور اسی وجہ سے کراچی مشاورت اور پھر پاکستان مشاورت کا رکن بھی بنایا گیا۔

ربیعُ الاول 1426ھ مطابق اپریل 2005ء کو لاہور میں میری شادی ہوئی، شادی کے بعد میں کراچی واپس آیا تو مفتی فاروق صاحب نے فرمایا کہ آج مرکزی مجلسِ شوریٰ کا مدنی مشورہ ہے اور امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے آپ کو بھی یاد فرمایا ہے۔ میں امیرِ اہلِ سنّت کے آستانے پر P.I.B کالونی حاضر ہوا تو آپ نے بنفسِ نفیس مجھے بھی شوریٰ کے مشورے میں شرکت کا حکم فرمایا۔ میں نے شوریٰ کے مدنی مشورے میں شرکت کی، اسی دن یا دوسرے دن امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے مجھے مرکزی مجلسِ شوریٰ کا رکن بنائے جانے سے آگاہ فرمایا۔

مہروز عطّاری: تنظیمی کاموں کے سلسلے میں کہاں کہاں کا سفر رہا ہے؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: پاکستان کے اکثر شہروں میں سفر ہو چکا ہے جبکہ بعض شہروں میں کئی کئی بار جانے کی سعادت بھی ملی ہے۔ جہاں تک بیرونِ ملک کی بات ہے تو حَرَمَین شریفَین کی حاضری کے علاوہ تین مرتبہ نیپال جانا ہوا ہے۔

مہروز عطّاری: آپ نے حج و عمرہ کب کیا؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: سب سے پہلے 1985ء میں والد صاحب کے ساتھ تقریباً آٹھ یا نو سال کی عمر میں حج کے لیے حاضری ہوئی تھی، اس کے بعد ابھی چار یا پانچ سال پہلے اپنے بچّوں اور والدہ محترمہ کے ساتھ عمرے کے لئے حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

مہروز عطّاری: اکثر والدین چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد کامیاب ہو، بڑے عہدے پر پہنچے، آپ اللہ کی رحمت سے دعوتِ اسلامی کی اہم ترین ذمّہ داریوں پر فائز ہیں تو کیا والدہ آپ سے مطمئن ہیں؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: میرے مرحوم والد بھی مجھ سے خوش تھے اور والدہ بھی خوش ہیں۔ والدہ محترمہ کا کثرت سے دُرود شریف پڑھنے کا معمول ہے، وہ روزانہ میرے بھائیوں اور بہن کو ایک ایک ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتی ہیں لیکن میرے لئے 2 ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھتی ہیں اور ان کی جانب سے تقریباً روزانہ فون آتا ہے جسے وہ آدھی ملاقات کہتی ہیں۔

مہروز عطّاری: آپ کے پاس دعوتِ اسلامی کے کون کون سے شعبہ جات کی ذمّہ داری ہے اور ان میں سے کون سا شعبہ آپ کو زیادہ عزیز ہے؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: یوں تو المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ تحفظِ اوراقِ مقدسہ اور شوریٰ کی طرف سے اسلامی بہنوں کے دینی کاموں کی ذمّہ داری میرے پاس ہے لیکن نگرانِ شوریٰ کی تاکید کے سبب میری کوشش ہوتی ہے کہ سب سے پہلے اسلامی بہنوں کے دینی کام میں معاونت کے کام اور مسائل کو حل کیا جائے۔

مَاشَآءَ اللہ اسلامی بہنوں کی دینی کاموں کیلئے کاوشیں اور قربانیاں اسلامی بھائیوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اسلامی بھائیوں کو دینی کام کرنے کیلئے کافی حد تک آسانیاں ہیں جبکہ اسلامی بہنوں کو تمام دینی کام پردے وغیرہ کی پابندیوں کے ساتھ کرنے ہوتے ہیں، دینی کاموں کے لئے سفر کرنا ہے تو وہ بھی محرم کے ساتھ ہی کرنا ہے، یوں دیکھا جائے تو دینی کاموں کیلئے قربانیوں کے معاملے میں اسلامی بہنیں آگے نظر آتی ہیں۔ اس وقت اسلامی بہنیں ملک وبیرونِ ملک تقریباً 30 شعبہ جات اور ذیلی حلقے کے 8 دینی کاموں میں مصروفِ عمل ہیں ان میں سے دو کاموں کی کارکردگی پیش کرتا ہوں، اسلامی بہنوں کے ملک وبیرونِ ملک 12 ہزار 946 ہفتہ وار اجتماعات ہورہے ہیں جن میں اوسطاً شرکاء اسلامی بہنوں کی تعداد 4 لاکھ 7 ہزار 683 ہے، روزانہ لگائے جانے والے مدرسۃ المدینہ بالغات کی تعداد 7 ہزار 841 ہے جن میں 79 ہزار 500 سے زائد اسلامی بہنیں پڑھتی ہیں، اللہ پاک ان کے تمام دینی کاموں میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

مہروز عطّاری: دعوتِ اسلامی کا شعبہ تحفظِ اوراقِ مُقدّسہ آپ کے پاس ہے، یہ شعبہ کب بنا، اس کی اہمیت اور کارکردگی کیا ہے؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: کم و بیش 6 سال پہلے مدنی مذاکرے میں اوراقِ مقدسہ کے تحفظ کا ذکر ہوا تو امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس کے لئے ایک مستقل شعبہ بنانے کی خواہش ظاہر کی۔ اس کے بعد نگرانِ شوریٰ نے امیرِ اہلِ سنّت سے مشورہ کرکے مجھے اس شعبے کی ذمّہ داری دے دی، نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی ابورجب محمد شاہد صاحب نے ہمارے کئی مشورے کئے۔ اللہ پاک کے کرم، فیضانِ مرشد اور نگرانوں کے تعاون سے شعبہ تحفظِ اوراقِ مقدسہ گزشتہ 6 سال سے سرگرمِ عمل ہے، تقریباً 2 لاکھ بکسز اور ڈرم لگائے جاچکے ہیں اور اب تک اوراقِ مقدسہ کے تقریباً 12 لاکھ باردانے (توڑے) محفوظ کئے جاچکے ہیں۔ کم و بیش 30 ہزار اسلامی بھائی اس شعبے سے وابستہ ہیں۔

مہروز عطّاری: شعبہ رابطہ بالعلماء بھی آپ کے پاس رہا ہے؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: تقریباً 16 سال تک اس شعبے کی ذمّہ داری میرے پاس رہی ہے، اب رکنِ شوریٰ حاجی جنید عطّاری مدنی اس شعبے کے ذمّہ دار ہیں۔ اب بھی جب حاجی جنید صاحب کی طرف سے اس شعبے کے لئے مجھے کسی کام کا حکم ہوتا ہے تو میں اپنے لئے سعادت سمجھ کر وہ کام کرتا ہوں۔

مہروز عطّاری: کیا شعبہ اوقاتُ الصّلوٰۃ بھی آپ کے پاس ہے؟ اس شعبے کے کیا کام ہیں؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: کافی عرصے سے اس شعبے کو میں ہی دیکھ رہا ہوں۔ یہ شعبہ مختلف ملکوں اور شہروں کیلئے نمازوں اور سحر و اِفطار کے اوقات تیار کرتا ہے، اس کے علاوہ علمِ توقیت کے موضوع پر کتابوں کی تصنیف اور مختلف کورسز کروانے کا سلسلہ بھی رہتا ہے۔

مہروز عطّاری: آپ کے پاس المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کی ذمّہ داری بھی ہے، اس شعبے سے متعلق بھی ہمیں کچھ معلومات عطا فرمادیجئے۔

ابو ماجد شاہد عطّاری: امیرِ اہلِ سنّت کے فیضان سے دعوتِ اسلامی والے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ سے بہت محبت کرتے ہیں، اسی وجہ سے جامعۃُ المدینہ گلستانِ جوہر کے کچھ اساتذہ و طلبہ نے اعلیٰ حضرت کی عربی و اردو کتب پر کام کرنے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی اجازت سے 2001ء میں المدینۃُ العلمیہ کا آغاز کیا، تقریباً اڑھائی سال یہ گلستانِ جوہر کراچی میں قائم رہا پھر اسے 2003ء کے آخر میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی میں منتقل کردیا گیا، امیرِ اہلِ سنّت کی شروع سے یہ سوچ تھی کہ دعوتِ اسلامی کے مبلغین اور مبلغات صرف مستند مواد سے ہی درس و بیان کریں۔ اسی سوچ کے پیشِ نظر المدینۃُ العلمیہ میں

توسیع ہوئی اس کے چھ شعبہ جات بنائے گئے، آغاز کے تین سال کے بعد سے آج تک اس شعبہ کی خدمت میرے ذمے ہے۔ البتہ جامعۃُ المدینہ کی مصروفیت کی وجہ ایک سال سے کچھ ماہ زیادہ مولانا حافظ محمد حنیف امجدی عطّاری صاحب اور رکن شوریٰ مولانا محمد عقیل عطّاری مدنی صاحب اس کے نگران رہے ہیں، اس وقت کراچی اور فیصل آباد دو جگہ اس شعبے کا کام جاری ہے اور اب یہ شعبہ کم و بیش 23 ذیلی شعبہ جات میں تقسیم ہے۔ تقریباً 125 علمائے کرام المدینۃُ العلمیہ میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اب تک تقریباً 1200 سے زیادہ کُتب و رَسائل پر کام ہو چکا ہے جن میں سے تقریباً 650 کتابیں مکتبۃُ المدینہ سے ہارڈ کاپی کی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔ تقریباً 1200 کتب و رسائل کی سافٹ کاپیاں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ المدینۃُ العلمیہ میں کلاس 6 سے لے کر انٹر میڈیٹ تک اسکول اور کالج کے لئے اسلامیات کا 7 جلدوں پر مشتمل نصاب "تعلیماتِ قرآن" بھی تیار ہو چکا ہے۔ چند ماہ پہلے ایک نیا شعبہ "بچّوں کی دنیا" قائم ہوا ہے جو بچّوں کے لئے 45 کتابیں تیار کر چکا ہے جس میں سے 6 شائع ہو چکی ہیں، مزید کام جاری ہے، جَدُّ المُمتار (7 جلدیں)، بہارِ شریعت مُخَرَّجَہ (6 جلدیں) احیاءُ العلوم مُتَرجَم (5 جلدیں)، اَنوارُ المتقین شرح ریاض الصالحین (9 جلدیں)، حلیۃ الاولیاء مترجم (10 جلدیں)، اسلامی بیانات (9 جلدیں)، تفسیر صراطُ الجنان (10 جلدیں)، معرفۃ القرآن علیٰ کنزِ العرفان (6 جلدیں) اور تفسیرِ جلالین مع حاشیہ انوارالحرمین (6 جلدیں) المدینۃُ العلمیہ کے بڑے منصوبے ہیں جو پایۂ تکمیل تک پہنچ چکے ہیں۔

ہمارے مستقبل کے اہداف بھی طے شدہ ہیں جن میں صحاح ستہ کی اردو اور عربی شروحات بھی شامل ہیں۔ درسِ نظامی کے نصاب میں شامل ساری کتابوں پر کام ہمارا ہدف ہے جو کافی حد تک پورا ہو چکا ہے اور جو رہ گیا وہ اِنْ شَآءَ اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

مہروز عطّاری: کون سی کتاب چھپنے پر زیادہ خوشی ہوئی اور وہ کون سی تحریر ہے جسے پڑھنے میں آپ کو زیادہ لطف آتا ہے؟

ابو ماجد شاہد عطّاری: فتاویٰ شامی پر اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ کا حاشیہ بنام "جدُّ الممتار" کی پہلی جلد جب منظرِ عام پر آئی تو بہت خوشی ہوئی تھی۔ انسان کو عموماً اپنی تحریر پڑھنے میں زیادہ مزہ آتا ہے۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں میرا ایک سلسلہ ہے "اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے" اس کو پڑھنے میں مجھے زیادہ لطف آتا ہے۔ اس موضوع پر میں نے کئی رسائل پر کام کیا ہے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے کئی خلفاء کے حالاتِ زندگی لکھے ہیں جو اِنْ شَآءَ اللہ مستقبل میں شائع ہوں گے۔ آج کل خلیفہ اعلیٰ حضرت، امامُ المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ الوری رحمۃُ اللہِ علیہ کے مفصل حالاتِ زندگی پر کام کر رہا ہوں۔

مہروز عطّاری: دعوتِ اسلامی کے ماہانہ میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی ذمّہ داری بھی آپ کے پاس ہے۔ اس سے متعلق بھی کچھ تفصیل بتا دیجئے۔

ابو ماجد شاہد عطّاری: انتظامی طور پر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک شعبے کے طور پر المدینۃُ العلمیہ کا حصہ ہے لیکن تنظیمی طور پر اس کی ایک جدا مجلس ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی اشاعت کو 5 سال مکمل ہو چکے ہیں اور 6 زبانوں یعنی عربی، اُردو، انگلش، ہندی، گجراتی اور بنگلہ میں اس کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ اب سندھی زبان میں بھی اس کی اشاعت کا کام شروع ہو چکا ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ مستقبل میں سندھی زبان میں اس کی اشاعت کا ارادہ ہے۔ اس وقت مارکیٹ میں جو مختلف مذہبی میگزین دستیاب ہیں ان میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنی مثال آپ ہے۔ میں ایک بار کسی آستانے پر حاضر ہوا جہاں کے پیر صاحب جو خود بھی علمی شخصیت ہیں۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا کہ میری خواہش تھی کہ جدید تقاضوں کے مطابق اہلِ سنّت کا کوئی ماہنامہ ہونا چاہئے، اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو دیکھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور پُرانی خواہش کی تکمیل ہو گئی۔

مہروز عطّاری: ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین کے لئے آپ کوئی پیغام دینا چاہیں گے۔

ابو ماجد شاہد عطّاری: اگر آپ کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو اپنی سوچ و حوصلہ بلند رکھنا ہو گا، خوب محنت و لگن سے بھرپور کام کر کے اللہ پاک پر توکل کرنا ہو گا اور قابل لوگوں کی حوصلہ افزائی و تربیت کر کے اپنے ساتھ چلانے کا گُر اگر آپ سیکھ گئے تو پھر اِنْ شَآءَ اللہ ہر شعبے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یورپ کا سفر

سفرنامہ

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

کراچی سے جرمنی 20 نومبر 2021ء بروز ہفتہ کراچی ایئرپورٹ سے براستہ دبئی جرمنی روانگی ہوئی۔ جرمنی کے شہر Dusseldorf کے ایئرپورٹ پر جرمنی کے علاوہ انگلینڈ، ڈنمارک، ہالینڈ اور بیلجیئم کے اسلامی بھائی بھی ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے۔

غیر مسلموں کی عبادت گاہ مسجد بن گئی ایئرپورٹ سے سفر کرکے ہم جرمنی کے شہر Hagen میں واقع اس مسجد میں پہنچے جہاں پہلے غیر مسلموں کی عبادت گاہ قائم تھی۔ دعوتِ اسلامی نے 2019ء میں یہ عمارت خریدی تھی اور جب ہم پہلی بار یہاں آئے تو اس وقت یہاں غیر مسلموں کی مذہبی نشانیاں بھی موجود تھیں۔ اس مسجد میں فِی الحال باجماعت نمازِ پنج گانہ اور نمازِ جمعہ کا سلسلہ ہے، اس کے علاوہ بچّوں کا مدرسہ بھی قائم ہے جس میں کثیر بچّے علمِ دین حاصل کررہے ہیں۔ ہم نے یہاں نمازِ عصر باجماعت ادا کی۔

اللہ پاک کے کرم سے دعوتِ اسلامی دنیا کے کثیر ممالک میں مساجد و مدارس کی تعمیر میں مصروفِ عمل ہے۔ ہمارا یہ عزم ہے کہ دنیا بھر میں جہاں کہیں مسلمان آباد ہیں اور انہیں مسجد کی ضرورت ہے تو اِنْ شآءَ اللہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ خدامُ المساجد اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وہاں مسجد بنانے کی کوشش کرے گا۔

جرمنی میں مختلف مصروفیات Hagen شہر میں ہی ایک جگہ شخصیات کے درمیان مدنی حلقے کا سلسلہ بھی ہوا۔

اگلے دن یعنی 21 نومبر 2021ء بروز اتوار جرمنی کے شہر فرینکفرٹ کے قریب Dietzenbach نامی علاقے میں ایک اسلامی بھائی کے گھر جانا ہوا۔

اس کے بعد فرینکفرٹ شہر کے فیضانِ مدینہ میں سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری ہوئی جہاں نعت شریف پڑھنے اور بیان کرنے کی سعادت ملی۔ اجتماع میں اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد موجود تھی، آخر میں صلوٰۃ و سلام اور دعا کے بعد ملاقات کا سلسلہ بھی ہوا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! فرینکفرٹ کے فیضانِ مدینہ میں مدرسۃُ المدینہ کا سلسلہ بھی ہے جس میں 44 سے زائد بچّے قراٰنِ کریم کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

جرمنی سے اٹلی روانگی جرمنی کے مختلف شہروں میں مدنی مراکز کا دورہ اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیانات کرنے کے بعد ہم 24 نومبر بروز بدھ اٹلی کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں Bologna شہر کے فیضانِ مدینہ میں سنّتوں بھرے اجتماع میں ”اللہ پاک کی اطاعت“ کے عنوان پر بیان کیا جس میں

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل

اسلامی بھائیوں کے بڑی تعداد موجود تھی، اجتماع کے آخر میں اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوئی۔

اٹلی سے اسپین اگلے روز 25 نومبر 2021ء بروز جمعرات ہم اسپین کے شہر Valencia پہنچے جہاں ایک مسجد میں "ایثار" کے عنوان پر سنّتوں بھرے بیان کا سلسلہ ہوا۔

ایثار کسے کہتے ہیں، اس کی کیا فضیلت ہے اور ہم کس طرح ایثار کر سکتے ہیں، یہ سب جاننے کیلئے امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ **"مدینے کی مچھلی"** مکمل پڑھ لیجئے، اِنْ شآءَ اللہ ایثار کا ثواب کمانے کا ذہن بنے گا۔

محترم قارئین! اسپین تاریخِ اسلام میں بہت اہمیت رکھتا ہے، اس کا پہلا نام اُندلُس ہے۔ اندلس کے شہر غَرناطہ، قُرطبہ اور اشبیلیہ اپنے دور میں اسلامی عُلوم و فُنون کے عظیم مراکز تھے۔ بعد ازاں مسلمانوں کی بداعمالیوں اور عیش کوشیوں کے سبب یہ اندلس اغیار کے قبضے میں چلا گیا۔

اسپین میں اَلحمدُ لِلّٰہ 17 مدنی مراکز ہیں جبکہ بچّوں کے 18 مدارسُ المدینہ اور بچّیوں کے 38 مدارسُ المدینہ ہیں جن میں مجموعی طور پر 1200 سے زائد بچّے اور بچیاں قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں نیز ایک جامعۃُ المدینہ بھی قائم ہے جس میں عالم کورس کروایا جاتا ہے۔

نمازِ جمعہ کی ادائیگی 26 نومبر بروز جمعۃُ المبارک ہم اسپین کے ایک اور شہر Barcelona کے فیضانِ مدینہ میں نمازِ جمعہ کے لئے حاضر ہوئے۔ نماز سے پہلے سنّتوں بھرے بیان کی سعادت ملی۔ نمازِ جمعہ کے بعد یہاں بھی اسلامی بھائیوں سے ملاقات کی ترکیب ہوئی۔

یہاں سے فارغ ہو کر ایک جگہ شخصیات کے مدنی حلقے میں بھی شرکت ہوئی اور پھر اسی روز شام کو Barcelona ایئر پورٹ سے کراچی کے لئے واپسی ہوئی۔

اللہ کریم ہمارے اس سفر کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ جن اسلامی بھائیوں نے اس سفر میں ہمارے ساتھ کسی بھی طرح تعاون کیا یا دینی کاموں وغیرہ سے متعلق اچھی نیتیں کیں، اللہ پاک ان سب کو دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی کلینک

بچّوں میں نظر کی کمزوری
(Amblyopia in children)

ڈاکٹر اُمِّ سارِب عطّاریہ*

بچّوں میں نظر کی کمزوری بچّوں میں بینائی کی کمزوری کو ایمبلی اوپیا (Amblyopia) کہتے ہیں۔ جب دماغ پوری طرح بینائی کو آنکھ کی طرف منتقل نہیں کرتا تو ایمبلی اوپیا ہو جاتا ہے۔ یہ عام طور پر ایک آنکھ میں ہوتا ہے لیکن دونوں آنکھوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ ایمبلی اوپیا کو سُست آنکھ یعنی Lazy eye بھی کہتے ہیں۔

* سندھ گورنمنٹ ہاسپٹل، کراچی

دماغ اور آنکھیں قُوتِ بینائی کو پیدا کرنے کے لئے اکھٹے کام کرتے ہیں۔ لہٰذا کسی ایک آنکھ کی نظر کمزور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دماغ اور وہ آنکھ اچھی طرح اکھٹے کام نہیں کر رہے، ایسی صورت میں دماغ کی توجہ دوسری آنکھ کی طرف زیادہ رہتی ہے اور اس اچھی آنکھ (Good eye) سے زیادہ اچّھا نظر آتا ہے کیونکہ دماغ کا اِرتِکاز (Focus) اسی کی طرف ہوتا ہے۔ اس طرح سُست آنکھ مزید سُست ہوتی رہتی ہے اور اس سے دُھندلا دکھائی دینے لگتا ہے۔

وجوہات (Causes) بینائی کی کمزوری کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں، ان میں سے 8 درج ذیل ہیں:

1. آنکھ کا بھینگا پن (Strabismus)۔
2. آنکھ کے عدسے کا دُھندلا پَن یعنی موتیا (Cataract)۔
3. پپوٹے کا جھکاؤ (ptosis)۔
4. وقت سے پہلے پیدائش (Premature birth)۔
5. بھینگے پَن یا نظر کی کمزوری کا موروثی ہونا۔
6. آنکھوں کا ترچھا پن (Astigmatism)۔
7. کوئی بھی ایسی بیماری جس میں آنکھوں پر اثر پڑے۔
8. نظر کی اضطراری خرابی (Refractive error)۔

زیادہ خطرے والی عمر نوسال سے کم عمر کے بچّے ہائی رسک ہوتے ہیں، بچّہ جتنا چھوٹا ہو گا، خطرہ اتنا ہی زیادہ ہو گا کیونکہ اس عمر میں بچّوں کی بینائی بن رہی ہوتی ہے لہٰذا بچپن میں جتنی جلدی ایمبلی اوپیا کی تشخیص (Diagnose) ہو جائے بہتری کے امکانات اتنے ہی زیادہ ہوتے ہیں۔ مشکل اس وقت ہوتی ہے جب بچّے کی آنکھوں میں بظاہر کوئی مسئلہ دکھائی نہ دے اور وہ بالکل دُرست ہوں کیونکہ عام طور پر ایسے بچوں کی نظر کی کمزوری یا خرابی کی طرف ذہن ہی نہیں جاتا لہٰذا ڈاکٹر کی طرف رجوع بھی نہیں کیا جاتا۔

ایمبلی اوپیا کا علاج (Treatment of Amblyopia) آنکھوں کا معاملہ نہایت حسّاس ہوتا ہے اور بچّوں میں ایمبلی اوپیا کی نوعیت بھی ایک دوسرے سے کافی مختلف ہوتی ہے لہٰذا اس معاملے میں ماہر ڈاکٹر ہی سے رجوع کرنا چاہئے تاکہ وہ بچّے کی عمر اور ایمبلی اوپیا کے اسباب پر غور کرکے بہترین علاج تجویز کرے۔ البتہ اس کے دو طریقۂ علاج درج ذیل ہیں:

1. **نظر کا چشمہ (Glasses):** نظر کو اچھا کرنے کے لئے چشمے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ چشمے سے دونوں آنکھوں کا فوکس صحیح ہو جاتا ہے اور ایک ساتھ کام کرنے میں مدد ملتی ہے، لہٰذا جس بچّے کے لئے ڈاکٹر نظر کا چشمہ تجویز کرے اس بچّے کو جاگتی حالت میں ہر وقت چشمہ پہننا ضروری ہے۔

2. **پیچنگ (Patching):** یہ ایسا طریقۂ علاج ہے جس میں بہتری (Improvement) کے امکانات زیادہ ہیں خاص طور پر اگر بچّے کا چھوٹی عمر میں ہی علاج شروع ہو جائے۔

اس طریقۂ علاج میں مضبوط آنکھ کی Vision (یعنی بصارت) کو بلاک کر دیا جاتا ہے تاکہ سُست آنکھ زیادہ کام کرے اور اس کی Vision بھی مضبوط ہو۔

آئی پیچ (Eye patch) ایک طرح کا پردہ ہوتا ہے جو کہ بچے کی اچھی نظر والی آنکھ (Good eye) پر لگا کر اسے ڈھک دیا جاتا ہے اس کا دورانیہ عمر کے حساب سے ہے، اگر بچہ 4 سال کا ہے تو 4 گھنٹے، 5 سال کا ہے تو دن میں پانچ گھنٹے اور اسی طرح بچّہ جتنا بڑا ہو جائے، پیچنگ کا دورانیہ بھی اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے، پیچنگ کے دوران بچّوں سے آنکھوں کے استعمال والے کام کروائے جائیں جیسا کہ لکھنا، پڑھنا وغیرہ۔

اس طریقۂ علاج کے دوران بچّے کو وقتاً فوقتاً ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لئے لے جانا ضروری ہے تاکہ وہ بتا سکے کہ کتنے عرصے تک بچے کو پیچ کی ضرورت ہے کیونکہ نظر میں بہتری آنے کی صورت میں پیچنگ کا دورانیہ کم کرکے آہستہ آہستہ بند کیا جاتا ہے۔

آئی پیچنگ کے دوران بچّے کو آنکھ کا چشمہ لگا ہوا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ آنکھ اور دماغ کا مرکزِ توجہ ایک ہی Image ہو۔

غلطی کا اعتراف

ڈاکٹر زیرک عطّاری*

انسان سے غلطی ہو سکتی ہے۔ اس بات کا اقرار ہر کوئی کرتا ہے مگر بہت ہی کم لوگ ہوں گے جو اس بات کا اعتراف کرتے ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ ایسا کیوں؟ حالانکہ کامیاب ترین وہی ہے جو اپنی خطاؤں پر مطلع ہو کر ان کی اصلاح کر کے اعلیٰ اخلاق کا حامل ہو جائے۔

اپنی غلطی کا اعتراف نہ کرنا ایک بڑی خطا ہے۔ ایسی خطا جو دنیا میں بھی انسان کو ذلیل و رسوا کر دیتی ہے اور آخرت میں اس کا نقصان اور بھی سخت ہو گا۔ اور آج کل تو اکثر لوگ زبانِ قال سے یا زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ میں غلط ہو ہی نہیں سکتا۔ دوسرا شخص ہی غلط ہے۔ اس "میں نہ مانوں" کی نحوست ہر طرح کے تعلق پر اثر انداز ہو رہی ہے۔

میاں بیوی اگر اپنی غلطی کا اعتراف نہ کریں تو گھر کا امن پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔ اولاد اور والدین کے مابین اگر اعترافِ جُرم کا فُقدان ہے تو شفقت و اطاعت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ بہن بھائی اگر ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہیں تو ان مقدس رشتوں میں بھی ایسی دراڑیں پڑ جاتی ہیں جو آنے والی نسلوں میں ایک دوسرے سے دوری کا باعث بنتی ہیں۔ کسی ادارے کے ملازمین اگر اپنی کمزوریوں کا ملبہ دوسروں پر گراتے رہیں تو معاشرے کا نظام اس ملبے تلے دب جاتا ہے۔

لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر موجود اس بری خصلت کی گہرائی تک پہنچے اور اس کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکے۔ غلطی کا اعتراف نہ کرنے کی دو بڑی وجوہات ہیں:

1 اس بات کا اِدراک ہی نہ ہو کہ میں غلط ہوں۔

2 انا، ضد اور ہَٹ دھرمی کی وجہ سے جان بوجھ کر غلطی کا اعتراف نہ کرنا۔

پہلی صورت کا علاج آسان ہے اگر کوئی کرنا چاہے۔ اس علاج کے چار مرحلے ہیں:

1 اتنا علمِ دین سیکھنا جو کہ ہم پر فرض ہے۔ اس میں بنیادی طور پر عبادات، معاملات اور اخلاقیات کا علم ہے۔ دعوتِ اسلامی کا

I WAS WRONG!

*ماہرِ نفسیات، U.K

دینی ماحول اس علم کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

2 خود احتسابی کی عادت بنائے اور اپنی غلطیوں کو خود پہچاننے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جو اپنی غلطی کو خود پہنچان لیتا ہے اس غلطی کی اصلاح کرنا بھی اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔

3 جو عیب انسان دوسروں میں دیکھے ان کو اپنے اندر تلاش کرے اور پھر جو عیوب اسے اپنے اندر ملیں ان کی اصلاح میں لگ جائے۔

4 کسی اچھے، مخلص اور سمجھدار دوست کو یہ ذمہ داری سونپ دے کہ وہ گاہے گاہے اس کی غلطیوں کی نشاندہی کرتا رہے۔ دوسروں کی زبان سے اپنی اصلاح کو قبول کرنا ایک دشوار گزار عمل ضرور ہے مگر اس کا نتیجہ بہت ہی اعلیٰ و شاندار رہے۔

گویا کہ یہ چار عَناصِر ہوں تو بنتا ہے ایک اچھا انسان۔

غلطی کا اعتراف نہ کرنے کی دوسری وجہ تھی انا، ضد اور ہٹ دھرمی۔ اس کا علاج دنیاوی علوم و فنون کے ذریعے تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس مرض کے علاج کیلئے انسان کو اپنی ذات کی پہچان کرنی پڑتی ہے۔ گو کہ سائیکو تھراپی کے ذریعے ماہرینِ نفسیات اس کے علاج کی کوشش کرتے ہیں مگر اس میں کامیابی کی شرح بہت کم ہے۔

اس کے برعکس دینِ اسلام کی خوبصورت تعلیمات میں اپنی ذات کی پہچان کے جو خزانے موجود ہیں ان کے کیا کہنے۔ آیئے اس کی ایک جھلک ملاحظہ کرتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے انسان کے دل پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیا ہے جو اسے بھلائی کی دعوت دیتا ہے۔ اس فرشتے کو مُلْہِم اور اس کی دعوت کو اِلہام کہا جاتا ہے۔ اس فرشتے کے مقابلے میں ایک شیطان بھی انسان پر مسلط کیا گیا ہے جو برائی کی طرف بلاتا ہے۔ اس شیطان کو وَسْوَاس اور اس کی دعوت کو وَسْوَسَہ کہا جاتا ہے۔ پس یہ دو دعوت دینے والے بندے کے دل پر براجمان ہیں اور اسے زندگی بھر دعوت دیتے رہتے ہیں۔ بندہ اس دعوت کو اپنے دل سے سُنتا اور محسوس کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک نے انسان کی بنیاد میں ایسی طبیعت رکھی ہے جو خواہشوں اور لذتوں کی طرف مائل ہوتی ہے۔ خواہ وہ اچھی ہوں یا بری۔ اس چیز کا نام خواہشِ نفس ہے جو انسان کو آفات میں مبتلا کر دیتی ہے۔ تو یہ تین (یعنی فرشتہ، شیطان اور خواہش) دعوت دینے والے ہیں۔ (منہاج العابدین، ص47 ملتقطاً)

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! جو لوگ نیک ہوتے ہیں وہ فرشتے کی طرف سے دی گئی بھلائی کی دعوت کو قبول کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ نیک لوگ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ اور اس کی برکت سے دیگر لوگوں پر اچھا اثر پڑتا ہے اور ان کے تعلقات آپس میں خوشگوار ہوتے ہیں۔ ایسوں کا گھر امن کا گہوارہ ہوتا ہے۔

اس کے برعکس وہ لوگ جو شیطان اور خواہشات کی پیروی کرتے ہیں تو ان کی اَنا، ضِد اور ہَٹ دَھرمی مزید شدت اختیار کرتی ہے اور وہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے کو اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ دوسروں کے جذبات کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے حقوقُ العباد تک پامال کر دیتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ حقوقُ العباد کا معاملہ بہت سخت ہے اور اس میں کوتاہی کا نقصان دنیا اور آخرت دونوں میں اٹھانا پڑتا ہے۔

اگر آپ بھی اپنی دنیاوی اور اُخْرَوِی زندگی خوشگوار بنانا چاہتے ہیں تو اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے اور ان پر معافی مانگنے کی بہترین خصلت اپنالیں کہ اس میں ہی عافیت ہے۔ اس کے لئے اپنی ذات کی پہچان کرنا بہت ضروری ہے۔ اس ضمن میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی بالخصوص دو کتابوں (منہاجُ العابدین اور احیاءُ العلوم) کا مطالعہ بہت فائدہ مند ہے۔

لیکن ایک بات یاد رکھئے کہ اگر آپ حقیقی معنوں میں اپنی ذات کی پہچان کرنا چاہتے ہیں تو میرا مفید مشورہ ہے کہ آپ شیخِ کامل امیرِ اہلِ سنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے مرید بن جائیں اور ان کی دی گئی تعلیمات پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اِن شآءَ اللہ اس کی برکت آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اللہ پاک ہماری تمام غلطیاں معاف فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قرآنِ کریم میں دھاتوں کا بیان

محمد طلحہ خان عطّاری

(درجۂ ثالثہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ خلفائے راشدین راولپنڈی)

﴿ وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ۠(۸۹) ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے۔(پ14، النحل:89)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قرآنِ عظیم گواہ ہے اور اس کی گواہی کس قدر اعظم ہے کہ وہ ہر چیز کا تبیان ہے اور تبیان اس روشن اور واضح بیان کو کہتے ہیں جو اصلاً پوشیدگی نہ رکھے کہ لفظ کی زیادتی معنی کی زیادتی پر دلیل ہوتی ہے اور بیان کے لئے ایک تو بیان کرنے والا چاہئے، وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے اور دوسرا وہ جس کے لئے بیان کیا جائے اور وہ وہ ہیں جن پر قرآن اترا (یعنی) ہمارے سردار رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اہلِ سنت کے نزدیک "شے" ہر موجود کو کہتے ہیں تو اس میں جملہ موجودات داخل ہوگئے، فرش سے عرش تک، شرق سے غرب تک، ذاتیں اور حالتیں، حرکات اور سکنات، پلک کی جنبشیں اور نگاہیں، دلوں کے خطرے اور ارادے اور ان کے سوا جو کچھ ہے (وہ سب اس میں داخل ہوگیا) اور انہیں موجودات میں سے لوحِ محفوظ کی تحریر ہے۔(الدولۃ المکیۃ، ص75)

اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید میں ہر مخلوق کے بارے میں معلومات موجود ہیں اور انہیں مخلوقات میں سے ایک مخلوق دھات ہے۔ قرآنِ مجید میں 4 قسم کی دھاتوں کا ذکر کیا گیا ہے:

1 لوہا (Iron): ایک خاکستری رنگ کی دھات جو معدنی ڈھیلوں کو پگھلا کر حاصل کی جاتی ہے اور 530 درجۂ حرارت پر پگھلتی ہے اس سے آلات، اوزار اور ہتھیار وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں 5 مقامات پر لوہے کا ذکر آیا ہے اور ایک پوری سورت کا نام لوہے پر ہے جسے "سورۃُ الحدید" کہتے ہیں۔ وہ پانچ مقامات یہ ہیں: بنی اسرائیل، آیت:50، الکھف، آیت:96، الحج، آیت:21، سبا، آیت: 10 اور الحدید، آیت: 25۔ ان میں سے ایک آیت ہے: ﴿ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًاؕ-یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَ الطَّیْرَۚ-وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَۙ(۱۰) ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو اور پرندو! اس کے ساتھ (اللہ کی طرف) رجوع کرو اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کردیا۔(پ22، سبا:10)

2 تانبا (Copper): ایک سرخی مائل نارنجی رنگ کی دھات ہے۔ اس سے بآسانی تار اور ورق بنائے جاسکتے ہیں۔ اس دھات سے بجلی اور حرارت بہت آسانی سے گزرتی ہے اسی لئے تانبے سے بجلی کی تاریں اور دیگیں کثرت سے بنائی جاتی ہیں۔ قرآنِ مجید

میں 4 مقامات پر تانبے کا ذکر ملتا ہے۔ وہ یہ ہیں: الکہف: 29 اور 96، سبا:12 اور الدُّخان:45۔ ان میں سے ایک آیت یہ ہے: ﴿وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا جو ان کے منہ کو بھون دے گا۔(پ15، الکہف:29)

3 **چاندی (Silver):** چمکیلی سفید یا سُرمئی رنگت کی حامل ہے۔ چاندی پیسے کے طور پر بھی استعمال کی گئی ہے اور سِکّے، زیورات اور قیمتی و خوبصورت اشیاء بنانے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ قراٰنِ مجید میں 8 مقامات پر چاندی کا ذکر ملتا ہے۔ وہ یہ ہیں: اٰلِ عمرٰن:14، التوبۃ:34، الکہف:19، الزخرف:33 اور 34، الدھر:15، 16 اور 21۔ ان میں سے ایک آیت یہ ہے: ﴿عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ٘ وَّ حُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا(۲۱)﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: ان پر باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔(پ29، الدھر:21)

4 **سونا (Gold):** نرم چمکدار اور پیلے رنگ کی دھات ہے جسے کسی بھی شکل میں ڈھالا جاسکتا ہے۔ یہ اپنی خصوصیات کی وجہ سے انتہائی مہنگا ہے۔ قیمتی دھات ہونے کی وجہ سے صدیوں سے روپے پیسے کے بدل کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ اس کے سِکّے بنائے جاتے ہیں۔ قیمتی و خوبصورت اشیاء اور زیورات بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

قراٰنِ مجید میں 9 مقامات پر سونے کا ذکر ملتا ہے اور ایک پوری سورت کا نام سونے پر ہے جسے سورۃُ الزُّخرف کہتے ہیں۔ 9 مقامات یہ ہیں: اٰلِ عمرٰن:14، 91، التوبۃ:34، بنیٓ اسرآءیل:93، الکہف: 31، الحج:23، فاطر:33، الزخرف: 53 اور 71۔ ان میں سے ایک آیت یہ ہے: ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًاۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ(۳۳)﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: (ان کیلئے) بسنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہو گا۔(پ22، فاطر:33)

نمازِ عشا کی اہمیت و فضیلت کے متعلق 5 فرامینِ مصطفےٰ

بنتِ سید نثار احمد
(درجۂ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ گلزارِ عطّار، کراچی)

نماز اللہ پاک کی طرف سے تحفۂ معراج ہے اور قراٰن و حدیث سے اس کی اہمیت و فضیلت صاف واضح ہوتی ہے، بالعموم تمام نمازوں کی اور بالخصوص نمازِ عشا کی اپنی جگہ اہمیت ہے اور اس کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔

عشا کا لغوی معنیٰ: عشا کے لغوی معنیٰ رات کی ابتدائی تاریکی کے ہیں، چونکہ یہ نماز اندھیرا ہو جانے کے بعد ادا کی جاتی ہے، اس لئے اس نماز کو نمازِ عشا کہا جاتا ہے۔(فیضان نماز، ص114) **سب سے پہلے نمازِ عشا:** سب سے پہلے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ عشا ادا فرمائی۔(شرح معانی الآثار، 1/226) نمازِ عشا چونکہ پورے دن کے اختتام پر رات میں ادا کی جاتی ہے اس لئے تھکن و سستی کے سبب اکثر لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں اور نمازِ عشا کی ادائیگی سے قبل ہی یا تو سو جاتے ہیں یا پھر دنیاوی مشغولیت مثلاً شاپنگ سینٹرز میں جانے اور سیر و تفریح کے سبب اسے ضائع کر دیتے ہیں لہٰذا باقی نمازوں کی طرح اس کی ادائیگی کا بھی خوب خوب التزام کرنے کی کوشش کی جائے، نمازِ عشا کی اہمیت و فضیلت اور وعیدات احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں پیشِ خدمت ہے:

1 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے چالیس دن فجر و عشا باجماعت پڑھی اس کو اللہ پاک دو آزادیاں عطا فرمائے گا ایک نار (یعنی آگ) سے، دوسری نفاق (یعنی منافقت) سے۔(تاریخ بغداد، 7/98)

2 حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو نمازِ عشا جماعت سے پڑھے گویا اُس نے آدھی رات قیام کیا اور جو فجر جماعت سے پڑھے گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔(مسلم، ص258، حدیث:1491)

3 امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو

چالیس راتیں مسجد میں باجماعت نمازِ عشا پڑھے، کہ پہلی رکعت فوت نہ ہو، اللہ پاک اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

(ابن ماجہ، 1/ 437، حدیث:797)

4 تابعی بزرگ حضرت سعید بن مسیّب رحمۃُ اللہِ علیہ سے مروی ہے کہ سرورِ دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ مبارک ہے: ہمارے اور منافقین کے درمیان علامت (یعنی پہچان) عشا کی نماز میں حاضر ہونا ہے، کیونکہ منافقین ان نمازوں میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(مؤطاامام مالک، 1/ 133، حدیث:298)

5 حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: سب نمازوں میں زیادہ گراں یعنی بوجھ والی منافقوں پر نماز عشا اور فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور ضرور حاضر ہوتے، اگرچہ سرین (یعنی بیٹھنے میں بدن کا جو حصہ زمین پر لگتا ہے اس) کے بل گھسٹتے ہوئے، یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا آتے۔ (ابن ماجہ، 1/ 437، حدیث:797)

بے شک نماز میں دنیاو آخرت کی بھلائی ہے، ہمیں چاہئے کہ ہر نماز کو اس کے مقررہ وقت میں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نمازِ عشا کو بھی کامل و اکمل ادا کرنے کا اہتمام کریں، بالیقین اسی میں ہماری نجات اور کامیابی و کامرانی پنہاں ہے۔

قبولیتِ دعا کے 15 مقامات

بنتِ امیر حیدر عطّاریہ
(درجۂ ثالثہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطّار گلبہار، سیالکوٹ)

دعا اللہ ربُّ العزّت کے فضل و کرم کا مستحق ہونے کا نہایت ہی آسان اور مجرب ذریعہ ہے، گنہگار بندوں کے لئے دعا اللہ پاک کی طرف سے بہت بڑی سعادت ہے۔ دعا کی اہمیت کا اندازہ اللہ پاک کے اس فرمان سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، اللہ پاک قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ24، المؤمن:60)

ہے تیرا فرمان اُدْعُوْنِیْ ہے یہ دعا ہو قبر نہ سونی

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص122)

اس آیت کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے، امام فخرُ الدین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات ضروری طور پر معلوم ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اللہ کی عبادت سے ہی نفع پہنچے گا۔ اس لئے عبادت میں مشغول ہونا نہایت اہم ہے۔ چونکہ عبادات کی اقسام میں دعا ایک بہترین قسم ہے اس لئے یہاں بندوں کو دعا مانگنے کا حکم دیا گیا۔ (تفسیر کبیر، المؤمن، تحت الآیۃ:60، 9/ 527 ملخصاً صراط الجنان، 8/ 579) نبی آخرُ الزماں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (ترمذی، 5/ 319، حدیث: 3551 ملخصاً) جن مقامات پر دعا قبول ہوتی ہے، ان میں سے 15 مقامات ملاحظہ کیجئے:

1 مَطاف 2 مُلْتَزَم 3 میزاب کے نیچے 4 خانۂ کعبہ کے اندر 5 مسعیٰ (یعنی جہاں سعی کی جاتی ہے) 6 صفا 7 مَروہ 8 زم زم کے کنویں کے قریب۔ (الحصن الحصین، 31 ملتقطاً) یہ جو مقامات بیان کئے گئے ہیں۔ یہ مکۂ مکرّمہ میں واقع ہیں، اب اِن شآءَ اللہ ان مقامات کا ذکر کیا جائے گا، جو مدینۂ مُنوّرہ میں واقع ہیں:

9 مسجدِ نبوی شریف 10 منبرِ اطہر کے پاس 11 مسجدِ قُبا شریف 12 جبلِ اُحد شریف 13 مسجدِ نبوی کے ستونوں کے نزدیک 14 مزاراتِ بقیع 15 وہ مبارک کنویں، جنہیں آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت ہے۔ (رفیق الحرمین، ص 67، 68 ملتقطاً) مُواجَہَہ شریف کے بارے میں امام ابنُ الجَزَری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دعا یہاں قبول نہ ہوگی تو کہاں قبول ہوگی۔ (الحصن الحصین، 31)

جس جگہ کوئی ولی رہتے ہوں اس جگہ زیادہ دعا قبول ہوتی ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ترجَمۂ کنزُالعرفان: وہیں زکریا نے اپنے رب سے دعا مانگی، عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بیشک تو ہی دعا سننے والا ہے۔ (پ3، اٰلِ عمرٰن:38) اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت زکریا علیہ السّلام نے حضرت مریم رضی اللہُ عنہا کے پاس کھڑے ہو کر اولاد کی دعا مانگی تاکہ قربِ ولی کی وجہ سے دعا جلد قبول ہو۔ (علم القرآن، ص219 ملخصاً)

کتاب "فضائلِ دعا" کا مطالعہ کرنے سے دعا کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوگی اور دعا کرنے کا ذہن بنے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اللہ پاک اپنے حبیب کے صدقے اپنی بارگاہ میں دعا کرنے کی سعادت سے نوازے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 150 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام

کراچی: محمد منور عطّاری، محمد اسماعیل عطّاری، سید زین العابدین، محمد اریب، وقار یونس، احمد رضا، محمد وقار عطّاری۔ **فیصل آباد:** منیر حسین عطّاری مدنی، شناور غنی، محمد ذوالقرنین احمد عطّاری، اویس افضل، محمد شیر نواب عطاری۔ **راولپنڈی:** طلحہ خان عطّاری، شاکر حسین، بخت زمان عطّاری، محمد احمد رضا۔ **سیالکوٹ:** محمد اسماعیل، امین احمد، محمد طاہر فاروق۔ **ڈیرہ اللہ یار:** علی رضاعطاری، بابا رضا عطّاری۔ **لاہور:** سید جواد قمر، مبشر رضا عطّاری۔ **حیدرآباد:** حافظ ضمیر علی، علی رضا۔ **متفرّق شہر:** محمد حسین صدیق (بہاولپور)، محمد عثمان (گوجرانوالہ)، سرمد علی عطّاری (خیر پور)، فوادر ضا عطّاری (ہارون آباد)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام

کراچی: بنتِ خورشید، بنتِ محمد سلیمان، بنتِ عابد حسین، بنتِ سید نثار احمد، بنتِ محمد یعقوب خان، اُمِّ فیضان عطّاریہ، اُمِّ خلّاد مدنیہ، بنتِ محمد زکریا، بنتِ جمیل احمد عطّاری، بنتِ عصمتُ اللہ خان، بنتِ محمد اقبال، بنتِ حبیب احمد، بنتِ آفتاب، بنتِ منصور، اُمِّ ورد عطّاریہ، بنتِ اسحاق، بنتِ اکرم، بنتِ یوسف انصاری، بنتِ راحت، بنتِ محمد کامران، بنتِ مبین بھٹی، بنتِ محمد حسین، بنتِ محمد امین، بنتِ پٹھان، بنتِ حکیم اللہ انصاری، بنتِ شہزاد احمد۔ **حیدر آباد:** بنتِ ہارون، بنتِ محمد جاوید۔ **سیالکوٹ:** بنتِ سعید احمد، بنتِ محمد خورشید، بنتِ عبدالعزیز، بنتِ محمد نواز، بنتِ خلیل، بنتِ ساجد علی، بنتِ اصغر مغل، بنتِ اقبال عطّاریہ، بنتِ طارق، بنتِ افتخار، بنتِ امیر حیدر عطّاریہ، بنتِ شبیر احمد عطّاریہ، بنتِ طارق محمد، بنتِ لیاقت علی، بنتِ محمود رضا انصاری۔ **راولپنڈی:** بنتِ محمد شفیع، بنتِ مدّثّر۔ **لاہور:** بنتِ حافظ علی محمد، بنتِ محمد نواز، بنتِ محمد عمران عطّاری، بنتِ الطاف حسین۔ **لالہ موسیٰ:** بنتِ خادِم حسین، بنتِ اصغر علی۔ **پٹیالہ:** بنتِ محمد انور خان، بنتِ مجتبیٰ۔ **متفرق شہر:** بنتِ امجد علی (جہلم)، بنتِ دلپذیر عطّاریہ (کشمیر)، اُمِّ حنظلہ (محلہ کشمیریاں)، بنتِ محمد حنیف (قادر آباد)، اُمِّ اسوہ (منڈی بہاؤالدین)، بنتِ الطاف حسین (چنیوٹ)، بنتِ محمد شاہد، بنتِ خضر، بنتِ نیاز احمد (رحیم یار خان)، اُمِّ غلام اِلیاس عطّاریہ (بورے والا)، بنتِ اشرف عطّاریہ (سمندری)، بنتِ شوکت علی (جڑانوالہ)۔ **اوورسیز:** اُمِّ حسان (اسٹریلیا)، بنتِ اصغر (ڈنمارک) **امریکہ:** بنتِ عبد الرءوف عطّاریہ، اُمِّ بلال عطّاریہ۔

ان مؤلفین کے مضامین 10جون 2022ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے عنوانات (برائے ستمبر 2022ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20جون 2022ء

1 قراٰنِ کریم میں ایمان والوں کے لئے 10بشارتیں 2 بخل کی مذمت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 3 صلح کروانے کے فضائل

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

خوابوں کی تعبیر میں فرق

مولانا محمد اسد عطّاری مَدَنی*

خواب کی تعبیر خواب دیکھنے والے کے مزاج، جگہ، حالات اور مقام و منصب کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے مثلاً ایک ہی خواب ایک عام آدمی دیکھے اور وہی خواب کوئی بادشاہ دیکھے تو دونوں کی تعبیر مختلف ہو سکتی ہے کیونکہ انار دیکھنے کی تعبیر ایک عام شخص کے بارے میں کچھ اور ہے جبکہ بادشاہ دیکھے تو جنگ اور اس میں کامیابی کی علامت ہو سکتی ہے۔ یونہی علاقے کے فرق سے بھی تعبیر میں فرق ہو سکتا ہے مثلاً کتے کو دیکھنے کی تعبیر شہری کے حق میں دیہاتی سے مختلف ہوتی ہے۔ اسی طرح لوگوں کے رہن سہن، بول چال، Culture، موسم یہ سب چیزیں تعبیر پر اثر انداز ہوتی ہیں اس لئے ان تمام باتوں کا خیال رکھنا تعبیر بیان کرنے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

یونہی اوقات کے فرق سے بھی فرق ہوتا ہے ایک ہی خواب دن میں دیکھا جائے اس کی تعبیر اسی طرح کے رات میں دیکھے گئے خوابوں سے مختلف ہو سکتی ہے بعض کتابوں میں باقاعدہ اس مضمون پر ایک مستقل باب تحریر کیا گیا ہے۔

خواب کی تعبیر میں فرق کی ایک وجہ جنس کا فرق بھی ہوتا ہے ایک ہی چیز مرد کے لئے اچھی جبکہ عورت کے لئے بری یونہی اس کے برعکس بھی ہو سکتی ہے مثلاً خواب میں مرد کے لئے کندھے سے نیچے لمبے بال کی تعبیر عورت کے لمبے بالوں سے جدا ہوگی، یونہی بہت سی اشیاء میں فرق پایا جاتا ہے۔

خواب کی تعبیر میں نیک و بد کے فرق سے بھی فرق ہوتا ہے، ایک ہی خواب نیک شخص کے حق میں اچھا جبکہ فاسق کے حق میں برا ہو سکتا ہے جیسا کہ ایک مرتبہ امام ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور ایک خواب بیان کیا کہ میں خواب میں اذان کہتا ہوں فرمایا: حج کو جائے گا۔ ایک اور شخص نے بھی یہی خواب بیان کیا تو فرمایا: تو کسی جرم میں پکڑا جائے گا اور سزا پائے گا۔ لوگوں نے تعجب کا اظہار کیا کہ خواب تو ایک ہے مگر دونوں کے لئے تعبیر جدا کیوں؟ تو آپ نے فرمایا: پہلا شخص اپنے حلیے اور حال احوال سے نیک معلوم ہوتا تھا جبکہ دوسرا ایسا نہیں تھا لہٰذا دونوں کی تعبیر کے لئے میں نے جدا جدا آیات سے Reference لیا اور تعبیر بیان کی اس بیان سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی انسان کی شخصیت کے لئے کس قدر فائدہ مند جبکہ فسق و گناہ کس قدر تباہ کن ہو سکتا ہے۔ (تعبیر الرؤیا، ص168)

آپ کے خوابوں کی تعبیر

خواب: میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں سمندر کے پاس بیٹھا ہوں اور پانی کی لہروں کو دیکھ رہا ہوں اتنے میں ایک کافی عمر کے بزرگ میرے پاس آئے اور اُن کے ہاتھ میں ناشتے دان تھا میرے پاس بیٹھ گئے اور کھانے کا ناشتے دان کھولا اور بولے: آؤ بیٹا! میرے ساتھ کھانا کھاؤ، میں نے اُن کے کھانے کی طرف دیکھا یہ سوچ کر کہ کھانے میں پتا نہیں کیا ہو گا جب کھانا نظر آیا تو معلوم ہوا نہاری ہے پھر میں نے کھانے کے لئے

*نگرانِ مجلس مدنی چینل

ہاتھ آگے کیا تو مجھ سے کہا: ابھی ٹھہرو! پھر انھوں نے بہت سارا گھی اُس میں ملا دیا اتنا گھی تھا کہ نہاری کم اور گھی زیادہ دیکھ رہا تھا دیکھنے میں بھی بہت عجیب لگ رہا تھا پھر مجھ سے کہا: اب آپ کھائیں پھر میں نے ان کے ساتھ پیٹ بھر کے نہاری اور گھی کھایا۔ براہِ کرم اس خواب کی تعبیر بیان فرما دیجئے۔ جزاک اللہُ خیراً

تعبیر: سمندر کا دیکھنا کسی بڑے صاحبِ منصب شخص سے واسطہ پڑنے کی دلیل ہے ہو سکتا ہے آپ کسی ایسے کام میں مصروف ہوں جس میں بڑے لوگوں سے معاملہ درپیش ہو گا البتہ بزرگ کا آکر شفقت فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو اپنے کام میں کامیابی نصیب ہو گی اِن شآءَ اللہ لہٰذا اگر آپ کسی بڑے یا غیر معمولی کام میں پڑنا چاہ رہے ہیں تو اسے اچھے انداز پر کیجئے اور اللہ پاک کی ذات پر بھروسا رکھئے۔

خواب: میں نے خواب میں نیولا دیکھا ہے، وہ میرے قریب آتا ہے منہ کھولتا ہے، مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں کاٹ نہ لے، لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اس نے کاٹا نہیں، البتہ مجھے بہت ڈر لگا۔ (اسلامی بہن)

تعبیر: خواب میں نیولا دیکھنا چور کی علامت ہے۔ لہٰذا خواب دیکھنے والے کو چاہئے کہ وہ اپنے سامان اور مال کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرے بعض اوقات اس طرح کے خواب دکھانے کا مقصد انسان کو متنبہ کرنا ہوتا ہے جو کہ بندۂ مومن کے لئے نعمت ہے۔

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مفتی محمد عبدُ السلام قادری رضوی (دارُ العلوم غوثیہ منظرِ اسلام، مصطفےٰ آباد باہتر موڑ واہ کینٹ): ماشآءَ اللہ! اصلاحِ عقائد واعمال اور اشاعتِ علومِ اسلامیہ پر مشتمل "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کا ایک قابلِ تحسین علمی سلسلہ ہے جو دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دینِ متین پر مشتمل دیگر شعبہ جات کی طرح روز افزوں ترقی کی طرف رواں دواں ہے، دورِ حاضر کے اہلِ سنّت کے رسائل میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" نے اہم مقام حاصل کرلیا ہے جس سے ہر شعبۂ زندگی سے متعلقہ افراد اکتسابِ فیض کررہے ہیں۔ فقیر اپنے جملہ احباب کو باقاعدگی سے نہ صرف خود بلکہ دوسرے عاشقانِ رسول تک بھی اس ماہنامہ کو عام کرنے اور باضابطہ پڑھنے و تقسیم کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو مزید ترقی عطا فرمائے، اٰمین۔

متفرق تأثرات

2 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ویسے تو تمام مضامین بہت اچھے ہیں مگر مجھے سلسلہ "احکامِ تجارت" بہت اچھا لگتا ہے کہ اس سے تجارت سے متعلق مسائل سیکھنے کو ملتے ہیں۔ (محمد عدیل لودھی، میلسی پنجاب) 3 اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بہت دلچسپ علمِ دین کا خزانہ ہوتا ہے، اس ماہنامہ کو میں نے دینی، دنیاوی، اخلاقی اور معاشرتی معلومات سے بھرپور پایا ہے گویا کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک اچھی اور کامیاب زندگی گزارنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ (سیف اللہ، کھمبڑہ، اوباڑو ضلع گھوٹکی) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ ماہنامہ کئی کتابوں کا نچوڑ ہے، اس میں بہت اہم اور دلچسپ مضامین پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ ماہنامہ علم کا انمول خزانہ ہے جس سے ہم ہر ماہ علم کے بیش بہا موتی چُن سکتے ہیں۔ (اسد اللہ عطاری، درجہ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ ڈھرکی) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر وظائف سے بہت سے مسائل کا حل ملتا ہے، بچّوں کے صفحات سے بچوں کی تربیت میں مدد مل رہی ہے اور بچے انہیں شوق سے پڑھتے ہیں بلکہ سلسلہ "حروف ملایئے" میں بچے شوق سے حروف ملاتے ہیں، "مدنی مذاکرے کے سوال جواب"، "انٹرویو" سمیت تمام سلسلے معلوماتی اور اچھے ہوتے ہیں۔ (بنتِ محمد صدیق، مورو، سندھ) 6 ماشآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" انتہائی دلچسپ اور معلوماتی میگزین ہے، اس میں انتہائی خوبصورت اور دلوں کو چھو جانے والی تحریریں ہوتی ہیں، اس کے ہر صفحے کا عنوان اتنا خوبصورت ہوتا ہے کہ کوئی صفحہ چھوڑ کر آگے بڑھنے کا دل ہی نہیں کرتا، سلسلہ "کچھ نیکیاں کمالے" بہت اچھا ہے۔ (بنتِ علی احمد، لاہور) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہمیں ایسے مدنی پھول ملتے ہیں جو کسی کتاب یا رسالے سے نہیں ملتے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی باتیں اور امیرِ اہلِ سنّت کے مہکتے مدنی پھول، ماشآءَ اللہ کیا بات ہے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی! (بنتِ عمر دراز عطاریہ، سرگودھا) 8 مختلف موضوعات کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے کیلئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک جامع کتاب کی حیثیت رکھتا ہے، اس میں بچّوں کی کہانیاں، بچّوں کی دلچسپی کا باعث بنتی ہیں اور بچّے فضول کاموں سے محفوظ رہتے ہیں، یہ میگزین بچّوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کے لئے یکساں مفید ہے، اس سے اچھی زندگی گزارنے کے مدنی پھول ملتے ہیں۔

(بنتِ مظفر عطاریہ، پتوکی، پنجاب)

FEEDBACK

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

پیدل کی سواری

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ یعنی جوتے بکثرت استعمال کرو کیونکہ بندہ جب تک جوتے پہن کر رکھتا ہے سوار کی طرح ہوتا ہے۔[1]

پیارے بچّو! جوتے / چپل پہننا اچّھی عادت ہے اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت ہے، جوتے پہننے کے بہت سارے فائدے ہیں: جوتے پہننے سے ہمارے پاؤں گندے نہیں ہوتے، ہمارے پاؤں کانٹے وغیرہ لگنے سے محفوظ رہتے ہیں، سردیوں میں پاؤں کی حفاظت کرنے اور گرمیوں میں دُھوپ میں چلنے کے لئے جوتے کافی مددگار ہوتے ہیں۔

اس حدیثِ پاک کے دوسرے حصے میں بتایا گیا ہے کہ جوتے پہننے والا سوار شخص کی طرح ہے یعنی جس طرح سوار کم تھکتا ہے، اسی طرح جوتے / چپل پہننے والا بھی کم تھکتا ہے۔

کچھ بچّے بغیر چپلیں پہنے باہر گلی میں نکل جاتے ہیں جو کہ اچّھی عادت نہیں ہے اس طرح پاؤں گندے ہو سکتے ہیں، کوئی پتھر یا کانٹا وغیرہ لگنے سے پاؤں زخمی بھی ہو سکتے ہیں لہٰذا گھر میں اور باہر اکثر جوتے پہن کر رکھیں ہاں جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں کہ یہ ہمارے پیارے نبی کی سنّت ہے۔[2]

جب جب جوتے پہنیں بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر، جھاڑ کر، پہلے سیدھا پاؤں سیدھے جوتے / چپل میں پھر اُلٹا پاؤں اُلٹے جوتے میں ڈالیں اور جب اُتاریں تو پہلے اُلٹا پھر سیدھا جوتا اتاریں کہ یہ سنّت ہے، سنّت پر عمل کرنے میں بڑی ہی برکت ہے۔

حضرت علامہ ابنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص ہمیشہ جُوتا پہنتے وقت سیدھے پاؤں سے اور اُتارتے وقت اُلٹے پاؤں سے شروع کرے وہ تلّی[3] کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔[4]

بعض بچّے گھروں میں کھیل کود کرتے ہوئے کھلونے اور چپلیں وغیرہ اُچھالتے ہیں اور ایک دوسرے کو مارتے ہیں۔ یہ اچھے بچّوں کا کام نہیں، اس طرح کئی جوتے اُلٹے بھی ہو جاتے ہوں گے جبکہ اُلٹے جوتے کے متعلق حکم ہے کہ جو دیکھے وہ سیدھا کر دے ورنہ تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ جوتا الٹا دیکھ کر اس کو سیدھا نہ کرنا تنگ دستی کے اسباب میں سے ہے اور اگر رات بھر جوتا الٹا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے، اُلٹا جوتا شیطان کا تخت ہے۔[5] کسی بھی رنگ کے جوتے / چپل پہننا جائز ہے لیکن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کالا جُوتا غم اور پیلا جوتا خوشی لاتا ہے۔[6]

اللہ پاک ہمیں جوتے / چپل پہننے کے فوائد و آداب پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مسلم، ص894، حدیث: 5494 (2) ابو داؤد، 4 / 95، حدیث: 4138 ماخوذاً (3) تلی پیٹ میں الٹی طرف، معدے کی پشت پر، بیضوی شکل کا ایک بہت بڑا غُدود جس کا تعلق دورانِ خون (خون کی سرکولیشن) اور نظامِ ہضم سے ہے۔ (فیروز اللغات، ص406) (4) حیاۃ الحیوان، 2 / 289 (5) سنی بہشتی زیور، 601، 602 ملخصاً (6) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 3 / 97 ماخوذاً۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اچّھوں کی صحبت میں رہئے

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اچّھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

> اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ یعنی صحبت اَثر انداز ہوتی ہے۔ اچّھی صحبت بندے کو اچھا اور بُری صحبت بُرا بنا دیتی ہے۔
> (ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟، ص14)

پیارے بچّو! کسی کے اچھا یا بُرا ہونے میں صحبت (یعنی دوستی وغیرہ) کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ اگر ہم اچھے دوستوں مثلاً نماز اور قراٰنِ پاک پڑھنے والے، امّی ابّو اور بڑے بہن بھائیوں کی بات ماننے والے، چھوٹے بہن بھائیوں کا خیال رکھنے والے، آپ جناب سے بات کرنے والے، لڑائی جھگڑا نہ کرنے والے اور سچ بولنے والے بچّوں کے ساتھ رہیں گے تو ہم بھی اچھے بن جائیں گے۔ اور اگر ہم ان باتوں پر عمل نہ کرنے والے بُرے دوستوں کے ساتھ رہیں گے تو ہم بھی بُرے بن جائیں گے۔ لہٰذا ہمیں اچّھے بچّوں کے ساتھ ہی رہنا چاہئے۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہماری پیاری کتاب قراٰنِ پاک میں 30 پارے ہیں۔ اس میں 114 سورتیں ہیں جن میں 86 مکی اور 28 مدنی ہیں، مطلب یہ کہ جو سورتیں مکے میں نازل ہوئیں انہیں مکی کہتے ہیں اور جو مدینے میں نازل ہوئیں انہیں مدنی کہتے ہیں۔ سب سے بڑی سورت کا نام "بقرہ" اور چھوٹی کا نام "کوثر" ہے۔ قراٰن شریف میں 14 سجدے اور 7 منزلیں ہیں۔

آپ نے اوپر سے نیچے، سیدھی سے الٹی طرف حروف ملا کر 6 نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "پارے" تلاش کیا گیا ہے۔

اب یہ نام تلاش کیجئے:

(1) سورت (2) مکی (3) مدنی (4) رکوع (5) کوثر (6) سجدے۔

پ	ہ	ی	ئ	ے	ت	ر	ع	و
ق	ل	ک	ج	ھ	گ	ف	د	س
ا	آ	م	ن	ب	ط	چ	ش	ز
ۃ	آ	ؤ	پ	ا	ر	ے	س	ٹ
ڑ	س	خ	م	ض	ک	ح	و	غ
ڈ	ج	ص	ک	ک	و	ث	ر	ذ
م	د	ن	ی	ٹ	ع	ڑ	ت	ژ
ط	ے	پ	ہ	ی	ئ	ے	ت	ث

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

مولانا محمد ارشد اسلم عطّاری مَدَنی*

کھجوروں کا گُچّھا

اتنی ساری کھجوریں!! صُہیب فریج کھولے کھڑا تھا اور حیرت سے کھجوروں کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔ اس نے ایک کھجور منہ میں ڈالی اور دوسری ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا: آپی یہ اتنی ساری کھجوریں کون لے کر آیا ہے۔ اُمِّ حبیبہ نے کہا: داداجان نے منگوائی ہیں۔

صہیب نے کہا: روزوں کا مہینا تو ہے نہیں! پھر داداجان نے اتنی ساری کھجوریں کیوں منگوائی ہیں؟ خُبیب نے فوراً کہا: اب یہ تو داداجان ہی بتائیں گے۔

شام کے وقت خبیب اور صہیب ٹیوشن سے واپس آئے تو اُمِّ حبیبہ نے کہا: داداجان آگئے ہیں، میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی، جلدی سے بیگ رکھو پھر دادا جان کے پاس چلتے ہیں۔ خبیب نے بیگ رکھتے ہوئے کہا: بس ایک منٹ، میں پانی پی کر آیا۔

دادا جان کمرے میں بیٹھے کھجوریں کھا رہے تھے، تینوں کو آتا دیکھ کر کہا: پہلے کھجوریں کھاؤ گے یا کچھ پوچھو گے؟ اُمِّ حبیبہ حیرت سے بولی: دادا جان آپ کو کیسے پتا چلا؟ داداجان نے مسکراتے ہوئے کہا: جب تم ایک ساتھ آتے ہو تو میں سمجھ جاتا ہوں، ضرور کوئی بات پوچھنے کے لئے آئے ہو۔ اب بتاؤ! کیا بات پوچھنی ہے؟

خبیب نے کہا: دادا جان! آپ نے اتنی ساری کھجوریں کیوں منگوائی ہیں؟ دادا جان نے کہا: مجھے تو اس سے زیادہ منگوانی چاہئے تھیں، اُمِّ حبیبہ نے کہا: وہ کیوں؟ دادا جان نے کہا: کھجور کے بہت زیادہ فائدے ہیں، جب آپ لوگ سُنیں گے تو ایک دن میں ہی کھجوریں ختم کر دیں گے۔ اُمِّ حبیبہ نے کہا: سچ میں داداجان!!! تو پھر ہمیں جلدی سے بتایئے۔ یہ کہہ کر تینوں نے جلدی سے ایک ایک کھجور اُٹھالی۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ذمہ دار شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

دادا جان نے کہا: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کھجور بہت پسند تھی، 1 کھجور میں بہت ساری بیماریوں کا علاج ہے جیسے: کھانسی، جگر اور دل کی بیماری 2 کھجور کھانے سے زخم جلدی ٹھیک ہو جاتے ہیں 3 کھجور پیلیا کی بہترین دوا ہے 4 جو بھوکا رہ کر کمزور ہو گیا ہو اس کے لئے کھجور کھانا فائدہ مند ہے 5 کھجور کو دودھ میں اُبال کر کھانے سے بہت طاقت حاصل ہوتی ہے۔ یہ تو کھجور کے فائدے تھے، اگر کھجور کی گُٹھلی جلا کر پاؤڈر بنالیا جائے تو اس کے بھی فائدے ہیں۔ وہ بھی سن لو! 1 اگر اس پاؤڈر سے دانت صاف کئے جائیں تو دانت سفید اور چمکدار ہو جاتے ہیں 2 اس کا پاؤڈر لگانے سے زخم کا خون بند ہوتا اور زخم بھر جاتا ہے۔

دادا جان فائدے بتا کر خاموش ہوئے پھر کچھ دیر بعد خود ہی بولے، میں تمہیں اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک معجزہ سُناتا ہوں:

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: "میں کیسے مان لوں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں؟ اُمِّ حبیبہ ایک دَم سے بولی: اس آدمی نے ایسے کیوں کہا؟ دادا جان نے کہا: کئی کافر لوگ ہمارے پیارے نبی سے ایسے سوال کرتے تھے اور کچھ لوگ تو کوئی نشانی بھی مانگتے تھے، کہتے تھے، اگر آپ اللہ پاک کے نبی ہیں تو کوئی نشانی دکھائیں، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم معجزہ دکھاتے تھے، اس کے بعد کئی خوش نصیب لوگ مسلمان ہو جاتے تھے۔

خبیب نے کہا: کیا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے معجزہ دکھایا تھا؟ دادا جان نے کہا: جی بالکل دکھایا تھا۔ وہاں پاس میں ایک کھجور کا درخت تھا، جس پر بہت ساری کھجوریں لٹکی ہوئی تھیں۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس آدمی سے فرمایا: اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں اور وہ میرے پاس آجائے تو پھر تم مجھے اللہ کا رسول مان لوگے؟ اُس آدمی نے کہا: جی ہاں۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور کے گچھے کو بلایا، وہ گچھا درخت سے اُتر کر آپ کے پاس آگیا پھر آپ نے اسے حکم دیا تو وہ واپس جا کر درخت میں اپنی جگہ پر لگ گیا۔ آپ کا یہ معجزہ دیکھ کر وہ آدمی فوراً مسلمان ہو گیا۔

(ترمذی، 5/359، حدیث:3648، معجم الکبیر للطبرانی، 12/86، حدیث:12622)

سب نے خوش ہو کر سُبْحٰنَ اللہ کہا۔ پھر اُمِّ حبیبہ نے پوچھا: دادا جان آپ کو اور کھجوریں لا کر دوں؟ دادا جان نے فوراً کہا: اچھا! ایک بات تو میں بتانا بھول ہی گیا؟ تینوں ایک ساتھ بولے: دادا جان کون سی بات؟ دادا جان نے بتایا: کھجور زیادہ مت کھانا ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی۔ صہیب نے کہا: تو پھر کتنی کھائیں؟ دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا: میرے خیال سے 3، 3 کافی ہیں۔

صہیب نے کہا: بس دادا جان آج سے ہم اتنی کھجوریں کھائیں گے، یہ کہتے ہوئے بچّے کھجوریں کھانے چلے گئے۔

مدرسۃُ المدینہ ناظم آباد (لاہور)

قراٰنِ پاک رُشد و ہدایت کا اعلیٰ سَرچشمہ اور قوموں کی ترقّی وعُروج کا سبب ہے۔ درست تلاوتِ قراٰن ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے۔ تعلیمِ قراٰن کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدرسۃُ المدینہ ناظم آباد (شاد باغ لاہور) بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

”مدرسۃ المدینہ ناظم آباد (لاہور)“ کی تعمیر کا آغاز 2000ء میں ہوا، اسی سال باقاعدہ پڑھائی کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا، اس مدرسۃُ المدینہ کا سنگِ بنیاد و افتتاح حاجی دانیال عطاری (نگران وزیر آباد) نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے کیا۔

اس درسگاہ میں حفظ کی 11 جبکہ ناظرہ کی 2 کلاسز ہیں جن میں 415 طلبہ تعلیمِ قراٰن حاصل کرنے میں مصروف ہیں، اب تک (یعنی 2022ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے 2000 بچوں نے ناظرہ جبکہ 1300 طلبہ نے حفظِ قراٰن مکمل کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اس مدرسہ سے فراغت پانے والوں میں سے 225 طلبہ نے درسِ نظامی میں داخلہ لیا اور 125 طلبہ تکمیلِ درسِ نظامی کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول ”مدرسۃُ المدینہ ناظم آباد“ کو ترقّی وعُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

(1) کھجور میں بہت ساری بیماریوں کا علاج ہے (2) اچھے بچّوں کے ساتھ ہی رہنا چاہئے (3) جو سورتیں مکے میں نازل ہوئیں انہیں مکی کہتے ہیں (4) دوستوں کو مشکل کے وقت اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئے (5) لیکن ادھار ایک ذمہ داری ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بناکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ تین سے زائد درست جوابات موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (جون 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں موجود ہیں)

سوال 01: غزوۂ خندق کب پیش آیا؟

سوال 02: رُکنِ شوریٰ حاجی زم زم رضا عطّاری کا وصال کب ہوا؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بناکر اس نمبر پر واٹس ایپ 923012619734+ کیجئے › تین سے زائد درست جوابات موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

مَدَنی ستارے

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، "مدرسۃُ المدینہ ناظم آباد(لاہور)" میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں 13 سالہ محمد انس بن محمد نوید کے تعلیمی واخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلحمدُ لِلّٰہ! 1 ماہ میں ناظرہ قراٰن مکمل کیا اور 9 ماہ 18 دن میں حفظِ قراٰن مکمل کرنے کی سعادت پائی، اس چھوٹی سی عمر میں بھی 1 سال سے نمازِ پنجگانہ کے علاوہ تہجد اشراق چاشت کی ادائیگی بھی کررہے ہیں، مزید یہ کہ 17 سے زائد کتب ورسائل کا مطالعہ کرلیا ہے اور امیرِ اہلِ سنّت کی جانب سے ملنے والے ہفتہ وار رسائل میں سے 50 کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ اور مزید علمِ دین سے روشناس ہونے کے لئے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے لیا ہے، اور تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) کرنے کے خواہش مند بھی ہیں۔

ان کے استاذِ محترم ان کے بارے میں تاثرات دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ماشآءَ اللہ! ذہین، سنجیدہ، باادب، نماز کی پابندی کرنے اور کروانے والا اور کئی نیک اعمال کا عامل بھی ہے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جون 2022ء)

نام مع ولدیت:.................. عمر:...... مکمل پتا:..............................

موبائل / واٹس ایپ نمبر:.................. (1) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:........

(2) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:........ (3) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:........

(4) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:........ (5) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:........

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اگست 2022ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب دیجئے (جون 2022ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جون 2022ء)

جواب: 1.............................. جواب: 2..............................

نام.................. ولدیت.................. موبائل / واٹس ایپ نمبر..................

مکمل پتا..............................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اگست 2022ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔

بندر اور شیرنی کی دوستی

مولانا سید عدیل ذاکر چشتی*

ٹِلّو بندر ایک درخت سے دوسرے درخت پر تیزی سے چھلانگ لگاتے ہوئے اپنے آپ سے بول رہا تھا: جلدی۔۔۔ جلدی کر ٹِلّو جلدی، رات ہونے سے پہلے تجھے گھر پہنچنا ہے ورنہ اَمّی کی ڈانٹ سننی پڑے گی۔

بچاؤ! بچاؤ! ارے کوئی ہے جو میری مدد کرے، مجھے اس گڑھے سے باہر نکالے؟ اچانک ٹِلّو بندر کے کانوں میں آواز آئی۔

ٹِلّو آواز کی سمت بڑھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا مگر اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ اچانک اس کی نظر گڑھے کی طرف گئی تو وہاں ایک شیرنی پھنسی ہوئی دکھائی دی۔

ٹِلّو نے ڈرتے ہوئے کہا: یہ کیا، رانی شیرنی! تم یہاں کیسے پھنس گئیں؟

مجھے نہیں پتا ٹِلّو بھائی! میرے بچے بھوکے تھے، میں تو جلدی جلدی جا رہی تھی، اس گڑھے پر بہت سارے پتے پڑے ہوئے تھے، میں نے جونہی یہاں چھلانگ ماری تو ایک دَم سے اس میں گر گئی۔ یہ کہہ کر رانی شیرنی رونے لگ گئی۔

ٹِلّو نے کہا: اچھا اچھا! تم رونا بند کرو، میں تمہیں باہر نکالنے کا انتظام کرتا ہوں۔

ٹِلّو کچھ ہی دیر میں کہیں سے رسی ڈھونڈ لایا اور کہا یہ لو! اسے مضبوطی سے پکڑو اور باہر آجاؤ۔ کچھ ہی دیر بعد شیرنی باہر آگئی۔ جیسے ہی شیرنی باہر آئی ٹِلّو بندر ڈر کے مارے درخت پر چڑھ گیا کہ کہیں شیرنی اسے ہی نہ کھا جائے۔

رانی شیرنی نے کہا: ارے بندر بھیا! تم مجھ سے کیوں ڈر رہے ہو؟ تم نے تو میری جان بچائی ہے، میں تمہیں Thank You کہتی ہوں، میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی، آج سے ہم دوست ہیں۔ تمہیں جب بھی میری ضرورت پڑے گی، میں ضرور تمہاری مدد کروں گی۔

ٹِلّو نے کہا: اچھا! اب مجھے جانا ہوگا، میری امّی میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔

رانی شیرنی نے جاتے ہوئے کہا: ہاں! میرے بھی بچّے بھوکے ہیں پھر ملیں گے۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو ”خدا حافظ“ کہہ کر اپنی اپنی راہ چل دیئے۔ کئی دن ایسے ہی گزر گئے۔ دونوں کی آپس میں ملاقات نہیں ہوئی مگر ایک روز رانی شیرنی نے واقعی اپنے دوست کے احسان کا بدلہ چکایا۔

ہوا یوں کہ اس جنگل میں ایک چیتا بھی رہتا تھا جو چُھپ چُھپ کر جانوروں کا شکار کرتا تھا، ایک بار شکار تلاش کرتے ہوئے وہ اس درخت پر چڑھ گیا جس پر ٹِلّو کا بڑا سا گھر بھی تھا۔

اس وقت ٹِلّو بندر اپنے گھر کی ٹہنی پر لیٹا اخبار پڑھ رہا تھا۔ اور اس کی امی کچن میں فروٹ چاٹ بنا رہی تھیں۔ چیتے نے انہیں دیکھ کر

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

* شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا: واہ! ڈگرو چیتے! آج تو پارٹی ہو گی پارٹی!

ڈگرو آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور ایک دم سے ٹِلّو پر حملہ کرکے اسے اپنے پنجوں میں دبوچ لیا، ڈگرو چیتے نے غصے سے کہا: اب تجھے کون بچائے گا، بندر کی اولاد؟

بچاؤ! بچاؤ! ارے کوئی تو اس ظالم چیتے سے میری جان بچائے! ٹِلّو چلّا چلّا کر مدد کے لئے پکارنے لگا۔ اچانک خود کو چھڑانے کی کوشش میں اس کی ٹانگ پھسل گئی اور وہ سیدھا نیچے جا گرا۔ ڈگرو چیتا بھی فوراً چھلانگ مار کر نیچے آگیا اور آہستہ آہستہ بندر کے پاس آتے ہوئے کہنے لگا: اب تو تمہاری ٹانگ بھی ٹوٹ گئی، بھاگ بھی نہیں سکتے تم!

لیکن اچانک سے ڈگرو رک گیا اور ڈرتے ہوئے کہنے لگا: رانی! تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ!

رانی نے کہا: نہیں! نہیں ہٹوں گی۔ تمہیں نہیں پتا تم نے کس پر حملہ کیا ہے۔ میرے دوست پر حملہ کیا ہے، ٹِلّو میرا دوست ہے، ایک بار اس نے میری جان بچائی تھی، پھر رانی نے ڈگرو کو بہت مارا۔ اتنا مارا کہ وہ دُم دبا کے وہاں سے بھاگ گیا۔

ٹِلّو بندر نے رانی شیرنی کا شکریہ ادا کیا۔ رانی نے ٹِلّو سے کہا: ارے نہیں ٹِلّو بھائی! یہ تو میرا فرض تھا۔

پیارے بچّو! اس کہانی سے ہمیں سبق ملا کہ اپنے دوستوں کو مشکل کے وقت اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئے، ان کی مدد کرنی چاہئے۔ چاہے جتنی ہی بڑی مشکل ہو، ہمیشہ ان کا ساتھ دینا چاہئے۔

ننھے میاں کی کہانی

اُدھار آئس کریم

مولانا ابو عبید عطّاری مَدَنی*

امّی پیسے دیجئے نا، مجھے آئس کریم کھانی ہے۔ ننھے میاں نے امّی سے پیسے مانگے تو امّی نے کہا: بیٹا! ابھی دو گھنٹے پہلے تو آپ نے آئس کریم کھائی ہے۔ ننھے میاں نے کہا: امّی! اتنی گرمی ہو رہی ہے اور گرمی میں تو ٹھنڈی چیزیں کھانی چاہئیں نا! امّی نے کہا: گرمی ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہر دو گھنٹے بعد آئس کریم کھائیں۔ زیادہ آئس کریم کھانے سے دانت خراب ہوتے ہیں اور صحت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ جب امی نے ننھے میاں کو آئس کریم کے لئے پیسے دینے سے صاف انکار کر دیا تو ننھے میاں خاموش ہو گئے اور صوفے پر بیٹھ کر سوچنے لگے کہ کس طرح آئس کریم کھا سکتے ہیں؟ خیال آیا کہ دادی کے پاس چلتے ہیں اور ان سے پیسے مانگتے ہیں، دادی کے کمرے میں جا کر دیکھا تو دادی سو رہی تھیں، لہٰذا مایوس ہو کر واپس پلٹے اور صوفے پر بیٹھ کر پھر سوچنے لگے، اچانک ان کے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا اور وہ خاموشی سے گھر سے باہر نکل کر دکان پر پہنچ گئے اور 25 روپے والی آئس کریم نکلوا کر کھانا شروع

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

کر دی پھر کہنے لگے: انکل! اس آئس کریم کے پیسے آپ کو بعد میں دوں گا، دکان دار نے پہلے تو ننھے میاں کو حیرت سے دیکھا پھر سوچا کہ اس بچّے نے آئس کریم کھانا شروع کر دی ہے اب واپس بھی نہیں لے سکتا اور یہ بچّہ اپنے ابّو کے ساتھ دکان پر چیزیں خریدنے آتا رہتا ہے، بعد میں پیسے لے لوں گا لہٰذا ننھے میاں کو کہا: بیٹا! اگر پیسے نہ ہوں تو چیز خریدنے سے پہلے بتایا کرو! بعد میں بتانے کا کیا فائدہ ٹھیک ہے اب جاؤ لیکن شام تک پیسے دے دینا ورنہ آپ کے ابّو کو شکایت کر دوں گا، ننھے میاں اپنے آئیڈیئے پر عمل کرتے ہوئے دُکان سے باہر آئے اور بڑے مزے سے آئس کریم کھاتے ہوئے گھر میں داخل ہو گئے۔ اَمّی نے ننھے میاں کے ہاتھ میں آئس کریم دیکھی تو پوچھنے لگیں: ننھے میاں! بہت بری بات ہے میں نے منع کیا تھا لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی اور یہ بتایئے کہ آئس کریم کے پیسے کہاں سے آئے؟ ننھے میاں نے بڑی سادگی سے جواب دیا: دکان والے سے ادھار کر کے لایا ہوں اور یہ کہہ کر سیدھے اپنے کمرے میں چلے گئے۔ اَمّی حیرت سے ننھے میاں کو جاتے ہوئے دیکھتی رہیں کہ ننھے میاں نے یہ کون سی نئی بات سیکھ لی ہے پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئیں اور ننھے میاں کی یہ بات گھر والوں کو بتانا بھول گئیں۔

دو دن کے بعد اچانک اَمّی کو ننھے میاں کی بات یاد آگئی، ننھے میاں اس وقت دادی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اَمّی نے ننھے میاں سے پوچھا: آپ نے اپنا اُدھار واپس کر دیا؟ ننھے میاں نے کہا: کون سا اُدھار؟ اَمّی نے کہا: وہی جو آپ آئس کریم والے سے کر کے آئے تھے۔ اوہو! ننھے میاں کے منہ سے نکلا۔ دادی کو ساری بات معلوم ہوئی تو دادی نے ننھے میاں کو سختی سے منع کیا اور سمجھایا کہ آئندہ آپ کبھی بھی کسی سے اُدھار نہیں لیں گے۔ ننھے میاں نے پوچھا: دادی! کیا ادھار لینا گناہ ہوتا ہے؟ دادی کہنے لگیں: نہیں بیٹا! گناہ نہیں ہوتا لیکن ادھار ایک ذمہ داری ہے اگر کوئی ادھار لے اور وقت پر ادا نہ کرے تو لوگ اسے بہت برا سمجھتے ہیں ادھار ضرورت کے وقت لینا چاہئے اور وقت پر ادا کرنا چاہئے۔ قرض لینے والا کبھی قرض کی وجہ سے خود جھوٹ بولتا ہے تو کبھی دوسروں کو جھوٹ بولنے پر مجبور کر دیتا ہے، جیسے! قرض دینے والا اپنا قرض مانگنے آگیا تو قرض لینے والا گھر والوں سے کہہ دیتا ہے کہ قرض والے کو کہہ دو: وہ گھر پر نہیں ہے۔ اور اگر قرض دینے والا اسے باہر پکڑ لے تو وہ کبھی کبھی تو جھوٹے وعدے بھی کر لیتا ہے۔ ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک سے بہت دعا کرتے تھے: الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم سے اور قرض چڑھ جانے سے۔ (ابو داؤد، 2/129، حدیث:1541) ایک موقع پر کسی نے پوچھا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ قرض سے اتنی زیادہ پناہ کیوں مانگتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرض لینے والا جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔ (بخاری، 2/108، حدیث:2397) دادی! ہم تو اسکول میں ایک دوسرے سے پیسے مانگ لیتے ہیں، ذرا! دس روپے دینا، کل واپس دے دوں گا۔ دادی نے ننھے میاں کو مزید سمجھاتے ہوئے کہا: بیٹا! کوشش یہی کیا کرو کہ کسی سے کچھ مت مانگو، جتنے روپے آپ کو اَمّی نے دیئے ہیں اسی پر گزارا کرو، اگر کوئی چیز کھانے کا دل کرے اور پیسے نہ ہوں تو دل کو منالیا کرو کہ جب میرے پاس اپنے پیسے ہوں گے اس وقت کھالوں گا اور صبر کیا کرو، اگر آپ نے کسی سے ادھار لیا اور وقت پر نہ لوٹایا تو بعض اوقات قرض دینے والا سب کے سامنے اپنے پیسے مانگ لیتا ہے جس سے بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ ننھے میاں فوراً بول پڑے: جی ہاں دادی! ایک مرتبہ اسکول میں سلیم نے عمیر سے 50 روپے لئے تھے پھر واپس نہیں کئے تو عمیر نے سلیم کو تھپڑ مار دیا تھا اور کہا تھا کہ میرے پیسے واپس کر دو ورنہ میں پرنسپل سے تمہاری شکایت لگا دوں گا۔ دادی نے کہا: بس بیٹا! قرض سے بچتے رہو اور اللہ پاک نے آپ کو جتنا دیا ہے اس پر خوش رہو۔ پھر دادی نے دس دس والے پانچ نوٹ ننھے میاں کے ہاتھ پر رکھے اور کہا: اب یہ 50 روپے لو اور فوراً جا کر دکاندار کو دو اور اس سے معافی مانگو کہ انکل میں آئس کریم کے پیسے دینا بھول گیا تھا، مجھے معاف کر دیں۔ ننھے میاں نے حیرت سے روپوں کو دیکھا اور کہا: دادی! دکاندار کو تو 25 روپے دینے ہیں اور آپ نے 50 روپے دے دیئے؟ دادی نے ننھے میاں کو پیار کرتے ہوئے کہا: زیادہ اس لئے دیئے ہیں کہ آپ ایک آئس کریم واپس آتے ہوئے کھالیں، یہ سنتے ہی ننھے میاں خوشی خوشی دکاندار کی طرف چل پڑے۔

اسلام اور عورت

نعمتوں سے محرومی کے اَسباب

اُمِّ میلاد عطّاریہ*

لوگوں کو جو بھی نعمتیں، آسائشیں، آسانیاں اور راحتیں حاصل ہیں ان میں لوگوں کا کوئی کمال نہیں بلکہ یہ سب اللہ پاک کی مہربانیوں سے ہے، اگر ہم ان نعمتوں پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتی رہیں تو یہ نعمتیں نہ صرف محفوظ اور باقی رہیں گی بلکہ اللہ پاک اپنے قراٰنی وعدے کے مطابق اس میں اضافہ بھی فرمادے گا، لیکن یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھنے کی حاجت ہے کہ بعض ایسے اسباب اور وجوہات بھی ہیں جو انسان کو نعمتوں سے محروم کردیتے ہیں، اس مضمون میں ایسے ہی چند اسباب لکھے گئے ہیں، ملاحظہ کیجئے!

1 نعمتوں سے محرومی کا ایک سبب ناشکری ہے اگر نعمتوں پر ناشکری کی جائے تو اس سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے اور اس کو ناشکری سخت ناپسند ہے، اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں ارشاد فرمایا: ﴿وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۠(۱۵۲)﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (پ2، البقرۃ:152) یقیناً شکر کرنے سے نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری سے نعمتیں زائل ہوجاتی ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہر حال میں یعنی لباس گھر کھانے پینے رہن سہن کے معاملات اور شوہر کے معاملے میں شکر ادا کرتی رہیں تاکہ اللہ پاک ہم سے ناراض نہ ہو اور ہم کہیں نعمتوں سے محروم نہ ہوجائیں۔ **2 نعمتوں سے محرومی کا ایک سبب ظلم ہے** ظلم کرنے والے لوگ اللہ پاک کو بالکل بھی پسند نہیں اور ظلم کی نحوست سے بھی بندہ بہت سی آفات میں گرفتار ہوکر نعمتوں سے محروم ہوجاتا ہے، ظلم کی وجہ سے بندہ ایمان جیسی عظیم نعمت سے بھی محروم ہوسکتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر وَرّاق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بندوں پر ظلم کرنا اکثر سلب ایمان کا سبب بن جاتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین، ص204 ماخوذاً) **3 نعمتوں سے محرومی کا ایک سبب غرور و تکبر و گھمنڈ ہے** غرور و تکبر بھی زوالِ نعمت کا ایک سبب ہے، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے سامنے ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانے لگا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ "دائیں ہاتھ سے کھاؤ" اس نے غرور سے کہا کہ "میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔" (چونکہ اس مغرور نے گھمنڈ سے ایسا کہا تھا اس لئے) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ "خدا کرے ایسا ہی ہو!" چنانچہ اس کے بعد ایسا ہی ہوا کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو اٹھا کر واقعی اپنے منہ تک نہیں لے جاسکتا تھا۔ (مسلم، ص861، حدیث:5268) **4 نعمتوں سے محرومی کا ایک سبب مُطلَقاً گناہ ہے** مسلسل گناہوں میں مبتلا رہنا، اللہ پاک سے بالکل نہ ڈرنا، توبہ کی طرف نہ آنا اور اس کی نافرمانیاں کرتے چلے جانا بھی زوالِ نعمت اور اللہ پاک کی ناراضی کے اسباب ہیں۔ آسمان سے اتارے گئے کھانے کے حوالے سے جب بنی اسرائیل نے نافرمانی کا معاملہ برتا تو ایسی نحوست پھیل گئی کہ جو کچھ لوگوں نے کل کے لئے جمع کیا تھا وہ سب سڑ گیا اور آئندہ کے لئے اس کا اُترنا بند ہوگیا اسی لئے اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر بنی اِسرائیل نہ ہوتے تو نہ کبھی کھانا خراب ہوتا اور نہ گوشت سڑتا۔ (مسلم، ص596، حدیث:3651) کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سڑنا اُسی دن سے شروع ہوا۔ معلوم ہوا نافرمانی کی نحوست سے بھی نعمتیں چھن جاتی ہیں۔

اللہ پاک ہمیں نعمتوں سے محرومی کے تمام اَسباب سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

1 کیا ریکارڈڈ آیتِ سجدہ سننے سے سجدہ واجب ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی شخص نے اپنے واٹس ایپ اسٹیٹس پر ریکارڈڈ آیتِ سجدہ لگا رکھی ہو تو اس کا اسٹیٹس سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہو گا یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں آیتِ سجدہ پر مشتمل ریکارڈڈ، واٹس ایپ اسٹیٹس سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہو گا کیونکہ علماءِ کرام نے اسے صدائے بازگشت (وہ آواز جو کسی بند یا خالی جگہ لگانے سے دیوار، پہاڑ یا گنبد وغیرہ سے ٹکرا کر واپس آئے، اس) کی طرح سماعِ مُعاد (پلٹ کر آنے والی آواز کا سننا) قرار دیا ہے اور سماعِ مُعاد میں سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہوتا۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

ابو الحسن مفتی محمد ہاشم خان عطاری

2 عورتوں کا مائیک پر نعت پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کا عورتوں کی محفل میں مائیک پر نعت پڑھنا کیسا جبکہ یہ بات یقینی ہو کہ اس کی آواز باہر کئی غیر محرم افراد تک جا رہی ہے؟ تو عورتیں اتنی بلند آواز سے نعت خوانی کر سکتی ہیں یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اوّلاً یہ ذہن نشین فرما لیجئے کہ عورت کا عورتوں کی محفل میں نعت پڑھنا بے شک جائز، کارِ ثواب اور بہت ساری برکتیں پانے کا باعث ہے، لیکن کوئی بھی ثواب کا کام تبھی ثواب کا ذریعہ بنتا ہے جبکہ شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے کیا جائے اور اگر شریعت کے کسی امر کی خلاف ورزی لازم آئے تو پھر بسا اوقات ثواب کُجا، استحقاقِ گناہ و عذاب ہوتا ہے مثلاً کوئی لوگوں کو دِکھانے کے لئے نماز پڑھے تو گناہ گار ہو گا کہ اس نے شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نماز پڑھی ہے۔

لہٰذا عورتوں کا میلاد کی محافل منعقد کرنا بھی بے شک جائز و موجبِ اجر و ثواب ہے، لیکن اس میں اس بات کا لحاظ رکھنا شرعاً لازم ہے کہ عورت کی آواز نامحرموں تک نہ جائے، اگر عورت کی آواز اتنی بلند ہو کہ غیر محرموں کو اس کی آواز پہنچے گی، تو اس کا اتنی بلند آواز سے نعت پڑھنا ناجائز و گناہ ہو گا، خواہ وہ مائیک پر پڑھ رہی ہو یا نہیں یونہی خواہ گھر میں کسی کمرے میں ہو یا کسی اور جگہ کیونکہ عورت کی خوش الحانی اجنبی سنے، محلِ فتنہ ہے اور اسی وجہ سے ناجائز ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب
ابو صدیق محمد ابو بکر عطاری

مُصَدِّق
مفتی محمد ہاشم خان عطاری

حضرت فُریعہ بنتِ مالک رضی اللہُ عنہا

مولانا وسیم اکرم عطّاری مدنی*

انصار کے قبیلے خُدرہ سے تعلق رکھنے والی خاتون حضرتِ فُریعہ رضی اللہُ عنہا صحابیہ ہیں۔[1] آپ کو فارِعہ بھی کہا جاتا ہے،[2] نیز امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ”اَلْاِصَابَہ“ میں آپ کا نام فرعہ بھی ذکر فرمایا ہے۔[3] آپ رضی اللہُ عنہا کے والد صحابیِ رسول حضرت مالک بن سِنان رضی اللہ عنہ جبکہ والدہ ماجدہ صحابیۂ رسول حضرت اُنیسہ بنتِ ابی خارجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔[4] حضرتِ علامہ ابو عمر یوسف قرطبی رحمۃُ اللہِ علیہ نے الاستیعاب میں آپ کی والدہ کا نام حبیبہ بنتِ عبد اللہ ذکر فرمایا ہے۔[5] آپ جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرتِ سیّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہُ عنہ کی بہن ہیں۔[6] حضرتِ فُریعہ رضی اللہُ عنہا پہلے حضرتِ سہل بن رافع رضی اللہُ عنہ کے نکاح میں تھیں، ان کی وفات کے بعد حضرتِ سَہل بن بشیر رضی اللہُ عنہ کی زوجیت میں آئیں۔[7] آپ کے پہلے شوہر حضرتِ سہل بن رافع رضی اللہُ عنہ اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کے پیچھے گئے تو غلاموں نے انہیں قتل کر دیا تھا چنانچہ آپ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے بنو خُدرہ میں اپنے گھر (عدت گزارنے کی غرض سے) لوٹنے کے متعلق پوچھا: (کیا) میں اپنے گھر لوٹ جاؤں کیونکہ میرے شوہر نے نہ تو کوئی ایسا گھر چھوڑا ہے جس کے وہ مالک ہوں اور نہ ہی خرچہ؟ تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ آپ لوٹ آئیں، ابھی آپ حجرے یا مسجد میں ہی تھیں کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوبارہ بلایا یا کسی کے ذریعے بلوانے کا حکم دیا، (جب آپ آئیں تو آپ سے) فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ آپ نے اپنے شوہر کا واقعہ دوبارہ عرض کر دیا۔ تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنے گھر میں رہو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن عدت گزاری۔[8] حدیثِ مذکور کے تحت مراٰۃ المناجیح میں ہے: یہ حدیث امامِ اعظم (رحمۃُ اللہِ علیہ) کی دلیل ہے کہ مُعْتَدَّہ اپنے اسی مکان میں عدت گزارے جہاں خاوند کی موت کی خبر پائے، ہوسکتا ہے کہ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بعد میں پتہ چلا ہو کہ مکان والا ان بی بی صاحبہ کو مکان سے نکالے گا نہیں تب یہ حکم دیا ہو، ورنہ اگر معتدہ کرایہ یا عاریۃً (کسی) کے مکان میں ہو اور مالکِ مکان اب نہ رہنے دیتا ہو تو عورت کو منتقل ہو جانے کی اجازت ہے۔[9] البتہ موجودہ حالات میں کسی کو ایسا مسئلہ درپیش ہو تو مفتیانِ اہلِ سنت سے شرعی راہنمائی لے کر ہی عمل کرے۔ آپ رضی اللہُ عنہا اور آپ کی والدہ حضرت حبیبہ رضی اللہُ عنہا کو بیعتِ رضوان میں شرکت کا شرف بھی ملا۔[10] حضرت فُریعہ رضی اللہُ عنہا نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کئی احادیث مبارکہ بیان کیں جو کتبِ حدیث کی زینت ہیں۔[11]

ان کی سیرتِ مبارکہ سے درس ملتا ہے کہ ہماری اسلامی بہنوں کو بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے فرامین پڑھنے اور یاد کرنے چاہئیں اور شرعی مسائل اہلِ علم کی راہنمائی سے حل کرنے چاہئیں۔

(1) الثقات لابن حبان، 1/417 (2) اسد الغابہ، 7/254 (3) الاصابہ، 8/279 (4) طبقات ابنِ سعد، 8/272 (5) الاستیعاب، 4/456 (6) اسد الغابہ، 7/254 (7) طبقات ابنِ سعد، 8/272 (8) ترمذی، 2/411، حدیث: 1208 (9) مراٰۃ المناجیح، 5/153 بتغیر (10) الاستیعاب، 4/456 (11) طبقات ابنِ سعد، 8/349، الاصابہ، 8/162، الثقات لابن حبان، 1/417۔

* شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطّاری مَدَنی*

ترکی کے شہر استنبول میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح کر دیا گیا

جانشینِ امیرِ اہلِ سنت، نگرانِ شوریٰ اور ترجمانِ دعوتِ اسلامی کی افتتاحی تقریب میں خصوصی شرکت

تفصیلات کے مطابق مدنی مرکز ترکی استنبول کے افتتاح کی تقریب 4 مارچ2022ء کو جمعہ کے دن رکھی گئی جس میں خصوصی شرکت کے لئے پاکستان سے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی، مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی اور ترجمانِ دعوتِ اسلامی ورکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطّاری ترکی استنبول پہنچے۔ نمازِ جمعہ سے قبل افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں حاجی عبدُ الحبیب عطّاری نے تلاوتِ قراٰن مجید کی اور بارگاہِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ہدیۂ نعت پیش کیا جس کے بعد مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا، جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے خطبۂ جمعہ دیا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اس افتتاحی تقریب میں یوکے سے سید فُضیل رضا عطّاری اور چند دیگر اسلامی بھائیوں سمیت استنبول کے گرد و نواح سے کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ اس مدنی مرکز میں درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کے لئے جامعۃُ المدینہ، حفظ و ناظرہ کے لئے مدرسۃُ المدینہ اور دعوتِ اسلامی کے دیگر شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

ملک بھر میں کئی مقامات پر تقسیمِ اَسناد اجتماعات کا انعقاد

حفظ و ناظرہ مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو اَسناد پیش کی گئیں

تفصیلات کے مطابق دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ملک بھر میں چلنے والے مدارسُ المدینہ سے سال 2021ء میں 8 ہزار 895 طلبہ نے حفظِ قراٰن اور 44 ہزار 691 بچّوں اور بچیوں نے ناظرہ قراٰنِ پاک مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان بچوں اور بچیوں میں اَسناد تقسیم کرنے کے لئے 27 مارچ کو پاکستان کے مختلف شہروں کراچی، فیصل آباد، اسلام آباد، لاہور، گوجرانوالہ، ملکوال، ظفروال، سیالکوٹ، ملتان، دارُ السلام ٹوبہ، کھرڑیانوالہ، لاڑکانہ، نواب شاہ، سانگھڑ، بحریہ روڈ سندھ، سکھر، ڈیرہ غازی خان، شیخوپورہ، پشاور، لیہ اور جہلم سمیت سینکڑوں مقامات پر تقسیمِ اَسناد اجتماعات منعقد کئے گئے۔ اجتماعات میں ہزاروں طلبہ، ان کے سرپرستوں اور دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ تقسیمِ اَسناد کا مرکزی اجتماع مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں ہوا جس میں نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ بیان کے بعد امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا آڈیو پیغام بھی سنایا گیا جس میں امیرِ اہلِ سنّت نے بچّوں اور ان کے سرپرستوں کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں قراٰن کی تعلیمات پر عمل کرنے اور بچّوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخلے لینے کی ترغیب دلائی، پیغام میں امیرِ اہلِ سنّت نے طلبہ کو اپنی دعاؤں سے بھی نوازا۔ اجتماعات کے آخر میں حافظِ قراٰن بننے والے 8 ہزار 895 اور تجوید و قراءت کے ساتھ ناظرہ مکمل کرنے والے 44 ہزار 691 بچّوں اور بچیوں میں اَسناد تقسیم کی گئیں۔ واضح رہے کہ پاکستان بھر میں قائم مدارسُ المدینہ سے اب تک 1 لاکھ 9 سو 82 بچے اور بچیاں حفظ کرنے کی سعادت حاصل کرچکے ہیں، اس کے علاوہ تجوید و قراءت کے ساتھ ناظرہ قراٰنِ پاک مکمل کرنے والے بچّوں اور بچیوں کی تعداد 3 لاکھ 38 ہزار 998 ہے جبکہ اس وقت دنیا بھر میں مدارسُ المدینہ کی 5 ہزار 541 برانچز قائم ہیں جہاں ساڑھے تیرہ ہزار سے زائد اسٹاف کی زیرِ نگرانی دو لاکھ 47 ہزار سے زائد بچّوں اور بچیوں کو قراٰنِ پاک کی بالکل مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

بنگلہ دیش میں دستارِ فضیلت اجتماع کا انعقاد

اجتماع میں مولانا عبدُ الحبیب عطّاری نے خصوصی بیان فرمایا اور 58 مدنی علمائے کرام کی دستار بندی فرمائی

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 18 مارچ 2022ء کو شبِ براءت کے موقع پر رنگونیا اردشہ باہو مکھی پائلٹ اسکول گراؤنڈ، رنگونیا، چٹاگرام بنگلہ دیش میں عظیمُ الشان ''دستارِ فضیلت اجتماع'' کا انعقاد کیا گیا جس میں نگرانِ بنگلہ دیش حاجی رضا عطّاری اور ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سمیت ہزاروں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی مولانا عبدُ الحبیب عطّاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا جبکہ سنّتوں بھرے اجتماع میں عاشقانِ رسول نے براہِ راست مدنی چینل پر مدنی مذاکرے میں بھی شرکت کی۔ دستارِ فضیلت اجتماع میں جامعۃُ المدینہ بوائز بنگلہ دیش سے فارغُ التحصیل ہونے والے 58 علمائے کرام کے سروں پر رکنِ شوریٰ اور سینئر اساتذۂ کرام کے ہاتھوں دستار سجائی گئی۔

''سیرتُ النبی اور جدید مقالہ نگاری'' ٹریننگ سیشن کا انعقاد

سیشن میں شریک اسکالرز سیرتُ النبی پر مقالات لکھنے کے لئے پُرعزم

دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی ادارے المدینۃُ العلمیہ میں دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق عوام وخواص کے لئے تحریری و تصنیفی کام جاری ہیں۔ ان کاموں کو مزید بہتر سے بہتر بنانے کے لئے ''شعبہ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ'' بھی موجود ہے۔ اس شعبے کے مقاصد واہداف میں سے ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ اسلامک اسکالرز کو میدانِ تحقیق و تصنیف میں ہونے والی تبدیلیوں اور وقتی تقاضوں سے آگاہ رکھا جائے اور پروفیشنل کورسز اور ٹریننگ سیشنز کا انعقاد کیا جائے۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر 28 مارچ 2022ء کو ''ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ'' اور ''شعبہ سیرتِ مصطفےٰ'' کے اشتراک سے ''سیرت النبی اور جدید مقالہ نگاری'' کے عنوان سے ایک تربیتی سیشن کا اہتمام کیا گیا۔ سیشن میں شعبہ سیرت مصطفےٰ کے نگران مولانا محمد حامد سراج عطّاری مدنی سیرت النبی پر مقالہ نگاری کے حوالے سے گفتگو کی اور مقالہ نگاری میں خاکہ کی اہمیت، خاکہ بنانے کے اہم نکات، سیرت النبی پر لکھنے کے لئے اہم مصادر کیا ہیں؟ پر گفتگو کی۔ جبکہ ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور ڈائریکٹر ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ (المدینۃ العلمیہ) مولانا راشد علی عطّاری مدنی نے موضوع پر مواد جمع کرنے، خاکہ بنانے اور Creative Writing کے چند عملی طریقوں کا پریکٹیکل کروایا اور اس بارے میں مزید تربیت بھی فرمائی۔ اس سیشن میں المدینۃُ العلمیہ کے چند منتخب ریسرچ اسکالرز نے شرکت فرمائی اور سیرتُ النبی پر مقالات لکھنے کیلئے اپنے عزائم کا اظہار فرمایا۔

جامعۃُ المدینہ انسٹیٹیوٹ کے زیرِ اہتمام جاری اسلامک فنانس کورس اختتام پذیر ہوگیا

اختتامی تقریب میں نگرانِ شوریٰ کا بیان، شرکا کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے

دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ انسٹیٹیوٹ کے زیرِ اہتمام عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں جاری ''اسلامک فنانس کورس'' اختتام پذیر ہوگیا۔ کورس کے آخر میں 27 مارچ 2022ء کو شرکاء میں سرٹیفکیٹ کی تقسیم کے سلسلے میں انسٹیٹیوٹ آف بینکنگ پاکستان کے آڈیٹوریم میں اختتامی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب میں نگرانِ شوری مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی مہمانِ خصوصی تھے جنہوں نے شرکا کو اپنی زندگی اور بالخصوص لین دین میں شریعت کی اطاعت اور حرام سے بچنے کی اہمیت پر گفتگو فرمائی جبکہ اس کورس کے لیکچرار اور رکنِ مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی پاکستان، ماہرِ امورِ تجارت مفتی علی اصغر عطّاری مدنی نے اس کورس کے اغراض و مقاصد اور آئندہ کے اہداف پر تفصیل سے گفتگو کی۔ اس کورس کو مکمل کرنے والے 109 افراد فنانس سے وابستہ پروفیشنلز تھے جو چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ تھے یا MBA کئے ہوئے تھے جبکہ 103 مختلف مدارس کے فارغ التحصیل علما تھے۔ اس کورس میں پاکستان کے مختلف شہروں عرب شریف، ہند، جرمنی، ساؤتھ افریقہ اور کینیڈا سے تعلق رکھنے والے پروفیشنلز نے بھی آن لائن شرکت کی۔ انسٹیٹیوٹ آف بینکنگ پاکستان کے آڈیٹوریم میں ہونے والی اختتامی تقریب میں رکنِ شوری حاجی امین عطّاری، جامعاتُ المدینہ کراچی کے نگران مولانا سید ساجد عطّاری مدنی، سابق چیئرمین پاکستان اسٹاک ایکسچینج سلیم چامڑیا، GM Finance of P.I.A جاوید منشا، C.D.C Pakistan کے C.E.O بدیعُ الدین اکبر، K-Electric کے C.F.O عامر غازیانی، سکرنڈ شوگر مل کے C.F.O شمس غنی، میرپور خاص شوگر مل کے F.C محمد جنید، اکنامسٹ نعمان عبدُ المجید، ''ہیڈ آف لاء ڈویژن اسٹیٹ بینک پاکستان'' رضوان نقشندی، چیئرمین کراچی برانچ ICMA پاکستان عظیم صدیقی اور معروف بلڈر مصطفیٰ شیخانی سمیت کارپوریٹ سیکٹر سے وابستہ افراد اور مختلف بڑی کمپنیوں کے C.F.O's اور C.E.O's شریک ہوئے۔ اختتام پر کورس مکمل کرنے والے افراد کو نگرانِ شوریٰ کے ہاتھوں سے اَسناد دی گئیں۔

2 ذوالقعدۃ الحرام 245ھ یومِ وِصال
حضرت ابو الفیض ثوبان المعروف ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ پڑھئے۔

2 ذوالقعدۃ الحرام 1367ھ یومِ وِصال
خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438 تا 1440ھ
اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ ”تذکرۂ صدر الشریعہ“ پڑھئے۔

8 ذوالقعدۃ الحرام 1118ھ یومِ وِصال
سلطان محی الدین ابو المظفر محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ پڑھئے۔

21 ذوالقعدۃ الحرام 1433ھ یومِ وِصال
محبوبِ عطّار، رُکنِ شوریٰ حاجی زم زم رضا عطّاری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”محبوبِ عطار کی 122 حکایات“ پڑھئے۔

26 ذوالقعدۃ الحرام 1370ھ یومِ وِصال
امیرِ ملّت، حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438 اور 1439ھ پڑھئے۔

28 ذوالقعدۃ الحرام 360ھ یومِ وِصال
حافظُ الحدیث، حضرت ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438 اور 1439ھ پڑھئے۔

30 ذوالقعدۃ الحرام 1297ھ یومِ وِصال
والدِ اعلیٰ حضرت، حضرت مفتی نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ پڑھئے۔

ذوالقعدۃ الحرام 5ھ غزوۂ خندق
اس غزوہ میں 7 صحابۂ کرام نے جامِ شہادت نوش فرمایا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438، 1439ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 322 تا 342“ پڑھئے۔

ذوالقعدۃ الحرام 6 ہجری
واقعہ صلحِ حُدیبیہ و بیعتِ رضوان
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438، 1439ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 346 تا 361“ پڑھئے۔

ذوالقعدۃ الحرام 54ھ وِصالِ مبارک
اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی اُمِّ سلمہ ہند بنتِ ابو امیہ رضی اللہ عنہا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب، ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ
اور المدینۃُ العلمیہ کی کتاب ”فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین“ پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بڑھاپے کا وقار

از: شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سنِ ہجری کے حساب سے میں اپنی زندگی کے 74 سال گزار چکا ہوں، بزرگوں (یعنی بوڑھے صاحبان) کی خدمت میں کچھ مدنی پھول پیش کرتا ہوں: بسا اوقات "بزرگوں" کو اولاد اور گھر کے دیگر افراد سے شکایات ہوتی ہیں کہ ہماری عزت نہیں کرتے، ہمارے ساتھ احترام سے پیش نہیں آتے اور ہماری باتوں پر توجہ نہیں دیتے وغیرہ وغیرہ۔ میری گزارش ہے کہ اگر آپ خود کو تھوڑا سنبھال لیں، اپنے اوپر کنٹرول رکھیں اور کچھ احتیاطیں بھی کریں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم آپ ان کے ہاں معزز بن جائیں گے اور آپ کی باتیں بھی سنی اور مانی جائیں گی۔

پہلی بات تو یہ کہ آپ "لوز ٹاکنگ نہ کیا کریں" کیونکہ بعض اوقات "بزرگوں" میں یہ چیز پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بے موقع بولتے، بچّوں کو ٹوکتے اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہتے ہیں، ہر کسی کی باتوں اور گھر کے ہر معاملے میں اِنٹر فیئر کرتے ہیں، نہ کہنے کی باتیں اُگل دیتے، دوسروں کے سامنے اپنے گھر کے راز کھول دیتے یا اپنے ایسے راز خود ہی بیان کر دیتے ہیں کہ جن کا چھپانا ضروری ہوتا ہے۔ اگر "بزرگ شخص" اس طرح کے کام کرتا رہے گا تو معزز نہیں بن سکے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایسی صورتِ حال میں گھر کے لوگ تنگ آکر دعا کرتے ہوں کہ "یااللہ! ان کی مٹی ٹھنڈی کر! ہر معاملے میں یہ ہمیں بہت تنگ کرتے ہیں، ان کا دماغ کام نہیں کرتا، یہ بس کسی کے محتاج نہ ہوں، انہیں ایمان و عافیت کے ساتھ دنیا سے اُٹھا لے یعنی موت دے دے!" ایسی دعا کرنے والے بھی مُعاشرے میں آپ کو ملیں گے۔

بسا اوقات "بزرگ لوگ" کہتے ہیں کہ ہم تو صحیح بات کرتے ہیں، کیا صحیح بات بھی نہ کریں؟ تو ٹھیک ہے آپ "اپنی صحیح بات" کرتے رہیں، مگر پھر تیار رہیں کہ ہو سکتا ہے گھر کے سارے لوگ مل جل کر آپ کو گھر کے کسی کونے میں ڈال دیں یا ہو سکتا ہے کہ اولڈ ہاؤس ہی پہنچا دیں۔ میرے بھولے بھالے بزرگو! یہ ضروری نہیں کہ جس بات کو آپ صحیح سمجھتے ہوں وہ حقیقت میں صحیح بھی ہو، نیز یہ بھی ضروری نہیں کہ جس صحیح بات کو آپ جس موقع پر کر رہے ہوں وہ موقع اس بات کے کرنے کا بھی ہو، ہو سکتا ہے کہ آپ کی بات تو صحیح ہو مگر وہ وقت اور موقع اس بات کے کرنے کا نہ ہو، لہٰذا پہلے یہ غور کیجئے کہ آپ کی بات مانی جائے گی یا نہیں، وہ موقع بات کرنے کا ہے یا نہیں، اگر آپ کو یہ لگے کہ آپ کی بات نہیں مانیں گے تو پھر مہربانی فرما کر آپ چُپ رہیں اور اپنا وقار بَرقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی عزت کو بھی بحال رکھیں۔

دوسری عرض یہ ہے کہ "ہنستے اور مسکراتے رہئے" جو "بزرگ" ہنستے اور مسکراتے رہیں گے، جب تک شریعت واجب نہ کرے تب تک اولاد اور گھر والوں وغیرہ کے معاملات میں انٹر فیئر نہیں کریں گے تو بہت امید ہے کہ اس کی عزت بنی رہے۔ میں نے کئی عمر رسیدہ بزرگ سُنّی علمائے کرام کی زیارت کی ہے کہ شریعت پر چلنے، لوز ٹاکنگ نہ کرنے، شور شرابے سے بچنے، نیز عمدہ اَخلاق اپنانے اور مسکراتے رہنے کے سبب لوگوں کے دلوں میں ان کا احترام ہوتا اور معاشرے میں ان کی بڑی عزت ہوتی ہے۔ لہٰذا آپ اگرچہ عالم نہیں ہیں مگر بڑھاپے میں بھی معزز و محترم بنے رہنا چاہتے ہیں تو اپنی بہو بیٹیوں، بیٹوں، پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں سب کے ساتھ باوقار رہئے، چڑچڑے پن اور غصے سے بچتے رہئے، ہنستے اور مسکراتے رہئے، اللہ پاک نے چاہا تو آپ کی عزت بنی رہے گی، ورنہ خدانخواستہ روتے رہیں گے کہ میری اولاد میرا احترام نہیں کرتی، میرا ادب نہیں کرتی، گھر کے لوگ مجھے عزت نہیں دیتے وغیرہ۔ اللہ کرے آپ کو اپنی عزت کا مطالبہ کرنا ہی نہ پڑے اور آپ کی اولاد اور گھر کے دیگر افراد آپ کا احترام کرتے رہیں۔ اگر میرے مدنی پھولوں کے مطابق عمل کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم بڑھاپا سکون کے ساتھ گزرے گا۔ اللہ پاک میرے کہے کی لاج رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 21 ذوالقعدۃ الحرام 1442 ہجری مطابق 21 جون 2021ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے نوک پلک سنوروا کر پیش کیا گیا ہے۔)